بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ ه (جز۳ء۔رکوع۱۴)

بے شک یہی سچی خبریں ہیں

الحمد للّٰه منة

سیرت

حضرت امام مہدیِ موعود

خلیفۃ اللّٰہ علیہ السلام

المعروف بہ مولود حضرت امام مہدیِ موعود علیہ السلام

مولفہ

حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد، دکن

۱۳۷۷ھ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التماس

حضرت ملک سلیمان علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

فرح مبارک میں حضرت بندگی میاں شاہ نظام دریا آشامؒ کے گھر میں بچہ پیدا ہوا اس کی خبر امامؑ کو دی گئی تو امامؑ نے حضرت شاہ نظامؒ کے گھر تشریف لیجا کر بچہ کے دونوں کانوں میں سنت اذاں و اقامت کی ادا فرمائی اور بچہ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ کی والدہٗ ماجدہ رضی اللہ عنہا کو فقر و فاقہ کی وجہ دودھ نہیں تھا بدیں وجہ حضرت شاہ نظامؒ نے میاں عبدالرحمٰنؓ کو امامؑ کے قدموں پر ڈال دیا۔ امامؑ نے اپنے پیر کا انگوٹھا آپ کے منہ میں رکھا تو جس طرح بچے ماں کا دودھ چوستے ہیں اسی طرح آپ امامؑ کا انگوٹھا چوسنے لگے اور جب سیر ہو گئے تو آپ کو گھر لے گئے۔ آپ جب کبھی زاری کرتے تو حضرت شاہ نظامؒ آپ کو لیجا کر امامؑ کے قدموں پر ڈال دیتے اور جب آپ امامؑ کا انگوٹھا چوس کر سیر ہو جاتے تو پھر واپس لیجاتے ایک روز حضرت شاہ نظامؒ نے امامؑ سے مرض کیا کہ خوندکار عبدالرحمٰن اپنی ماں کا دودھ نہیں پیتے حضرتؑ کے قدم مبارک کے تبرکات پر اکتفا کرتے ہیں تو امامؑ نے فرمایا عبدالرحمٰن دودھ کیوں پیتے وہ تو نور پیتے ہیں اسی طرح آپ نے دو سال نور سے پرورش پائی۔ آپ نے تربیت و تلقین اور کامل صحبت اپنے والد بزرگوار حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ سے پائی۔ امامؑ کی بیحد شفقت اور مرحمت جو آپ پر تھی تمام مہاجران مہدیؑ آپ کو مہاجر فرماتے تھے اور مہاجروں میں سویت دیتے تھے آپ حافظِ قرآن بھی تھے اور عربی فارسی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور آپ نے مولود امام مہدیِ موعودؑ بہترین عبارت میں تصنیف فرمایا ہے۔ گروہ پاک میں بیحد شہرت رکھتا ہے۔ آپ کو حضرت خواجہ خضرؑ سے ملاقات تھی اور آپ کی عمر شریف آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ نظامؒ کے وصال مبارک کے وقت کم و بیش تینتیس سالہ تھی (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی گلشن ہشتم چمن دوم) حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ نے امامؑ کا یہ مولود امامؑ کے صحابہؓ کے زمانہ میں تحریر فرمایا ہے تمام موالید میں سے پہلا مولود یہی ہے جو حضور صحابہؓ سے آج تک مسلسل منقول ہوتا آ رہا ہے اور صادقین سے دست بدست پہنچا ہے۔

زمانۂ حال میں بعض افراد قوم امامؑ کے مبارک حالات اور آپؑ کے فرامین میں ایسی کمی بیشی کر کے منظر عام پر لا رہے ہیں جس طرح سے کہ یہود و نصاریٰ نے توریت اور انجیل میں کمی بیشی کر کے منظر عام پر لایا ہے زمانہ حال کے ان ناعاقبت اندیشوں کی اس جسارت کی وجہ اصل مولود مع ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے لہذا ناظرین کا فرض اعظم ہے کہ جو بات مولود ہذا کے مضامین کے خلاف نظر آئے اس کو شیطانی وسوسہ خیال کریں۔

ازاحقر دلاور

سیرتِ حضرت امام مہدی موعود

خلیفۃ اللہ علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام جہان کا پرورد گار ہے جس نے ہم کو اسکی (راہ مستقیم) کی ہدایت کی اور اگر ہم کو اللہ بزرگ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت پانیوالے نہ ہوتے اور شروع کرتا ہوں سزاوار حمد اللہ کے نام سے کہ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور درود نازل ہو اللہ کے حبیب محمدؐ پر اور آپ کی سب آل اور اصحاب اور اولاد اور احفاد اور ازواج پر۔

پھر درود و سلام نازل ہو تابع ہدیٰ محمد مہدیؑ پر جو صاحب زمان اور وارث نبی رحمان علم الکتاب اور علم ایمان کے عالم حقیقت شریعت اور خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کو بیان کرنے والے ہوئے اور آپؑ کی آل اور اصحاب اور اولاد اور احفاد اور ازواج پر اور قیامت تک ان لوگوں پر جو آپؑ کی پوری پوری پیروی کرنیوالے ہیں یعنے صدیقینؓ شہدآءؓ اور صالحینؓ اور یہ لوگ (جنت میں پیغمبروں کے) اچھے رفیق ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے بیشک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے یہ ہے جو ہم تمکو پڑھکر سناتے ہیں (اے محمدؐ) آیتیں اور حکمت بھرا ذکر۔

آغاز کتاب۔ حضرت مہدیؑ کی والدہ صاحب عفت عبادت گزار نیک پاکیزہ فطرت پرہیزگار خالصاً مخلصاً اللہ کی عبادت کرنیوالی اپنے وقت کی رابعہ ساجدہ روزے رکھنے والی ٹیڑھے راستہ سے الگ ہو کر چلنے والی صاحب کرامت صاحب علم بڑے درجہ والی جن کا اسم گرامی بی بی آمنہ ہمیشہ راتوں میں عبادت کرنیوالی دن کو روزے رکھنے والی اور شب بھر اللہ کے ذکر میں رہنے والی تھیں۔ ایک روز پچھلی رات میں معاملہ دیکھا کہ چاند اور ایک روایت سے آفتاب آسمان سے نیچے آ کر بی بی کے کرتے کے گریبان[1] میں داخل ہوا اور آستین سے نکل گیا جس قدر بلند ہوتا تھا تجلی روشن اور زیادہ ہوتی تھی اسی وقت بیہوش اور جذبۂ حق میں مستغرق ہوگئیں۔ یہ خبر بی بی کے بھائی کو پہنچی جنکا نام ملک قیام الملک تھا بہت پرہیزگار مرد صاحب علم و عمل شرع کے پابند اور پارسا تھے آکر کہا کہ کوئی رنج نہیں ہے مگر یہ جذبۂ حق ہے تھوڑی دیر کے بعد جو ہوش میں آئیں تو ملک مذکور نے پوچھا کیا حال تھا جو جذبہ وسکر میں تھیں تو بی بی نے اپنے حال کا پورا واقعہ بیان کیا تو ملک نے سنکر اس کے متعلق کہا معلوم ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے شکم میں خاتم الاولیاء کو حق تعالیٰ پیدا کریگا اور پھر قدمبوس ہو کر کہا اے میری بہن تو نے ہم کو ہماری سات کرسی بلکہ اس سے زیادہ کو سرفراز کیا لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے پرائے پر ظاہر نہ کریں۔ حاصل کلام چار ماہ کے بعد بی بی کبھی کبھی اپنے شکم سے آواز سنتی تھیں کہ مہدی موعود حق ہے اور حمل کی مدت معین پر پیر کے دن حضرت رسالت پناہؐ کی (ہجرت کے آٹھ سو سینتالیس سال بعد شہر جونپور میں کہ جس کا تعلق ہندوستان سے ہے خاتم الولی علیہ السلام کے تولد مطہر کا ظہور اس عالم میں ہوا۔

جیسا کہ خاتم النبی علیہ السلام کا تولد پیر کے دن ہوا چنانچہ نبی صلعم نے فرمایا کہ میں پیر کے دن پیدا ہوا میں ایک دن بھوکا رہنے اور ایک دن پیٹ بھر کھانے کو دوست رکھتا ہوں اور میں دعویٰ کرونگا دوشنبہ کے دن اور میں دوشنبہ کو مرونگا۔ حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کی

[1] گریبان۔ کنٹھ (از لغات کشوری)

پیدائش کے دن بتخانوں میں تمام دیو اور بت زمین پر اوندھے گر پڑے اور فرشتہ غیبی نے ندا کی کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے مہدی مجھ سے ہے بیشک وہ میرے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ جب افضل زماں مرشد دوراں میاں شیخ دانیالؒ ساکن شہر جونپور کے کان میں جاء الحق کی آواز پہنچی اور آپ کو معلوم ہوا کہ بت خانوں میں بت گر پڑے تو شیخ کے روشن دل میں یہ بات آئی کہ آج کوئی مرد عزیز اس شہر میں پیدا ہوا ہے پس شیخ مذکور اسی کھوج میں تھے بعض اشخاص سے آپ کو خبر ملی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میراں سید عبدؒاللہ کو لڑکا عطا کیا ہے' اس کے جواب میں شیخؒ نے فرمایا کہ اچھا ہے دن مہدی موعودؑ کی ولادت کا دن اور مہدی موعودؑ کی ولادت اللہ کے گزشتہ خلیفوں کی گواہ ہے۔ پس شیخؒ نے میراں سید عبدؒاللہ کو طلب کر کے فرمایا کہ اس بچہ کا حال اور اس کی ماہیت ظاہر فرمائے تو آپؒ نے فرمایا کہ وہ بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر ہوا تو خون اور کثافت سے پاک وصاف تھا اور حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کی رات میں تمام گھروں کے چراغ بجھ گئے دوڑ رہے تھے لوگ تجلی [1] میں اور نہیں روشن ہوئے چراغ صبح تک کیونکہ ولایت محمد یہ کے نور سے روشن کیا ہوا تمام اولیاء اور مومنین کا چراغ پیدا ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ ہے اس میں چراغ ہے' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت سے' جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے یعنی نبوت اور ولایت سے اور وہ دونو (خاتم نبوت اور خاتم ولایت) ہر زماں اور ہر مکان میں تمام اقوال افعال اور احوال میں برابر ہیں حضرت بندگیمیاں دلاورؓ سے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ ماں کے پیٹ سے باہر ہوتے ہی مجھ کو فرمان خدا ہوا کہ وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے۔ اور نیز فرمایا کہ اسی وقت بندہ کو خود حق تعالیٰ نے چاروں کتابوں کی تعلیم دی اگر بندہ توریت پڑھتا تو لوگ متحیر ہو کر کہتے کہ تجھ کو کیونکر معلوم ہوا اور سمجھتے کہ پھر موسیٰ کا ظہور ہوا مگر بندہ نے ہضم کیا اور اگر بندہ انجیل پڑھتا تو لوگ کہتے کہ مسیحؑ ابن مریم کا ظہور مکرر ہوا ہے اسی طرح اگر بندہ زبور پڑھتا تو کہتے کہ داوٗدؑ ہے اگر بندہ کلام اللہ پڑھتا تو کہتے کہ یہ مرد عزیز محمد رسول اللہؐ ہے کہ مکرر ظہور فرمایا ہے اور لوگ شک وشبہ میں پڑ جاتے اور عام وخاص نبوت کا اقرار کرنے لگتے۔ لیکن بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہضم کیا اسلئے کہ حق تعالیٰ نے بندہ کو محمدؐ کی ولایت کے بوجھ کو اٹھانے کیلئے پیدا کیا ہے نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے سید محمدؐ ہم نے خاص تیری ذات کو اپنے حبیبؐ کی ولایت کا بار اٹھانے کیلئے پیدا کیا ہے اسی لئے جملہ شریعت کے آداب بالکلیہ تجھ سے پورے ادا کراتے ہیں۔ یہ ہمارا فضل و کرم ہے اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو کچھ محمدؐ کو دیا مجھ کو دیا اور جو کچھ محمدؐ کو دیا نہ محمدؐ کے پہلے کسی کو دیا تھا اور نہ بندہ کے بعد کسی کو دیا جائیگا۔ حاصل کلام سید عبدؒاللہ نے شیخؒ سے کہا کہ وہ ذات مبارک جب پیدا ہوئی تو دونو ہاتھ اپنی شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے جب جسم شریف پر کپڑے پہنائے گئے تو شرمگاہ سے اپنے ہاتھ اٹھا جب کبھی تن مبارک سے کپڑے نکالتے ہیں تو پہلے کی طرح اپنے ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیتے اس ذات فائض البرکات کا رونا بچوں کے رونے کی طرح نہیں بلکہ اس صاحب عقل طفل کی آواز تمام سامعین کو جاذب بنا دیتی ہے شیخ الاسلامؒ نے پوچھا کہ اس صاحب فضل طفل کا نام کیا رکھے ہو تو فرمایا کہ آج کی رات میں نے معاملہ (خواب) دیکھا کہ حضرت رسالتؐ پناہ نے تشریف لا کر فرمایا کہ اس طفل کا نام میں نے اپنا نام رکھا ہے پس آنحضرتؐ کی اس بشارت کی بناء پر طفل مذکور کا نام میراں سید محمدؑ رکھا ہوں چنانچہ رسالت پناہؐ نے فرمایا ہیکہ مہدی مجھ سے ہے میرے بعد ہوگا اس کا

[1] حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کے وقت سارے جونپور میں ایک تجلی نما روشنی پیدا ہوئی جس سے در و دیوار شجر و حجر سب روشن ہو گئے لوگ اس تجلی کو دیکھ کر حیرت سے اِدھر اُدھر دوڑ رہے تھے اور چراغ تو بجھ گئے تھے جو صبح تک روشن نہ ہو سکے یہ حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کا معجزہ ہے۔

نام میرا نام اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اسکی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا۔ شیخ علیہ الرحمتہ نے پوچھا کہ اس طفل کا حلیہ و رنگ کیسا ہے تو سید عبداللہؒ نے فرمایا کہ وہ گندم گوں روشن پیشانی بلند بینی اور جٹھ بھوں رکھتا ہے۔ چنانچہ نبیؐ نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی اور جٹھ بھوں والا ہوگا۔ شیخ رضوان اللہ علیہ نے سید عبداللہ کو مبارکباد دیکر رخصت فرمایا لیکن شیر خوارگی کے زمانہ میں اس ذات کے وجود سے اتنے معجزے ظاہر ہوئے کہ عارفین نے یقین سے کہا کہ اس طفل میں بڑا راز ہے بلکہ بہت سے لوگ اس راز کے ظاہر ہونے کے منتظر ہوگئے کہ بیشک یہ طفل خزانہ غیب لاریب تقسیم کریگا۔ اور یہ بارانِ رحمت تمام مخلوق کی برائیوں کو شفاء ابدی سے بدل دیگا حدیث شریف ہذا بھریگا زمین کو عدل و انصاف سے جس طرح کہ جور و ظلم سے بھری گئی' کا ظہور اس کی دعوت سے ہوگا بلکہ ملک عرب و عجم کے لئے جیسا کہ انبیاءؑ کا طریقہ تھا قلوب کو کھول[ے] دیگا۔ اب حضرت مہدیؑ کے حلیہ مبارک کی کیفیت سنو کہ حضرت مہدیؑ کی صورت و سیرت خاتم النبیؐ کی صورت و سیرت کی جیسی تھی چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ اور حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ اور محمد مصطفےؐ ایک زمانہ میں ہوتے تو کوئی شخص ہمارے درمیان تمیز نہ کرسکتا۔ اب حلیہ مبارک کو واضح طور پر سنو چمکدار چہرہ گھونگر والے متوسط بال' سر بڑا' کشادہ پیشانی' بدر سا روشن چہرہ' بنی اسرائیل کی آنکھوں جیسی آنکھیں یعنی بڑی اور بہت آبدار پتلیاں کالی آنکھوں کی سفیدی بہت روشن قدرے سرخی مائل' جٹھ بھوں کشادہ خوبی کے ساتھ پلکیں' لانبی گھنی داڑھی' سرخ چہرہ' روشن گال' بلند بینی' متوسط کان' سر مبارک نہایت موزوں' بال نہ لمبے نہ کوتاہ' گردن میانہ' بازو مبارک لمبے لمبے' کندھے کشادہ' پنجہ نہایت مضبوط' انگلیاں لمبی لمبی' سیدھے رخسار مبارک پر کالی تل' شانہ کشادہ' سیدھے شانہ پر مہر ولایت' پشت مبارک متوسط' سینہ مبارک کشادہ' سرین گاہ متوسط' پنڈلی مبارک نہایت موزوں' قدم مبارک فراخ' استخوان مبارک نرم' اعضاء مبارک پر پسینہ کی خوشبو گلاب کے مانند' لعاب دہن مبارک مشک و عنبر کی طرح' اعضائے مبارک معطر ایسے جیسا کہ کسی نے خوشبوئی کا استعمال کیا ہو' روشن بشرہ' پیشانی مبارک تاباں' چہرہ مبارک دیکھنے والوں کی بلاؤں کا دفع کرنیوالا' آپؑ کی طلعت مبارک کا مشاہدہ باعث راحت سینہ' آپکے نظر مبارک کا مطالعہ باعث فرحت دل' لیکن باوجود ان خوبیوں کے کامل عظمت کیساتھ پورا وقار' شریں سخن' نرم آواز' زبان مبارک میں فصاحت ایسی سننے والا جسقدر بھی سنے سیری نہو' چہرہ پر نمک اور خوبصورتی لطافت کے ساتھ' منکسر المزاج' بہت رونے والے کم ہنسنے والے' سراپا کامل لطافت لیکن ہیبت اور دبدبہ کیساتھ' کلام پاک میں حکمت بھری ہوئی جسمیں بہت زیادہ معلومات کا خزانہ' اور ہمیشہ بہت بردبار' آپؑ کی مجلس مبارک دلربا' آپؑ کی صحبت مبارک دلکشا' آپکا مذہب منجانب اللہ ایمان بخشنے والا' اکثر مسکراتے' مروت حد سے زیادہ' کامل بہادری سخاوت کا پہلو لی ہوئی' صورت و قامت معتدل اور نرم لیکن ہیبت و کرم کے ساتھ جسمیں وافر بزرگی' اور بہت آداب صادق الاقوال پیمبر افعال' آپؑ کا حال قرآن شریف کے موافق' لیکن معجزہ یہ کہ تمام کھڑے اور بیٹھے ہوئے اونچوں سے اونچے نظر آتے' آپؑ کا شانہ سب سے اونچا معلوم ہوتا' کم سوتے اور کم گفتگو فرماتے کم میل جول

ے حضرت بندگی عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ نے تحریر فرمایا ہیکہ "اور منجملہ اُن کے دو ہے جو علی ابن ہزیلی کی روایت سے اور وہ اپنے باپ کی روایت سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہؐ کے پاس اور آپ اس حالت میں تھے جس حالت میں کہ آپ کی روح مبارک قبض کیگئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ بی بی فاطمہؓ آپ کے سرہانے ہیں اور حدیث طویل ہے اس حدیث کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے کہ اے فاطمہؓ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا حق کے سات کہ اس امت کا مہدیؑ اسی سے ہے (فاطمہؓ سے ہے) جبکہ ہوجائیگی دنیا غال غول اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے ایک دوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کھائیگا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا پس بھیجے گا اللہ ایسے وقت میں اس امت میں سے ہے من یفتح حصون الضلالة و قلوبا غلفا اس شخص کو جو فتح کریگا گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو قائم کریگا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا میں نے اس کو اول زمانے میں سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابو نعیم اصفہانی نے مہدیؑ کی صفت میں۔ پس دیکھ اے منصف نبیؐ کے قول قلوباً گلفا کو یہ قول عطف تفسیر ہے۔ نبیؐ کے قول حصون الضلالة پر پس معلوم ہوا کہ مہدی کھولدیگا بند دلوں کو اپنے فیض سے اور بھر دیگا دلوں کو اپنے عدل سے اور یہی معنی ہیں یملا الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما کے (ملاحظہ ہو سراج الابصار مولفہ حضرت عالم باللہؒ)

رکھتے، آپؑ سے ملنے والے کے گناہ دھلجاتے، قرآن شریف کا بیان کثرت سے فرماتے، مردانگی کے معدن، جوانمردی کا خزانہ تھے۔ اگر کوئی گناہ کرتا تو اس کو معاف کردیتے، لوگوں کی عیب پوشی فرماتے، آپؑ جہاں تشریف لیجاتے سعادت آپؑ کے قدموں پر لوٹتی رہتی۔ آپؑ کو غصہ بہت دیر میں آتا اور پھر بہت جلد خوشنود ہوجاتے۔ معروضہ کان لگا کر سنتے اور جو بات حق ہے وہی فرماتے۔ دین خدا اور سنتِ رسول اللہؐ کی حمیت فرماتے، اور تمام رسوم و عادات و بدعتوں کو مٹاتے۔ نہ مانند بعض اولیا کے کہ انھوں نے بدعت حسنہ وسیعیہ میں تفریق کی۔ بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کوئی حسنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے پوشیدہ نہ رکھا وہ کونسا حسنہ ہے جسکو رسول خدا صلعم نے نہ کیا۔ ہر طالبان خدا کے حق میں مشتری۔ مخالفان دین کے حق میں مریخ۔ آپؑ کی ذات مبارک جوانمردی کے باغ کا گلدستہ گلزار نبوت کے پھولوں کا غنچہ۔ آپؑ کا نطق کلام ربانی۔ آپؑ کا حکم حکم سبحانی۔ آپؑ کا دل اسرار قرآنی کا خزانہ۔ آپؑ کا جسم مبارک امانت رحمانی کے بوجھ کا اٹھانے والا۔ آپؑ کی گفتگو دردمندان محبت کیلئے باعث صحت۔ آپؑ کے الفاظ غمگینیاں جدائی کے لئے باعث انست۔ آپؑ کی بعثت تمام خلائق پر اور آپؑ کی دعوت[1] ترک علائق پر آپؑ کی اطاعت جن وانساں کیلئے فرض۔ آپؑ کا بیان منکروں اور مطیعوں کیلئے محکم۔ آپؑ کا وجود مبارک روشن۔ **آپؑ کا خطاب مبارک مہدی موعودؑ** ہمسر و ہمرتبہ **محمد محمودؐ** کیونکہ آپؑ آنحضرت کے تابع تام ہیں اور آپؑ کی بعثت خاص و عام پر ہے آپؑ کی بات میں شیرینی۔ آپؑ کی آواز میں نرمی، غریبوں کے مونس، یتیموں کے غمخوار، فقیروں کو عزت دینے والے، احمقوں سے مقابلہ نہیں کرنیوالے، بیماروں کی عیادت کرنیوالے، آپؑ کا سینہ اللہ کا خزانہ، آپؑ کا دل اللہ کا گھر، روح مبارک اللہ کا راز، آپؑ کا رنگ اللہ کا رنگ آپؑ کے موئے مبارک اللہ کے فقیروں کی کمند، آپؑ کی بو نسیم سحری، آپؑ کا چہرہ عین حلیہ دلربا، آپکا قد مبارک غیب کے چمنوں کا سروِ بلند آپکی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن، آپؑ کا مجمل بیشک **تبارک الله احسن الخالقین** (بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانیوالا ہے) (جز ۱۸۔ رکوع ۱) آپکی دعوت **احکم الحاکمین** (جز ۱۲۔ رکوع ۴) سب سے بڑا حاکم آپ کی طبیعت ارحم الراحمین (جز ۱۳ رکوع ۲) (سب مہربانوں سے زیادہ مہربان صبح آپؑ کے چہرہ کے نور سے خنداں مشک وعنبر آپؑ کی بوئے مبارک سے فیض لینے والے دنیا کے بادشاہ آپؑ کی گلی کے گدا، مشرق و مغرب آپؑ کے ایک تارمو سے بندھے ہوئے، باطن کے تمام تاجدار صداقت کیساتھ آپؑ کی طرف آتے ہیں۔ **فسوف یات الله بقوم** (قرب میں لائیگا اللہ ایک قوم کو) آپؑ کے گروہ کی تعریف۔ **افمن کان علی بینة من ربه** (آیا پس جو شخص کہ اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو) آپؑ کے گلدستہ کا ایک خوشنما پھول۔ **قل هٰذہٖ سبیلی** الخ (کہہ دوائے محمد یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف میں اور میرا قائم مقام) آپؑ سے وابستہ ہے۔ **حسبک الله و من اتبعک** الخ (اے محمد کافی ہے تیرے لئے خدا اور اس کے لئے جو تیرا تابع تام ہے) آپؑ کیلئے بشارت ہے۔ اور اولوالالباب آپؑ کے گروہ کی طرف اشارہ ہے۔ تمام نقبا دو شرفا آپؑ کے خرمن کے خوشہ چیں ہیں۔ قطب اور غوث آپؑ کے معتمدین ہیں۔ ابدال واوتاد سب آپؑ کے معتقدین ہیں۔ اور تمام اولیا اللہ آپؑ کی ولایت سے فیض کے خواہاں ہیں۔ جو محمدؐ کی تمام ولایت ہے۔ فرمانِ رسول میں اللہ کے نور سے ہوں اسکا قوام ہے۔ آپؑ کی دعوت تمام مخلوق پر ذکر دوام کی ہے۔ اور آپؑ کی سخاوت ہمیشہ تمام مخلوق پر ہے۔ اور آپؑ کی سویت فقیروں میں خاص و عام ہے۔ اور خاتم الانبیاؐ کی پیروی آپؑ ہی میں پوری پوری ہے۔ مہدی موعودؑ آپؑ کا نام ہے۔ اور آپؑ کے منکر کیلئے ناک گھسنی ہے (ذلت ہے) اے اللہ مجھے اس جماعت مہدویہ میں جلا اور اسی جماعت میں مار اور قیامت کے دن اسی جماعت میں میرا حشر کر کلمہ طیبہ اور تصدیق کی حرمت سے۔

حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام کے بات کرنے کا زمانہ آیا تو پہلی بات جو آپؑ کی زبان مبارک پر آئی یہی تھی کہ "**مہدی موعودؑ** آیا" کبھی کبھی یہی فرماتے۔

[1] آپکی دعوت ترک خلائق پر یعنی آپ کی دعوت روزی حاصل کرنے کے ذریعوں کو ترک کرنے روزی دینے والے خدا پر بھروسہ کرنے پر تھی۔

ایک روز شیخ دانیالؒ نے میرانسید عبداللہؒ سے پوچھا کہ میرانسید محمد خوشحال ہیں تو کہا ہاں پھر پوچھا کہ میرانسید محمد کی چال چلن کیسی ہے تو سید السادات نے فرمایا کہ میرانسید محمد کے اقوال وافعال مصطفیؐ کی شریعت کے موافق نظر آتے ہیں اس بچہ کی دعوت اس بات پر ہیکہ اس کا حال زبان پر نہیں آ سکتا اور اس ذات میں عجیب وغریب صفتیں دکھائی دیتی ہیں کہ اس کی پشت مبارک پر کبھی مہر کے مانند نظر آتا ہے اور ہم اس بچہ کا پیشاب اور پاخانہ بالکل نہیں پاتے اگر چہ کہ دیکھنے کا قصد بہت کچھ کرتے ہیں لیکن نہیں دیکھتے ہیں۔ پس شیخ دانیالؒ کے دل میں آیا کہ یہ زمانہ مہدی کے ظہور کا ہے یقیناً یہ بچہ مہدی موعودؑ ہے پس سید عبدؒاللہ کو بارک اللہ اور مرحبا فرما کر رخصت کیا۔ نیز شہر جونپور میں شیخؒ کے خانقاہ میں لوگ پڑھتے تھے اور میرانسید احمدؒ جو حضرت مہدیؑ کے بڑے بھائی تھے یہ بھی تحصیل علم کے لئے شیخؒ کے حضور میں جاتے تھے ان سے ایک روز شیخؒ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کو جنکا نام مبارک میرانسید محمد ہے اپنے ساتھ لاؤ پس انھوں نے حضرتؑ کو اپنے ہمراہ لیا اور شیخؒ کی طرف روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو شاہ دانیالؒ کی نظر شہنشاہ گیتی پناہؑ پر پڑتے ہی اپنے سجادہ سے اٹھکر چند قدم استقبال کر کے بہت تعظیم وتکریم کے ساتھ حضرتؑ کو اپنے سجادہ پر بٹھائے اور خود سجادہ کے نیچے بیٹھ کر آنحضرتؑ کی بہت تواضع فرمائی جب حضرت مہدیؑ نے رخصت کی طرف توجہ فرمائی تو شیخؒ نے بہزار تواضع واخلاق چند قدم زمین پر برہنہ پاؤں جا کر رخصت دی اور شیخؒ اس قدر خوش ہوئے گویا کہ ذات انور (خدا کے) دیدار کو پہنچے۔

جب حضرت مہدیؑ کے لئے مدرسہ میں بیٹھنے کا وقت پہنچا آپؑ کی عمر مبارک چار سال چار مہینے اور چار دن کی ہوئی میرانسید عبداللہؒ نے ضیافت کا اہتمام کر کے میاں شاہ دانیالؒ کو کہلا بھیجا کہ آج میراں سید محمد کی تسمیہ خوانی ہے لہذا آپ آکر اپنی زبان مبارک سے بسم اللہ پڑھائیں پس شیخؒ نے اسی وقت سید عبداللہؒ کے گھر آکر حضرت مہدیؑ کو بڑے تخت پر بٹھایا اور خود تخت کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ اور نیز اکثر لوگ یعنے علماء، فقہا، صلحا، اتقیا، عرفا، وزرا، عسا کر تخت کے اطراف کھڑے ہوئے تھے۔ اسی وقت حضرت خضرؑ بھی تشریف لائے لیکن اس جماعت میں کسی نے خضرؑ کو نہ پہچانا مگر حضرت مہدیؑ نے کھڑے ہو کر خضرؑ کو تعظیم دی تمام خاص وعام کو بہت تعجب ہوا کہ خردسالہ محبوب نے کس کو تعظیم دی پس اس وقت شاہ دانیال نے مراقبہ سے سر اٹھا کر دیکھا کہ تمام عام لوگوں کی جماعت میں خضرؑ کھڑے ہوئے ہیں اس کے بعد (نزدیک آنے کے لئے) حضرت خواجہ خضرؑ سے عاجزی سے التماس کی۔ خواجہ خضرؑ اور شیخ دانیالؒ دونوں حضرات حضرت مہدیؑ کو تخت پر بٹھائے اور خود تخت کے نیچے بیٹھے اور نیز خواجہ الیاسؑ و حضرت عیسیٰؑ و حضرت ادریسؑ بھی اللہ کے حکم سے حاضر ہو گئے تھے۔ جب بسم اللہ پڑھانے کا وقت آیا شاہؒ مذکور نے خواجہؑ سے عرض کیا کہ خوندکار اپنی زبان مبارک سے حضرتؑ کو بسم اللہ پڑھائیں تو خواجہؑ نے جواب دیا کہ آپ بسم اللہ پڑھایئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو خاص اس کام کیلئے بھیجا ہے کہ ''آج میرا حبیب بسم اللہ پڑھتا ہے تو جا اور آمین بول''، بنابراں شاہؒ دانیال نے بسم اللہ پڑھائی اور حضرت خواجہؑ نے بلند آواز سے **آمین** کہا۔ اس کے بعد حضرت مہدیؑ کو شاہ مذکور کے پاس جو عالم باللہ استاد شریعت اور پیر طریقت تھے مدرسہ میں بٹھائے۔ جس وقت کہ حضرت مہدیؑ تحصیل علم ظاہری کیلئے مدرسہ میں آتے شاہؒ بہت تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھاتے اور دوسروں کو بھی حضرتؑ کی تعظیم کیلئے ہدایت فرماتے، حضرت کے بڑے بھائی سید احمدؒ کچھ رشک کرنے لگے کہ کبھی میری تعظیم ایسی نہیں کرتے یہاں تک کہ ایک روز خواجہ خضرؑ شاہ دانیالؒ کی ملاقات کیلئے آئے خضرؑ کے جانے کے بعد شاہؒ نے امتحان کیلئے سید احمدؒ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا اس کے بعد حضرت مہدیؑ سے پوچھا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ خضرؑ تھے پس شاہ دانیالؒ نے سید احمدؒ کو تسلی دیکر فرمایا کہ تمھارا بھائی مرد عظیم ہے اور منجانب اللہ جو کچھ شرف رکھتا ہے اس سے تم آگاہ نہیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہو جاؤ گے۔ اس روز سید احمدؒ پر آنحضرتؑ کا شرف ظاہر ہوا اور روز بروز تواضع ادب اور خدمت زیادہ کرنے لگے۔ جب شاہ دانیالؒ قرآن شریف کے ایک رکوع کی تعلیم دیتے تو حضرت مہدیؑ تعلیم سے پہلے خود ایک جزو پڑھ دیتے یہاں تک کہ سات سال کی عمر میں تمام قرآن شریف حفظ فرمالیا۔ اس

کے بعد شاہؒ کسی کتاب کے ایک جزو کی تعلیم دیتے تو حضرت مہدیؑ تمام کتاب کے سوال و جواب مع اسکی مراد اور ماہیئت کے واضح فرما دیتے' یہاں تک کہ آپؑ کی عمر شریف بارہ سال کی ہوئی' جب کبھی حضرت مہدیؑ کے روبرو کسی مشکل یا کسی نکتہ کے حل کی ضرورت ہوتی تو مدرسہ کے تمام علماء اپنے لا ینحل نکتوں کو آنحضرتؑ سے حل کرتے ۔نقل ہے کہ دو عالم مسلسل چھ مہینے علمی نکتوں کو حل کرنے میں گرفتار تھے لیکن مشکل مسئلے حل نہو سکے اور نہ کسی عالم نے حل کیا ایک روز حضرت مہدیؑ نے اُن سے پوچھا کہ تم کس لئے متفکرہ تو ان دونو عالموں نے کہا کہ میرانجی بہت عرصہ سے ہم بہت چاہتے ہیں اور جستجو کرتے ہیں لیکن ہمارے مشکلات کسی عالم سے حل نہیں ہوتے ۔انھوں نے اپنے مشکل نکتوں کو حضرت مہدیؑ کے حکم سے پڑھا اسی وقت وہ مشکل مسئلے حل ہو گئے اور وہ اپنی مراد کو پہونچے ۔ بلکہ شیخ دانیالؒ بھی اپنے مشکلات کو آنحضرتؑ سے حل کرتے تھے ۔ بنا براں تمام علماء نے بالاتفاق حضرت مہدیؑ کو اسد العلماء کہا۔

حاصل یہ کہ جس دن حضرت مہدیؑ کو مدرسہ میں بٹھائے اس دن سے خضرؑ ہمیشہ جمعرات کے دن بلاتفریط وافراط مدرسہ میں آتے اور امتحان کے طور پر چند سوالات کرتے جب شاہ دانیالؒ جواب دینے سے عاجز ہوتے اس وقت خضرؑ حضرت مہدیؑ سے عرض کرتے اور آنحضرتؑ خضرؑ کے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرما دیتے ۔پس جب حضرتؑ کی عمر شریف بارہ سال ہوئی تو مناسب حال پا کر خضرؑ نے چاہا کہ حقدار کو حق پہنچے اسی لئے میاں شاہ دانیالؒ سے کہا کہ جو مسجد جنگل میں واقع ہے مقام اچھا اور ندی جاری ہے جنت کے باغ کی طرح ریاضت کرنے والوں کو شراب محبت پلانیوالی اور روشن دلوں کو شفا دینے والی جسکا لقب کھوکری مسجد ہے حضرت مہدیؑ اور آپ وہاں آؤ پس جب شیخ مذکور حضرت مہدیؑ کو اور آپ کے بڑے بھائی میراں سید احمدؒ کو ہمراہ لیکر حضرت مہدیؑ کا کمال دکھانے کیلیئے وعدہ کے مقام پر (کھوکری مسجد کے پاس) پہنچے ۔خواجہؑ نے کھوکری مسجد کے پاس بھی میاں شاہ دانیالؒ سے چند سوالات کئے انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا ۔پھر حضرت مہدیؑ سے عرض کئے تو حضرت نے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرما دیا ۔ اس کے بعد خواجہؑ حضرت مہدیؑ کے ساتھ خلوت میں بیٹھ کر حضرتؑ کے جدامجد حضرت محمد مصطفےٰؐ کا جو کچھ بارامانت تھا حضرت مہدیؑ موعود کو پہنچا دیا اور کہا کہ یہ بار امانت کی عطا ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا انسان نے بیشک وہ بڑا بیباک نادان تھا ۔آپؑ کو تمام دیا گیا ہے اور پھر خواجہؑ نے عاجزی سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ اپنے جد محمد مصطفےٰؐ کی اس امانت سے لوگوں کو تلقین کریں یہ ذکر خفی کا بار ہے ۔ ہمارے پاس امانت تھا آپ کو پہنچا دیا یہ بار اٹھا کر لانے والے کو بھی کچھ عطا ہو اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے خواجہ خضرؑ کو ذکر خفی کی تلقین فرمائی ۔ پس خضرؑ نے خلوت سے باہر آ کر شاہ دانیالؒ سے کہا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ ہے میں نے تصدیق کی اور تربیت بھی ہوا تم بھی تصدیق کرو اور تربیت ہو جاؤ اس کے بعد میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کے حضور میں مرید ہوئے اور میاں سید احمدؒ بھی تربیت ہوئے ۔ جس وقت حضرت رسالت پناہؐ نے اپنی ولایت کی امانت کا بار خضرؑ کے حوالہ کیا اسی وقت ایک کھجور اپنے لعاب مبارک سے تر کر کے خواجہ کو دیکر فرمایا کہ یہ کھجور امام آخر الزماں کو پہنچا دو۔

نقل کرتے ہیں کہ خواجہ خضرؑ حضرت مہدیؑ کو خلوت میں لیجا کر امانت حوالے کرنیکے بعد مذکورہ کھجور جو اپنے سر پر محفوظ رکھتے تھے نکال کر حضرت مہدیؑ کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ یہ نبیؐ کا پسخوردہ ہے اسکو آپ لیجئے تو امامؑ نے فرمایا کہ ہاں ۔خواجہ نے کہا کہ آپکو اللہ تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہوا ہے کہ جو شخص مرید ہونیکی آرزو اور خواہش سے آپکی درگاہ شریف میں حاضر ہو اس کو ذکر خفی کی تلقین فرمائیں ۔

اس کے بعد حضرت مہدیؑ کیلیئے آپ کے چچا میاں سید جلالؒ الدین کی صاحبزادی مسماۃ حضرۃ بی بی الہدیٰؓ سے زوجیت کی نسبت قرار پائی اس

معصومہ کا عقد حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہوا اس زمانہ میں میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کو سید الاولیاء فرماتے تھے اور دن بہ دن حضرت مہدیؑ کی ولایت کی شہرت ہونے لگی حاصل یہ کہ ایک عرصہ کے بعد جونپور کا بادشاہ سلطان حسین شرقی جو ولی کامل اور امیر عادل کے مرتبہ میں تھا اور حضرت مہدیؑ سے بہت اخلاص اور اختلاط رکھتا تھا یہانتک کہ اس کی قوت وحیات آنحضرت سید الاولیاء کی ملاقات کے بغیر دشوار تھی اور اس ذاتِ عالی درجات سے تربیت بھی ہوا تھا اور سلطان مذکور حضرت مہدیؑ کے بغیر کبھی کفار سے جنگ نہیں کرتا تھا بلکہ ارواح رسولؐ سے معلومات کے بغیر جنگ نہیں کرتا تھا اسی طرح سات بار جنگ کیا تھا اول حضرت مہدیؑ کو آنحضرت کی ارواح سے معلوم ہوتا اس کے بعد سلطان حسین کو بھی آگاہی ہوتی ایک روز سلطان نصیحت اور وعظ سننے کیلئے آیا تو حضرت مہدیؑ نے دینی نصیحت شروع فرمائی اور اسی وعظ میں فرمایا کہ ''**اسلام کے مطیع ہونا جائز ہے کافر کے مطیع ہونا جائز نہیں**'' اس نصیحت سے سلطان رنجیدہ ہوا کیونکہ کافر بادشاہ کا مالگزار تھا عرض کیا کہ حضرتؑ نے جو کچھ فرمایا حق ہے لیکن ہم معذور ہیں کہ وہ بادشاہ اپنی شوکت اور قوت کے غلبہ سے تمام مسلمانوں کو تباہ کر دیتا ہے آپ اگر حضرتؑ ہماری مدد فرمائیں تو میں کافر بادشاہ کا ہرگز مطیع نہوں گا۔حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ **حق تعالیٰ اپنے دین کی مدد فرمائیگا**۔سلطان نے دین کی نصرت کی امید پر چند لاکھ تنکہ زر غازیوں کی استعداد کیلئے حضرت کے حضور میں پیش کئے اور کہا کہ رسولؐ نے بھی غازیوں کی استعداد کیلئے قبول فرمایا ہے اور سلطان نے چند صالح مردوں کو آنحضرتؑ کی خدمت کیلئے مقرر کیا کہ وہ حضرتؑ کی خدمت شریف میں حاضر رہیں نیز ایک روز حضرت رسالتؐ پناہ کی روح مقدس سے حضرت مہدیؑ کو معلوم ہوا کہ ''**ہم نے تم کو اقلیم گوڑ دیا**'' اور سلطان مذکور کو بھی معلوم ہوا کہ گوڑ کی فتح ہے اسی وقت حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضرت رسالتؐ پناہ کو معاملہ میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تجھ کو گوڑ کی فتح دیگئی ہے اور حضرت مہدیؑ نے زبان درخشاں و دریاء گوہر نثار سے فرمایا کہ ہم کو بھی معلوم ہوا ہے کہ گوڑ کی فتح ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ اور سلطان' گوڑ کی طرف روانہ ہوئے وہاں ناپاک اور سخت کافر جسکا نام دلپت رائے تھا اپنے مقام سے ستر کوس کے فاصلہ پر آکر مقابلہ کیا تین لاکھ تجربہ کار جنگی سوار اور جان پر کھیلنے والوں ہمیشہ فتح پانیوالوں کے ساتھ جنگ کرنے میں ایسی کوشش کی کہ اسلام کے لشکر کو شکست ہوئی مگر حضرت مہدیؑ تین سو تیرہ اشخاص کے ساتھ اپنے مقام پر مستقیم تھے اس اثناء میں سلطان نے چند بار اپنے آدمیوں کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ ہمکو شکست ہوئی حضرتؑ بھی تشریف لائیں مہدیؑ نے فرمایا کہ ''**انشاء اللہ تعالیٰ آج ہماری فتح ہے تھوڑی دیر سکوت کرو**'' جب دلپت رائے کی دولت کا جھنڈا حضرت مہدیؑ کے روبرو قریب پہنچا پس زبان مبارک سے **نصر من اللّٰہ فتح قریب** پڑھکر گھوڑوں کو دوڑائے جب گھوڑے آگے بڑھے ایک ہاتھی سنگلی سفید بہت بڑا اور زیادہ دلیر سونے کی بہت وزنی زنجیر سنڈھ میں لیا ہوا دشمنوں کی جمعیت کو شکست دیرہا تھا چنانچہ حضرت مہدیؑ کے سامنے آکر حملہ کیا تو حضرتؑ نے بسم اللہ کہہ کر تیر چلایا ہاتھی کے سر میں گھس گیا تیر کا دہن نظر آرہا تھا پس ہاتھی منھ پھیر کر گرا اور مر گیا اور حضرت مہدیؑ عاشقان حق واصلان ذات مطلق قاتلان کفار مردان خدا کے ساتھ آیت ہذا ''**اکثر تھوڑی سی جماعت غالب آگئی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے**''۔کے موافق کفار پر غالب آگئے اور کہنے لگے کہ **اے ہمارے پروردگار ہمکو ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد فرما کافروں کے مقابلہ میں**۔پس انھوں نے ان کو شکست دی اپنے رب کے حکم سے اور حضرت مہدیؑ نے سخت کافروں کو قتل کیا اور نہیں متوجہ ہوئے ان میں کے بعض بعض کی طرف اور نہ متوجہ ہوا چھوٹا بڑے کی طرف اور نہ بڑا چھوٹے کی طرف مگر دلپت رائے مذکور جو قلعہ کے قریب پہنچ چکا تھا پلٹ کر حضرت مہدیؑ کے مقابل ہو کر شمشیر چلایا حضرتؑ کے گھوڑے کی گردن پر آئی اور نہیں کاٹی اس کے بعد حضرتؑ نے میان سے تلوار کھینچ کر اس کے منھڈے پر ماری دو ٹکڑے ہو کر گرا اس طرح سے کہ اس کا دل بھی باہر آگیا تھا اور وہ بھی دو ٹکڑے ہو گیا تھا مانند **قول اللہ تعالیٰ کے پھر جڑ کٹ گئی ظالم لوگوں کی اور ہر تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے**۔بت کا تمام نقش جس کی وہ پرستش کرتا تھا اس کا اثر اس کے دل پر پیدا ہو گیا تھا۔اور اس کی جان سے اس بت کے نام

سے آواز نکلی جب وہ نقش حضرتؑ کو دکھائی دیا اور وہ آواز آپؑ نے سنی تو عبرت اور دقیقہ کشائی کا دروازہ آپؑ کے باطن کی صفائی سے جو حضرت صمدیت کے قرب کی جلا سے روشن تھا کھل گیا۔ اس وقت آپؑ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ کافر کے دل پر جھوٹ کا ایسا اثر ہوا تو جو نقش کہ حق ہے اسکا مومن کے دل پر کس قدر اثر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ تو گھوڑوں پر سوار ہو اور دنیا کے کرّ وفر میں رہے بلکہ ہم نے تجھ کو خالص اپنی ذات کیلئے پیدا کیا ہے۔ اصطنعتک لنفسی .

حاصل کلام حضرتؑ جو گھوڑے پر سوار تھے نیچے آگئے جب سلطان کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت مہدیؑ جذبہ کے نشہ میں بیہوش ہوگئے ہیں تو خود آکر دیکھا کہ آنحضرتؑ نے زمین پر قرار فرمایا ہے اس وقت پانچواں اولوالعزم (آدم۔نوح۔ابراہیم۔موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام) حضرت مہدیؑ کو کھڑے کئے اور بظاہر سلطان مذکور نے حضرتؑ کو اپنی پالکی میں بٹھا کر شاہی علم حضرتؑ کے روبرو رکھا اور کہا کہ یہ فتح حضرت مہدیؑ کی ہے اس وقت آنحضرتؑ پر ایسا حال غالب تھا کہ آپ اس عالم کی کوئی خبر نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ سات سال تک یہی حال رہا مگر نماز روزہ کا فرض ادا فرماتے اور فرض کے سوائے سنت اور واجب کی بھی آگاہی نہیں رکھتے تھے۔ لیکن چند لاکھ تنکہ زر جو غازیوں کے سامان کے لئے آئے تھے حضرتؑ نے واپس فرمادیا اور فرمایا کہ اب اس پونجی کی کوئی احتیاج نہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ سلطان نے آنحضرتؑ کی خدمت اور نگہبانی کے لئے پندرہ سو سوار متعین کیا تھا کہ انکا نام ساڑھے سات سو میری امت کے اور ساڑھے سات سو میری امت کے ہے اسی طرح حضرت رسالت پناہؐ کی حدیث میں آیا ہے لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؑ کے ہمراہ تین سو تیرہ سپاہی تھے ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں دو دو شمشیریں تھیں اور سلطان کے دل میں خیال آیا کہ جو رقم غازیوں کے سامان کیلئے آنحضرتؑ کی خدمت میں روانہ کیگئی وہ حضرتؑ کے لائق نہیں بنا برآں سات قصبے بڑے اور آباد وظیفہ کے طور پر لکھ کر قاضی علی محمد کے ہاتھ سے حضرتؑ کے پاس بھیجا آنحضرتؑ نے خفا ہو کر واپس فرمادیا قاضی پلٹ گیا اور سلطان سے عرض کیا کہ حضرت مہدیؑ نے ہماری طرف بالکل توجہ نہیں فرمائی شاید اس لئے رنجیدہ ہوئے ہیں کہ آپ خود نہیں گئے۔ پس سلطان اسی وقت اٹھا اور حضرتؑ کی خدمت میں اس ارادہ سے گیا کہ اگر حضرتؑ بادشاہی تصرف قبول کرتے ہیں تو جلد پیش کردوں چونکہ حضرتؑ کو دیکھا تو آپ کے وجود مسعود سے کسی دنیوی چیز کا مقصد نہ پایا بلکہ حال اور ہی پایا اس وقت سلطان نے یہ رباعی پڑھی

جو شخص تجھ کو پایا جان کو کیا کرے
عورت بچے اور سامان کو کیا کرے
آپکا دیوانہ بنا کر دونو جہاں عطا کرتا ہے
تیرا دیوانہ دونو جہاں کو (لیکر) کیا کرے

اس کے بعد مہینہ دو مہینے کے عرصہ میں ایک گھنٹہ یا اس سے کم کچھ ہوش میں آتے اور پھر بے ہوش ہوجاتے عرصہ دراز کے بعد ایک روز ہوش میں آئے تو آپ کی بی بی حضرۃ بی بی الہدتیؓ نے اس وقت عرض کیں میرانجی کئی سال گذرے کوئی غذا آپؑ کے جسم مبارک کو نہ پہنچی کیا حال ہوگا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو غذا ارواح کی ہے وہی غذا جسم کی ہوگئی یہ فرما کر پہلے کے جیسے بیہوش ہوگئے۔ پھر عرصۂ دراز کے بعد ہوش میں آئے اس وقت بھی بی بیؓ نے عرض کیں یہ کیسا حال ہے جو اس عالم سے بیہوش رہتے ہیں اور برداشت نہیں کرسکتے تو حضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدائتعالیٰ کی ذات کی تجلی پے درپے ایسی ہوتی ہے کہ بحرِ عمیق اگر اس بحر سے ایک قطرہ ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو ان کو تمام عمر کچھ ہوش نہ رہے۔ اور حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس سبب سے کہ ہم نے تجھ کو محمدؐ کی ولایت کا

خاتم کیا ہے فرض نماز ادا کراتے ہیں یہ ہمارا فضل واحسان ہے ۔ یہ فرما کر اسی طرح بے ہوش ہو گئے سات سال کی مدت کے بعد عشاء کے وقت آپؐ نے پانی چاہا بی بیؓ نے بہت خوشی سے پانی لائیں حضرتؐ کو بیہوش پائیں اور بی بیؓ صبح کے وقت تک اسی طرح (پانی کا پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے) کھڑی تھیں حضرتؑ نے صبح کو ہشیار ہو کر فرمایا کہ اب پانی لائی ہو عرض کیں میرانجی عشاء کے وقت سے پانی لا کر کھڑی ہوں پس فرمایا کہ پانی لاؤ اسی وقت بی بیؓ وضو کیلئے پانی لائیں ۔ حاصل یہ کہ اس سے پہلے ہمیشہ بی بیؓ حضرتؑ کو وضو کرواتی تھیں ۔ مگر اس روز حضرتؑ نے اپنی دانش سے وضو فرمایا اور دوگانہ شکرانہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں بی بیؓ کے حق میں دعا فرمائی کہ یا اللہ جس طرح اس عورت نے مخصوص مجھ کو خدمت سے آرام پہنچایا اسی طرح تو اس کو اپنی بارگاہ مقدس میں آسودہ اور مخصوص کر پھر فرمایا کہ ہماری آن سے بی بیؓ کے لئے تین حصے ہیں ۔ سات سال کے بعد آنحضرتؐ کا حال صحو اور سکر سے ملا ہوا تھا صحو وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی میں مشغول رہے اور سکر وہ ہے کہ اپنی ذات اور عزیزوں سے بے خبر رہے پانچ سال کے درمیان آنحضرتؐ کی غذا کا حساب کئے تو اناج، گھی، گوشت اور دوسری چیزیں ملا کر جملہ سترہ سیر ہوئے بندگیمیاں نظامؓ سے منقول ہے کہ کسی نے امامؑ سے کہا کہ حضرت مصطفیٰؐ کی تئیس سالہ مدت دعوت میں آپ کی غذاء کی مقدار بیس سیر ہوئی ہے تو فرمایا کہ اس خوندکار (آنحضرتؐ کی غذا) سے ہمارے لئے کچھ کم ہونا چاہیئے ۔ نقل ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ دلپت رائے کے بھانجے تھے جنگ کی شکست کے وقت سلطان مذکور کے سپاہیوں کے ذریعے پہنچے اور سلطان نے اپنی بہن کی خدمت کرنے کے لئے مقرر کیا تھا ۔ سلطان کی بہن مسماۃ سلیم خاتون اپنے بچے کی طرح پرورش کرنے لگیں حضرت شاہ دلاورؓ جذبہ کے حال میں مستغرق تھے اور وہ جذبہ اس سبب سے تھا کہ میدان جنگ میں حضرت شاہ دلاورؓ کی نظر حضرت مہدیؑ پر پڑی تھی اس پاک اور روشن نظر کے سبب سے حق کے جذبہ کے نشہ میں مستغرق ہو گئے جب خاتون مذکور نے حضرت شاہ دلاورؓ میں ظاہری دانائی نہ پائی تو بکریاں انکے حوالہ کی تھی قصہ طویل ہے ۔ لیکن آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز بیان کی محتاج نہیں اسکے باوجود ضروری بیان یہ ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ کو صاحب الزماں یعنے امام علیہ السلام کے حضور میں بھیج کر کہلائیں کہ خدائے تعالیٰ نے بھیجا ہے قبول فرمائیں ۔ کیونکہ خاتون مذکورہ بہت لائق اور عارف الوجود تھیں اور حضرتؑ سے تربیت بھی ہو چکی تھیں جان گئیں کہ یہ مرد حضرت مہدیؑ کی خدمت کے لائق ہے ۔ اور اس وقت حضرتؑ نماز ظہر کے لئے وضو فرماتے تھے اور مسح سر کے محل تک پہنچ چکے تھے میاں دلاورؓ آئے تو فرمایا دلاور نہیں ہے بلکہ شاہ دلاورؓ ہے ۔ ہم نے قبول کیا اور خدائے تعالیٰ نے بھی اس کو مقبول بنادیا ہے ۔ پس امامؑ نے دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کر کے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ کو نزدیک بلا کر ذکر خفی کی تلقین فرمائی اور سیدھا ہاتھ پکڑ کر تین بار فرمایا کہ اللہ کے مرید بنو اور فرمایا لا الٰہ ہوں نہیں اور پھر ہاتھ اوپر کر کے تین بار مکرر فرمایا کے اللہ کی مراد بنو اور فرمایا الا اللہ توں ہے حضرت مہدیؑ کے ہر دو دمِ مبارک سے ہتھیلی میں رائی کے دانہ کی طرح عرش سے تحت الثریٰ تک حضرت شاہ دلاورؓ پر روشن ہو گئے اور اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہو گئے ۔ چنانچہ آنحضرتؐ خود اُنکو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر حجرے میں بٹھائے اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہمارے لئے ہجرت کر اور کعبہ کے حج کیلئے جا ۔ وہیں (کعبۃ اللہ میں) تیری دعوت ظاہر ہوگی بناء بر آں حضرت مہدیؑ نے ہجرت فرمائی اس وقت سلطان مذکور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ تمام مملکت اور سلطنت حضرت کی ملکیت سے ہے چاہئے کہ اسی جگہ بندہ کے سر پر رہیں اس وقت حضرت نے یہ بیتیں پڑھیں ۔

یا اللہ دل کسی جگہ بندھا رہے

تو اس دلبستگی سے جان نجات پائے

ایسا نہو کہ دل کسی جگہ بندھا رہے

کہ اس دلبستگی سے جان تباہ ہوگی

پھر سلطان نے عرض کیا کہ میں بھی ہمراہ چلتا ہوں تا کہ صغیرہ گناہوں سے بخشا جاؤں حضرت مہدیؑ نے سلطان کو ایمان کی خوشخبری دیکر فرمایا کہ تیرے آنے سے پھر کفار اسلام پر غلبہ کریں گے اور اہل اسلام میں بہت تفرقہ پیدا ہوگا یہ نصیحت فرما کر خود امامؑ روانہ ہوئے قاضی علی محمدؓ میاں ابوبکرؓ داماد حضرت امامؑ میاں سید کریمؓ اللہ، و میاں سید سلامؓ اللہ، میاں سید غنیؓ بندگیمیاں دلاورؓ میاں جمالؓ میاں قطبؓ میاں لاڈؓ پیش امام نماز میاں حاجی محمدؓ میاں شیخ بھیکؓ میاں طاہرؓ اور میاں بھیل رضی اللہ عنہم یہ تمام مہاجرین جو اللہ کے طالب اور اللہ کی ذات میں واصل تھے امامؑ کے ساتھ ہوگئے اور ہر منزل پر حضرت امامؑ کے حضور پرنور میں لوگ بکثرت حاضر ہوکر مرید ہوتے اور دنیا کی تھوڑی پونجی ترک کر کے اللہ کے دیدار کے طالب ہوکر آنحضرتؑ کے ہمراہ روانہ ہوتے جب امامؑ دانا پور پہونچے اس مقام میں بی بی الہدتیؓ نے معاملہ دیکھا اور غیب کی آواز سنی کہ تیرا شوہر جو سید محمد ہے اسکو ہم نے مہدی موعودؑ اور محمدؐ کی ولایت کا بار اُٹھانے والا اور نبی کی ولایت کا خاتم کیا ہے وہ صاحب زماں اور ہمارا خلیفہ ہے اسکی تصدیق کر اس کا انکار میرا انکار ہے اور میرا انکار اس کا انکار ہے اور اس کی تصدیق فرض ہے تمام عالمین پر اور اس کی ذات رحمتہ للعالمین ہے۔ اس کے بعد بی بیؓ نے جو دیکھا تھا اور سنا تھا حضرتؑ سے عرض کیں حضرت نے واقعہ کے تمام احوال کو ثابت اور درست رکھ کر فرمایا کہ بندہ کو تمام اوقات میں فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھ کو مہدی موعودؑ کیا ہے اس کا اظہار وقت پہونچنے سے متعلق ہے جب وقت پہنچ جائے گا ظاہر ہو جائے گا۔ اس کے بعد بی بیؓ نے حضرتؑ کی قدمبوسی کر کے عرض کیں میرانجی اس سے پہلے آپ کی خدمت میں مجھ سے جو کچھ قصور ہوا ہے معاف فرمائیں اور گواہ رہیں کہ اب میں آپ کے حضور میں آپ کی تصدیق کرتی ہوں جس وقت آپ کے دعویٰ کا وقت پہنچے گا ظاہر ہو جائیگا۔ واضح ہو کہ جس طرح بی بی الہدتیؓ نے سب سے پہلے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی اسی طرح خدیجۃ الکبریٰ نے سب سے پہلے حضرت رسالت پناہ صلعم کی نبوت کی تصدیق کی۔

حاصل کلام تمام مہاجرینؓ مذکور کو منجانب اللہ معلوم ہوا کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اس کو مہدی موعودؑ کیا ہے اس کی تصدیق کرو چنانچہ ایک ایک اور دو دو مہاجرؓ حضرتؑ کے حضور میں آ کر عرض کرتے تھے کہ میرانجیو منجانب اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ تو حضرتؑ سماعت فرما کر فرماتے تھے کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ (تمہارے معلومات صحیح ہیں) اور ایسا ہی ہوگا یہ بات وقت پہنچنے سے متعلق ہے۔ تم اپنے کام میں (ذکر خدا) میں مشغول رہو اور حضرتؑ نے یہ بیت پڑھی۔

کام وقت پر موقوف ہے جلدی سے نہیں ہوتا
جب یکا یک وقت آجاتا ہے تو بند انار کھلجا تا ہے

لیکن یہ تمام معاملہ جو بی بیؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کر کے امامؑ کی تصدیق کیں میرانسید محمودؓ فرزند مسعود امام مہدیؑ موعود جو دونوں جہاں میں ممدوح اور محمود ہیں حضرت مہدیؑ کے وصال مبارک کے بعد تمام مہاجرینؓ بالا جماع اور خصوصاً میانسید خوندمیرؓ آنحضرت کو ثانی مہدی کہتے تھے اس مقصد سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ دو میں دوسرا جب دونو غار میں تھے۔ کسی نے پوچھا کہ ثانی مہدیؑ کس طرح کہتے ہیں دوسرا مہدی کیونکر ہوگا تو بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ثانی مہدی سے مراد ثانی اثنین ہے حضرت مہدیؑ کے خیمہ کے نزدیک بارہ سال کی عمر تھی کھڑے ہوئے تھے جس وقت کہ حضرت مہدیؑ اور بی بیؓ کی گفتگو کی آواز صدیق اکبرؓ یعنی میرانسید محمودؓ کے گوش ہوش میں پہنچی حق کے جذبہ میں بے ہوش ہوکر گر گئے اسی وقت اللہ تعالیٰ کے فرمان سے حضرت مہدیؑ نے باہر آ کر دیکھا کہ جاذب اور مستغرق بحق ہوگئے ہیں تو اپنی گود میں لیکر خیمہ میں لاکر فرمایا کہ بی بی دیکھو بھائی سید محمود کا دل اور جسم اور تمام گوشت پوست استخواں اور بال بال الا اللہ ہوگیا ہے اس کے بعد اپنی گود سے نیچے لاکر اپنے گھٹنے کا ٹیکہ دیکر بی بی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا اور پھر میراں سید محمود کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار مکرر فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ میں منجانب اللہ ڈالا گیا ہے

میرانسید محمود کے سینہ میں ڈالا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جو چیز میرے سینہ میں ڈالی ہے وہی چیز ابوبکرؓ کے سینہ میں ڈالی ہے۔ پس میرانسید محمودؓ پہر یا دو پہر کے بعد ہشیار ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں حضرت مہدیؑ کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہوں۔ جب دعویٰ مہدیت کی مقررہ مدت پہنچ جائیگی تو اس کا اظہار ہو جائے گا اور اسی وقت حضرت شاہ دلاورؓ جو خیمہ کے پیچھے حاضر تھے بی بیؓ کا معاملہ اور میرانسید محمودؓ کی پوری کیفیت سن چکے تھے حضرت مہدیؑ ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لاتے ہی شاہ دلاورؓ نے قدمبوسی کر کے کہا کہ میرانجی بندہ بھی آپ کی تصدیق کرتا ہے۔ اور جب دعوت مہدویت کی مدت پہنچے گی حق ظاہر ہو جائے گا۔ حضرت مہدیؑ نے دانا پور تشریف لیجانے کے بعد وہاں قیام فرمایا اور بعد قیام آپؑ نے اپنے دو اصحاب ایک میاں شیخ بھیکؓ اور دوسرے میاں بھیلؓ ہر دو کو خرید و فروخت کے لئے شہر دانا پور میں روانہ فرمایا اور اس سے پہلے میاں شیخ بھیکؓ کو حضرت عیسیٰؑ کے قائم مقام فرمایا تھا ان کا مقصد یہ تھا کہ مقام عیسیٰ سے بڑھ جائیں اٹھالئے گئے چونکہ میاں شیخ بھیکؓ اور بھیلؓ دونو اصحاب امامؑ کے حکم سے شہر میں جا رہے تھے۔ اثناء راہ میں کیا دیکھتے ہیں کہ بہت مرد اور عورتیں جمع ہو کر افسوس زاری اور بلوہ کرتے تھے میاں شیخ بھیکؓ نے پوچھا کہ کس لئے اس طرح غم اور زاری کرتے ہیں تو لوگوں نے کہا کہ ہمارا سردار بزرگ تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے میاں شیخ بھیکؓ نے فرمایا کہ میں بھی تو دیکھوں جوں ہی دیکھا فرمایا کہ یہ مرا نہیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اٹھ اسی وقت اٹھا اور زندہ ہو گیا۔ پس تمام لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے شیخؓ لوگوں کی ملامت کی بلا سے بھاگ کر حضرت مہدیؑ کے حضور میں آئے اور تمام لوگ ان کے پیچھے آتے تھے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ان جاہلوں کو دور کر و عیب سے بھرے ہوئے مخلوق بندہ پر نالائق نسبت کرتے ہیں (بندۂ مخلوق کو غیر مخلوق یعنے خدا کہتے ہیں)۔ پس تمام لوگوں کو دور کر دئے۔ اس کے بعد امامؑ نے میاں بھیکؓ سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے تو عرض کیا خوندکار پر روشن ہے۔ حکم فرمایا کہ شریعت وہ ہے کہ تم اپنی زبان سے کہو اس کے بعد شیخؓ نے مفصل قصہ بیان کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ تم نے بالضرور اپنی رسوائی کی۔ پس امامؑ نے بہت متفکر ہو کر تین دن کے روزے کی نیت کر کے رات دن عبادت میں مشغول رہکر دعا کی قبولیت کی امید پر عرض کیا کہ اے بار خدایا میری پیروی کرنے والوں کو کرامت کی بلا میں مبتلا مت کر۔ تین دن تین رات کے بعد حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ ہم نے تیرے واسطہ سے تیرے تابعین کو اس کرامت کی بلا سے رہا کیا اور تجھ سے پہلے ہم نے انبیاء اور اولیاء کی امتوں میں کسی کو اس کرامت کی بلا سے رہا نہیں کیا۔ کرامت کی بلا کا مقام نہایت چھوٹا مقام ہے۔ پس بندگیمیاں دلاورؓ کو دانا پور میں حق کے جذبہ کے غلبے اور ذات مطلق یعنی خدائے تعالیٰ کی تجلی کے باعث کہ قدم زمین پر نہیں رکھ سکتے تھے اس مسجد میں جس کے متولی کا نام دراج تھا چھوڑ کر خود امام علیہ السلام حق تعالیٰ کے فرمان سے روانہ ہوئے اور شہر چندیری میں رونق افروز ہوئے وہاں بہت شہرت ہوگئی کہ ایسا ولی کامل و مکمل و متوکل اور حقیقت و شریعت کو بیان کرنے والا خاتم النبی کے بعد کوئی نہیں آیا چنانچہ ہر روز پانچ چھ ہزار اشخاص امامؑ کی دعوت سننے اور فیض حاصل کرنے کیلئے آتے تھے اور اکثر لوگ قرآن کے بیان کو سننے دعوت کے فیض نیک نصیحتوں اور آنحضرتؐ کے پسخوردہ بزرگ کی تاثیر سے حق کے جذبہ میں مستغرق اور مست ہو جاتے تھے اس کے بعد شہر چندیری کے مشائخین جو اٹھارہ نفر تھے اپنے دبدبے اور مرتبے کے گھٹنے سے دلی عداوت اور حسد سے حضرت مہدیؑ کو شہر سے نکال دینے کے لئے اپنے لوگوں کو روانہ کئے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا ہے کہ اے سید محمد آگے جا۔ چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح دو بار حضرتؑ سے تکرار کی اسکے بعد مشائخوں نے بہت سے لوگوں کو بھیج کر غلبہ شرارت اور شور سے کہلایا کہ کب روانہ ہوں گے و گرنہ شرارت ہوگی۔ اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے کھڑے ہو کر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ دیکھو کہ شرارت کس کے ساتھ ہوگی۔ پس آنحضرتؑ نے رات میں شہر سے ایک میل فاصلہ پر قیام فرمایا حضرتؑ کے صحابہؓ میں سے دو اصحاب اپنے کپڑے دھوبی کو ڈالنے کی وجہ سے شہر میں ٹھیر گئے تھے صبح کو حضرتؑ کی خدمت عالیہ رجت میں حاضر ہوئے حضرتؑ نے پوچھا کہ

رات میں روشنائی آگ اور بلوہ کیا تھا عرض کئے کہ حضرتؑ کی آزردگی کے تیر کا اثر تھا۔امامؑ نے فرمایا بندگانِ خدا سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی ہمارے والے سانپ اور بچھونہوں گےاور یہ آیت پڑھی ما اصا بکم الخ اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا۔شہر چندیری میں (آگ اور بلوہ کا) قصہ یہ ہے کہ شراب نوشی کی مجلس میں مشائخ زادے اور عہدہ دار کے فرزند کے درمیان گفتگو ہو کر لڑائی ہوئی مشائخ زادے کے ہاتھ سے عہدہ دار کا لڑکا مقتول ہوا پس وہاں کے حاکم کی طرف سے ان کی ہلاکی اور تباہی واقع ہوئی مشائخوں کے گھروں کو آگ لگائی گئی اور ان کی تمام عورتوں کو ذلت کے ساتھ گرفتار کر کے میدان میں لیگئے اس کے بعد حضرت مہدیؑ وہاں سے آگے بڑھے یہانتک کہ چاپانیر پہنچے۔اور وہاں اٹھارہ مہینے اقامت فرمائی اور اسی مقام میں بی بی الہدیٰؓ ۳/ ذی الحجہ کو میاں سید اجملؓ کو سہ ماہا چھوڑ کر وفات پائیں۔بی بی بڈھنؓ نے حضرتؑ سے عرض کیں کہ بی بیؓ کے بستر میں سونے کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے فرمایا کہ لاؤ تا کہ گرم کر کے بی بیؓ کی پیشانی پر داغ دیا جائے اس لئے کہ بی بیؓ کو توکل کا دعویٰ تھا۔میاں سید سلام اللہؓ نے امامؑ کا فرمان مذکور سن کر دوڑے ہوئے آ کر عرض کیا کہ خدا کی قسم یہ ٹکڑا بی بیؓ کی ملکیت سے نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ کی ملکیت سے ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو معلوم تھا کہ بی بی خدائے تعالیٰ کے سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے لیکن رسولؐ کی شریعت کے لحاظ سے وہاں (آخرت میں) خدا کی درگاہ میں داغ نہ دیئے جانے کیلئے (یہاں یعنی دنیا میں داغ دینے کا حکم کیا گیا) پس بی بیؓ کو ڈونگری نامی پہاڑ کے سایہ کے نیچے دفن کئے اور اس زمانہ میں روضہ مطہرہ کا نشان نہ رہا اسی لئے ایک منارہ کی مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر مذکورہ پہاڑ کی جانب متوجہ ہو کر ام المومنینؓ کا نام مبارک لیکر فاتحہ اور درود پڑھتے ہیں اور چاپانیر میں حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے روضے سے کم وبیش ایک میل کے فاصلہ پر ایک منارہ کی مسجد واقع ہے۔

اور بندگیمیاں نظامؓ [1] شہر جائس کے بادشاہ شیخ نظام الدین کی اولاد سے ہیں۔اٹھارہ سالہ عمر میں سلطنت اور سلطانی کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی طلب میں مسجد حرام کے طواف کو جا کر کعبۃ اللہ شریف کی زیارت سے فارغ ہو کر مُرید ہونے جس کسی بزرگ کے پاس جاتے وہ انکی فضیلت پر نظر کر کے انکار کرتے اور کہتے کہ ہم تم کو مرید کرنے کی سکت نہیں رکھتے مگر یہ زمانہ ظہور مہدی موعودؑ کا قریب ہے وہی ذات تمکو مرید کرسکتی ہے۔پس اسی طلب میں کئی دن کے بعد چاپانیر آئے اور خبر پائی کہ حضرت میرانسید محمدؑ کامل ولی ہیں پس جلدی سے آنحضرتؑ کی خدمت میں گئے جب قریب پہنچے تو آنحضرتؑ کو خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے فرمان پہنچا کہ ہمارا بندہ آتا ہے تو اس کا استقبال کر اس فرمان کے ساتھ ہی حضرت مہدیؑ شاہ نظامؓ کے استقبال کے لئے تنہا روانہ ہوئے جب بندگیمیاں نظامؓ امامؑ کی نظر مبارک میں منظور ہوئے تو آپؑ نے یہ بیت پڑھی۔

ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں

اے بھائی سیرت کی خوبصورتی لا

حضرت شاہ نظامؓ نے جواب میں عرض کیا کہ جہاں نظر ڈالتا ہوں دوست کی صورت نظر آتی ہے جو شخص آنکھ نہیں رکھتا خطا اس کی ہے پس امامؑ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ میاں نظامؓ تم خدا کا ذکر کرتے ہو۔عرض کیا اسی ارادہ سے مرید ہونے کو آیا ہوں۔پس حضرتؑ نے ذکر خفی کی تلقین فرمائی اسی وقت بندگیمیاں نظامؓ کو حق کا جذبہ ہوا اور آپؓ کے وجود شریف میں کچھ ہوش نہ رہا اسکے بعد آپ کو اٹھا کر حجرہ میں لے گئے اس وقت حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں نظامؓ اپنے وجود میں نہ رہے تیل بتی اور چراغ سب کچھ موجود تھا لیکن بندہ مصطفیٰ کی ولایت کی شمع سے روشن کر دیا تین رات تین

[1] حضرت شاہ نظامؓ کے جد بزرگوار شیخ نظام الدین حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کی اولاد سے تھے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ کو پہنچتا ہے۔
(از تاریخ سلیمانی وغیرہ)

دن تک میاںؓ مذکور بے ہوش تھے جب حضرت مہدیؑ نے شہر مانڈو کو جانیکا ارادہ کر کے بندگیمیاں نظامؓ کے نزدیک تشریف لیجا کر سلام علیک فرمایا۔اسی وقت ہوش میں آ کر حضرتؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب آنحضرتؑ شہر مانڈو پہنچے وہاں بہت شہرت ہوئی اور مشہور ہو گیا کہ ایسا ولی کامل واکمل رسول اللہؐ کے بعد کوئی نہیں آیا۔ چنانچہ یہ خبر سلطان غیاث الدین کو جو ولی کامل اور امیر عادل تھا پہنچی۔تو ایک معتبر شخص کو حضرت مہدیؑ کے پاس بھیج کر نہایت عاجزی سے عذر چاہا کہ میں بسر وچشم حاضر ہوتا لیکن میرا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس لئے کہ میرا لڑکا نصیر الدین مجھ کو قید کر کے خود بادشاہی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ دل میں آئے خرچ کرو مگر گھر سے باہر مت جاؤ۔پس حضرت مہدیؑ نے سلطان کی عاجزی اور زاری کی بناء پر میاں ابوبکرؓ اور میاں سید سلام اللہؓ کو سلطان کے پاس بھیجا جب یہ دونو بزرگ وہاں پہنچے تو از راہِ عقیدت دروازہ سے اپنے تخت تک ان کے قدموں کے نیچے سے بہترین ریشمی فرش کروادیا تھا اپنے اور ان کے تخت کے درمیان پردہ ڈلوایا تھا اس لئے کہ سلطان کے پاؤں میں سونے کے بھاری زنجیر تھی صحابہؓ کی تعظیم کرنے سے معذور تھا جب دونوں اصحاب تشریف لا کر تخت پر بیٹھ گئے تو پردہ اٹھوا کر دست بوسی کی اور بہت سا سونا اور چاندی ان کا صدقہ دیا اور ریشمی فرش بچھوایا تھا وہ سب ان پر فدا کیا۔اس کے بعد حضرت مہدیؑ کے تمام اخلاق واوصاف تحقیق کر کے کہا کہ ان اخلاق کا صاحب مہدی موعودؑ کے سوائے کوئی دوسرا نہ ہوگا حاصل کلام وہ اخلاق محمدی جو مہدی موعودؑ کے حق میں ثابت کئے گئے ہیں سب کے سب اس ذات ستودہ صفات میں ظاہر ہو گئے قطعی اور یقینی طور پر جانا گیا کہ جب دعویٰ مہدیت کا وقت پہونچیگا ظاہر ہوگا۔ یہ تحقیق یہی ذات مہدی موعودؑ اللہ کا خلیفہ ہے۔اس کے بعد سلطان نے ان کو رخصت کر کے ان کے ساتھ ساٹھ عدد قنطار[1] سونے چاندی سے بھرے ہوئے اور ایک موتیوں کی تسبیح جس کی قیمت ایک کروڑ محمودی تھی یہ فتوح حضرت مہدیؑ کے حضور میں بھیج کر کہلا بھیجا کہ مجھ جیسا گدا آنحضرت کے جیسے خدا بخش سے فرمان خدا سائل کو مت جھڑک پیش کر کے تین سوال عرض کرتا ہے۔ پہلا سوال مظلوم موت' دوسرا شہادت' تیسرا آنحضرتؑ کے بہر ولایت مہدیت کا صدقہ' حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا کہ تینوں باتیں قبول تینوں باتیں دیا تین بار فرمایا۔ وہ تمام قنطار کہ جن کے ساتھ شہر کی مخلوق آئی تھی سونے کے سارے سکّے حضرت مہدیؑ نے عنایت فرما کر ان کو دیدیا اور فرمایا کہ اس چیز کے طالب یہی (بازاری لوگ) ہیں۔اور مروارید کی تسبیح جسکے ایک ایک دانہ کی قیمت ایک ایک لاکھ محمودی تھی اس کو اپنے ہاتھ کی لکڑی کے کونے سے اٹھا کر دف بجانے والوں کو عطا فرمایا اس وقت میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی یہ تسبیح لاقیمت تھی تو فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے ساری دنیا کی پونجی تھوڑی ہے اور تم اس تسبیح کو لاقیمت کہتے ہو۔لوگوں کا ہجوم ختم ہونے کے بعد میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی تھوڑی چیز رہ گئی ہے تو فرمایا اسکو بھی نہ رکھتے تو بہت اچھا ہوتا آخر فرمایا بہتر ہے سویت کر کے دیدو۔ جب اس قنطار کو کھولے تو چاندی سے بھرا ہوا تھا سویت کر دیئے۔ جب حضرت مہدیؑ عصر کے وقت باہر تشریف لائے تو تمام اصحابؓ ضروری اشیاء خریدنے کے لئے چلے گئے تھے اور تھوڑے صحابہؓ حاضر تھے دیکھ کر فرمایا میاں سید سلام اللہؓ بھائیاں کہاں ہیں کہ نماز کیلئے نہیں آرہے ہیں میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ کچھ چیز سویت ہوئی ہے اسی سبب سے یہ لوگ گاؤں کو خریدی کیلئے گئے ہیں آنحضرتؑ نے فرمایا یہ چیز ایسی چیز ہے کہ حق کی عبادت سے' جماعت سے' اور بندۂ خدا کی صحبت سے باز رکھی اگر وہ سب سونے کے قنطار رہتے تو کس قدر بغاوت اور سرکشی حاصل ہوتی ۔اسی زمانہ میں میاں سید اجملؓ کی عمر اٹھارہ مہینہ کی تھی ۔ بیان کرتے ہیں کہ جب میاں سید اجملؓ بی بی الہدتیؓ کے شکم سے پیدا ہوئے روشن پیشانی اور خوبصورت تھے حضرت مہدیؑ نے آپ کے مرتبہ قرب و جمال کے کمال اور آپ کی حشمت ومنصب کو دیکھ کر فرمایا کہ جمال کے پاس اجمل آیا پس آپ کا اسم شریف میاں سید اجمل رکھے اسکے بعد بارہا فرماتے تھے کہ سید اجمل ایسا کیونکر ہوگا یعنی ہر دو ایک جگہ یا ہم یا تم۔پس شہر مانڈو میں میاں سید اجملؓ کی رحلت کا وقت قریب آ گیا۔

[1] قنطار۔ایک کھال بیل کی چاندی یا سونے سے بھری ہوئی (ازلغات کشوری)

القصہ۔میاں سید اجملؓ کی رحلت کا واقعہ یہ ہیکہ ماہ ربیع الاول کی پہلی ہوئی حضرت مہدیؑ نے دوسری ماہ ربیع الاول کو حضرت رسالت پناہؐ کے عرس مبارک کا کھانا گروہ کو کھلانیکی تیاری شروع فرمائی جب قیلولہ کا وقت پہنچا تو میراں سید محمودؓ کو عرس مبارک کے کھانے کی نگرانی کے لئے مقرر کر کے خود قیلولہ کیلئے تشریف لے گئے اور میراں سید محمودؓ اپنے بھائی میاں سید اجملؓ کو گود میں لئے ہوئے دیگوں کے نزدیک کھڑے ہوئے تھے میاں سید اجملؓ بازی کی حالت میں آتشکدہ میں گر گئے اور اپنی جان شریف جاناں کے حوالہ کی۔پس میراں سید محمودؓ اس واقعہ جانکاہ سے بہت غمگین ہو کر حجرہ کا دروازہ بند کر کے روتے ہوئے بیٹھے تھے حضرت مہدیؑ یہ خبر سنکر میراں سید محمودؓ کے حجرہ کی طرف گئے اور اپنے سامنے بلا کر فرمایا کہ کیوں ایسے غمگین اور رنجیدہ ہوئے اگر چہ سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام کو پہنچتے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقام کا کسی کو نہیں پیدا کیا ہے۔تین بار مکرر فرمایا اور بہت تسلی دی اس کے بعد میاں سید اجملؓ کو دوسری ماہ ربیع الاول کو دفن کئے اور امامؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے فرمایا کہ یہاں کے تمام دفن کئے ہوؤں کو جیسا کہ فرمایا ہے اگر تم اللہ کی نعمت کا شمار کرو گے تو تم اس کا شمار نہ کر سکو گے۔از آدم تا مادام آخر دنیا سید اجملؓ کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے بخشدیا۔پھر فرمایا کہ سبحان اللہ کن عاصیوں کو نجات دیا' تین سو پچاس اشخاص حافظ قرآن جو عذاب میں گرفتار تھے وہ سب بخشے گئے۔نقل ہے امامؑ نے فرمایا کہ سید اجملؓ نے منکر نکیر کے چار سوال کا جواب دیا رب العالمین کے تخت کی طرف دوڑے عرش اعظم کے پایہ کو پکڑا اور کہا یا اللہ ازل و ابد میں تیرا حکم یہ تھا کہ قیامت میں سید اجملؓ کا حشر فقراء کی اجماع کے ساتھ کروں گا میری اجماع کون ہیں حکم ہوا کہ تمام مدفون جو عذاب میں مبتلا ہیں تیری اجماع ہیں ان سب کو ہم نے نجات دیا ہے اور تیری اجماع بنائے ہیں۔اس کے بعد حضرت مہدیؑ وہاں سے (شہر مانڈوسے) آگے بڑھے وہاں کے بڑے وزیر جنکا نام میاں الہداد حمیدؓ تھا انھوں نے تارک الدنیا اور طالب خدا ہو کر حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور امامؑ برہان پور پہنچے اور ایک رات قیام فرما کر وہاں سے نکلے اور دولت آباد پہنچے اور وہاں ایک ہفتہ قیام فرما کر بعضے اولیاء اللہ کے مراتب ظاہر فرما کر سید السادات سید راجوؒ کے روضہ سے سید محمدؒ عارف کے روضۂ اشرف تک امامؑ پاؤں کے انگوٹھے سے چل رہے تھے اور زمین پر تمام قدم مبارک نہیں رکھتے تھے میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی کیوں اس طرح چل رہے ہو گھوڑے پر سوار نہیں ہوتے تو فرمایا وہاں سے یہاں تک تمام اولیاء اللہ ایسے بڑے صاحب کمال ہیں کہ اولیاء کے مراتب میں ان کی کمالیت اظہر من الشمس ہے اور ان کی کمالیت میں کوئی فرق نہیں اور سید محمدؒ عارف کو وہاں کے لوگ شیخ ممن کہتے تھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ سید ہیں ان کو سید محمدؒ عارف کہنا چاہئے اور فاتحہ پڑھ کر ان کے سر قبر کی طرف ایک گھنٹہ بیٹھے اور پھر دن چڑھے دوگانہ ادا کر کے روانہ ہوئے۔اور روضۂ عارف کی باولی میں تھوک ڈالے باؤلی کا پانی جو بہت کھارا اور کڑوا تھا بہت میٹھا ہو گیا۔اور دولت آباد سے احمد نگر آئے اس زمانہ میں شہر کی بنیاد ڈالی جارہی تھی وہاں کا بادشاہ احمد نظام الملک تھا اس کو خبر پہنچی کہ یہاں ایک ذات فیض اور برکت اور تاثیرات سے بھری ہوئی آئی ہے تو بادشاہ مذکور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دل میں ایک حاجت پوشیدہ رکھتا تھا یعنی فرزند کی آرزو تھی کیوں کہ اس کو فرزند نہ تھا حضرت مہدیؑ نے اس بادشاہ کے حوصلہ کے موافق پند و نصیحت فرما کر پان کا پسخوردہ بھی اس کو عنایت فرمایا اسی زمانہ میں بادشاہ کی عورت حاملہ ہوئی اس کے بعد امامؑ روانہ ہوئے الغرض ملک مذکور کیلئے لڑکا پیدا ہوا جسکا نام برہان نظام الملک تھا۔

القصہ۔شہر بیدر کے حاکم ملک برید نے خواب دیکھا کہ ایک بڑا شیر شہر کے ایک دروازہ سے شہر میں آیا اور دوسرے دروازے سے چلے گیا۔پس اس خواب کی تعبیر شیخ ممن توکلیؒ نے جو مرد صالح اور پرہیزگار تھے اس طرح بیان فرمایا کہ کوئی ولی کامل علیؓ کے جیسا تھوڑی مدت میں آئیگا۔پس تھوڑے ہی زمانہ حضرت مہدیؑ نے شہر بیدر میں قدم رنجہ فرمایا وہاں کے تمام علماء اور مشائخین آنحضرتؐ کے کمالات کا معائنہ کر کے آپس میں کہنے لگے کہ شائد مہدی

موعودؑ یہی ذات ہے چنانچہ اس سے پہلے آنحضرتؑ جہاں کہیں تشریف لیجاتے اور جو شخص کہ آپؑ کی ذات فایض البرکات کی ملاقات سے مشرف ہوتا یہی کہتا تھا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ ہے۔ بلکہ امامؑ کے تمام صحابہؓ جب کبھی مراقبہ کرتے غیب کی آواز سنتے کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اس کو مہدی موعودؑ کیا ہے اس کی تصدیق کرو۔ بلکہ تمام حالات اور معاملات جو صحابہؓ میں مذکور ہوتے تھے صحابہؓ حضرتؑ سے عرض کرتے کہ ایسا اور ایسا معلوم ہوتا ہے امامؑ جواب میں فرماتے کہ جاؤ اپنے کام میں (ذکر خدا میں) مشغول رہو جو کچھ خدا چاہے گا ظاہر ہوگا۔ باوجود اس کے میاں شیخ ممن توکلیؒ جو مشائخین میں زہد و تقویٰ کے اعتبار سے وہاں بہت مشہور تھے اور اکثر حضرت مہدیؑ کو وضو کرا کر آپ کے قدم مبارک کا پانی لیکر پیتے تھے اس کی برکت سے توکلیؒ کو از روئے کشف یقین ہوگیا تھا کہ یہی ذات مہدی موعودؑ ہے۔ پس آپ نے حضرتؑ کی جناب میں بصد آرزو والتماس کیا کہ ہمارے سر پر قدم رنجہ فرمائیں۔ حضرتؑ مسکرا کر شیخؒ کے حجرہ میں تشریف لے گئے تو شیخؒ نے عجز و انکسار سے عرض کیا کہ گرم پانی تیار ہے اگر غسل فرمائیں تو سرفرازی ہوگی۔ فرمایا بہتر ہے چونکہ امامؑ نے جسم مبارک سے لباس نکالا تو شیخؒ نے آپ کے سیدھے مونڈھے پر مہر ولایت دیکھی بوسہ دیا آنکھ رکھ کر قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ تکلیف دینے اور گستاخی کرنے کا مقصود یہی تھا جیسا کہ حضرت رسالت پناہؐ کے کتف مبارک پر مہر نبوت تھی آپ کے پاس بھی مہر ولایت ضرور چاہئے۔ اور میاں یوسف سہیتؒ نے شہر نہر والہ میں کامل سچی تمنا سے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ کو یقین ہے کہ یہ ذات مہدی موعود امام آخر الزماں ہیں لیکن ایک مشکل باقی رہی ہے کہ مہر ولایت دیکھوں آنحضرتؑ نے میاں مذکور کے رفع گمان کے لئے تنہا اپنے جسم مبارک لباس نکالکر مہر ولایت کا معائنہ کروایا میاں سید یوسفؒ اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہوگئے اور ہوشیار ہوکر عرض کیا کہ حضرتؑ دعوت فرمائیں وگرنہ میں خلق اللہ میں ظاہر کردوں گا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ ہے حضرت مہدیؑ نے اپنا پسخوردہ میاں یوسفؒ کے منھ میں ڈالا ان کے عشق کا جوش کم ہوگیا اور دوسرے بار جو جوش غالب ہوا اسی حال میں اپنی جان خدائے تعالیٰ کے حوالہ کی۔

القصہ۔ شہر بیدر میں حضرتؑ نے ایک عورت سے عقد فرمایا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ بی بی الہدتیؓ کی وفات کے بعد حضرتؑ کا تمام خانگی کام بی بی بڑنجی صاحبہؓ یعنی حضرتؑ کی بڑی صاحبزادی کے ذمہ تھا خانگی کاروبار کا بار اٹھانا بی بی بڑنجی صاحبہؓ پر دشوار تھا لیکن منکوحہ مذکورہ نے حضرت کے ہمراہ چلنے سے انکار کیا لہذا حضرتؑ نے شاہ نظامؓ کو فرما کر بھیجا کہ اگر آئیں تو بہتر ہے وگرنہ مطلقہ کردیں منکوحہ مذکورہ مطلقہ ہوکر علیحدہ ہوگئیں۔ جب آنحضرتؑ بیدر سے کوچ فرمانے لگے تو قاضی علاؤالدین جو علم و عمل میں استوار اور مرد صالح تھے اور مولانا ضیاء جن کو حضرتؑ نے عاشق اللہ فرمایا اور شیخ بابوؒ اور قاضی عبدالواحدؒ جنیری نے ہاتف کی آواز سنی کہ مہدی موعودؑ ظاہر ہوگیا۔ تو علماء مذکور نے اپنی قضاءت کو ترک کر کے شہر بیدر میں حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور شیخ ممنؒ توکلی بھی ہمراہ ہوگئے آنحضرتؑ نے شیخ مذکور کو انکی معذوری کے سبب سے موضع ارم میں چھوڑ کر فرمایا کہ تمہارا مقصود پورا ہوگیا ہے تم اسی جگہ رہو تم ہمارے نزدیک ہیں اور ہم تمہارے نزدیک ہے ۔

اگر تو مجھ سے ہے اور یمن میں ہے تو تو میرے پاس ہے
اور اگر مجھ سے نہیں ہے اور میرے پاس ہے تو تو یمن میں ہے

پڑھ کر شیخ کو وہیں رکھا اور اب شیخ کا روضہ اسی جگہ پر ہے۔ حضرت مہدیؑ روانہ ہونیکے بعد شیخؒ مذکور نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ اے ممن ہماری درگاہ مقدس میں کیا لایا ہے تو عرض کروں گا کہ یا اللہ یہ دو آنکھ لایا ہوں کہ ان سے میں نے مہدی موعودؑ کی ذات کو اور آپکی مہر ولایت کو دیکھا اور حق جانا۔ اور شیخؒ نے اپنے مریدوں سے پھر کہا کہ جب تم سنو کہ حضرت مہدیؑ نے مکہ مبارکہ میں اپنے دعویٰ مہدیت کو ظاہر فرمایا ہے تو تم فوراً حضرتؑ کی خدمت میں چلے جاؤ اور آپ کی تصدیق جو تمام عالم پر فرض ہے دل اور زبان سے ادا کرو اگر تصدیق نہیں کروگے تو

تصدیق نہ کرنے سے جو نقصان ہوگا اس کو بیان کرنے کی طاقت زبان میں نہیں۔ تصدیق نہ کرنے کا عذاب بھگتو گے۔ اور مولانا ضیاؒ کا قصہ یہ ہیکہ جب حضرت مہدیؑ شہر بیدر سے روانہ ہوئے تو دو منزل کے بعد مولانا کے خادموں نے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت عاجزی اور زاری کی کہ میرانجی مولانا کے ذریعہ سے بہت سے لوگوں کی پرورش ہوتی ہے مہربانی فرما کر ان کو ہمارے ساتھ کر دیجئے۔ حضرتؑ نے فرمایا لیجاؤ۔ پس مولانا نے حضرتؑ سے معافی چاہکر عرض کیا کہ خوندکار کے دیدار کے بغیر ہماری زندگی نہیں ہے امامؑ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی خاطر کے لئے جاؤ خدائے تعالیٰ تم کو ہم سے دور نہیں رکھیگا۔ اس کے بعد مولانا کے خادم ان کو پالکی میں بٹھا کر لیگئے۔ جب مولانا کو مست و بیہوش دیکھے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں میں وزنی بیڑی ڈالکر گھر میں قید کر دیئے ایک ہفتہ کے بعد مولانا نے عشق کے جوش سے کھڑے ہو کر دروازے پر ہاتھ مارا تو دروازہ اور ہاتھ پاؤں کی بیڑی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر گئی اسی حالت میں خادموں سے بھاگ کر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے جب مولانا کے متعلقین پھر دوڑے ہوئے آئے تو حضرت نے فرمایا کہ ہم نے پہلے ان کو تمہاری خاطر سے دیا تھا اب یہ خدا کے لئے آئے ہیں ہم بھی خدا کے لئے ان کی مدد کریں گے۔ یہ سنکر وہ لوگ ناکام واپس چلے گئے۔ جب حضرت مہدیؑ کعبہ شریف کی طرف روانہ ہوئے اثنا راہ میں حضرت سید محمد گیسو درازؒ کی روح مبارک حاضر ہو کر بہت آرزو کی کہ ہمارے سر پر چلیں تا کہ ہم سرفراز ہوں اس لئے کہ مجھ سے سہواً خطا ہوئی تھی کہ میں نے تین پہر حضرتؑ کی مہدیت کا دعویٰ کیا تھا اور ہوشیار ہونے کے بعد حق کی طرف رجوع ہوا لیکن شرمندگی باقی ہے جبتک آپ میرے سر پر قدم مبارک نہیں رکھیں گے شرمندگی دور نہ ہوگی۔ لہذا امامؑ اُن کی بہت کوشش اور التماس کی وجہ گلبرگہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کسی نے کہا میرانجی یہ راستہ دریا کا نہیں ہے بلکہ گلبرگہ کا راستہ ہے تو فرمایا میں جانتا ہوں لیکن سید محمدؒ کی کوشش کے واسطہ سے جارہا ہوں اسکے بعد آنحضرتؑ نے میاں شیخ بھیکؒ سے فرمایا کہ کچھ دیکھتے ہو تو عرض کیا کہ مہدیؑ کے صدقہ سے دیکھتا ہوں کہ سید محمد گیسو درازؒ شربتی رنگ کا کرتہ اور ہری ٹوپی پہنے ہوئے خوندکار کے گھوڑے کی لگام اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جارہے ہیں اسی طرح گنبد کے احاطہ کے دروازہ تک پہنچے اور نعل پہنے ہوئے گنبد میں جارہے تھے۔ وہاں کے خادموں نے عرض کیا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں حضرتؑ نعلیں نکالدیں امامؑ نے فرمایا کہ میں تیری بات سنو یا تیرے پیر کی بات سنو بیان کرتے ہیں کہ اس وقت گنبد کے دروازہ کو قفل لگا ہوا تھا خود بخود کھل گیا جب آنحضرتؑ گنبد میں داخل ہوئے تو پھر دروازہ بند ہو گیا دو پہر تک گنبد میں دو آدمیوں کی گفتگو کی طرح آواز آرہی تھی تمام لوگ سنتے تھے دو پہر کے بعد پھر دروازہ کھلا امامؑ نے باہر تشریف لا کر فرمایا کہ ہم اولیاء اللہ کی رعایت جانتے ہیں لیکن سید محمدؒ کی کوشش یہ تھی کہ نعلیں مبارک کی گرد میری قبر پر پہنچے اور میں بخشا جاؤں پس سید محمدؒ کے روضہ سے نکل کر شیخ سراج الدینؒ کے روضہ مبارک میں ایک ہفتہ قیام فرمایا اسکے بعد سید محمدؒ کے فرزندوں نے امامؑ سے ضیافت کی درخواست کی تو فرمایا کہ بندہ مخدوم سے رخصت ہو کر آیا ہے ضیافت کی کوئی حاجت نہیں۔ میاں چاند مہاجرؒ نے عرض کیا کہ یہ قبر سید محمدؒ کے فرزند کی ہے جن کا نام شاہ مکتو تھا مخدومؒ نے نجات دلائی ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے سید محمدؒ کے دل کی تسکین کے لئے اس طرح دکھلا دیا ہے لیکن ایک دیوار کی آڑ میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار رہے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ وہاں سے بیجاپور آئے اور ایک کنگرہ کی مسجد میں قیام فرما کر چند روز میں وہاں سے روانہ ہوئے اور اس وقت فرمایا کہ یہ زمین سخت ہے اور اس میں رہنے والے بدبخت ہیں۔ اور پھر بیجاپور سے ڈابول گئے وہاں دیکھا کہ لوگ جہاز میں بیٹھ رہے ہیں اس وقت آپ نے یہ بیتیں پڑھیں۔

اے حج کو جانیوالی قوم کہاں ہو کہاں ہو

معشوق تو یہیں ہے یہاں آؤ یہاں آؤ

جو لوگ خدائے تعالیٰ کے طالب ہیں چلے آؤ

جنکو خدا کی طلب نہیں ہے مت آؤ مت آؤ

اس کے بعد امامؑ ستر اشخاص کے ساتھ جو اللہ کے طالب اور اللہ کے دیدار سے مشرف تھے جہاز میں بیٹھے۔ چند منزل کے بعد مچھلی کا طوفان عظیم ہوا مچھلی ایک بڑے پہاڑ کی جیسی تھی اپنا سر پانی کے اوپر لائی حضرتؑ نے کشتی کے کنارے تشریف لیجا کر ملاحظہ فرمایا مچھلی بھی تین بار پانی سے اپنا سر اوپر کر کے دیکھی پس حضرتؑ نے مچھلی کو چلے جانے کیلئے دست مبارک سے اشارہ فرمایا بعضے کہتے ہیں کہ حضرتؑ نے اپنے دہن مبارک کا لعاب دریا میں ڈالا مچھلی کھا کر چلے گئی۔ میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی یہ کیا تھا تو فرمایا کہ یہ مچھلی ساتویں دریا کے پیچھے پیدا کی گئی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ہم تجھ کو محمدؐ کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے پس مچھلی اپنے وعدہ کے مقام پر آ کر ہم کو دیکھتی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ مچھلی حضرت یونسؑ کو اپنے سینہ میں امانت رکھی تھی لہذا اس سے خدائے تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ تو ہمارے بندہ کی حفاظت کی ہے ہم تجھ کو ہمارے <u>نبیؐ کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے</u>۔ اس کے بعد عدن کے مقام پر پہنچے تین دن قیام فرما کر پھر جہاز پر سوار ہوئے جب احرام کے مقام پر پہنچے تو احرام باندھ کر فرمایا کہ ہم نے احرام باندھ لیا ہے خواہ کوئی حاجی کہے یا غازی جب بیت اللہ شریف کے طواف میں شریک ہوئے تو بندگیمیاں نظامؓ سے پوچھا کہ تم پہلے کعبہ کو جو آئے کیا علامت دیکھی تو کہا اس وقت میں نے کعبہ کو صاحب کے سوائے دیکھا اور اسوقت صاحب کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ امامؑ نے پھر فرمایا کہ کچھ دیکھ رہے ہو' تو کہا کہ **کعبہ ہمارے خوندکار کا طواف کرر ہا ہے اور ہمارے خوندکار کو دکھا کر کہہ رہا ہے کہ عبادت کرو اس گھر کے رب کی۔ اس کے بعد ایک دن جو پیر کا دن تھا حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے رکن و مقام اور حجر اسود کے درمیان بلند آواز سے مجمع خلایق میں رسول اللہؐ کی حدیث پڑھ کر دعویٰ مہدیت فرمایا کہ ''جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے''** بندگیمیاں نظامؓ اور قاضی علاؤ الدینؓ اور ایک اعرابی بیان کرتے ہیں کہ وہ خواجہ خضرؑ تھے اور ایک روایت سے شافعی مصلّے کے امام تھے ان حضرات نے کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا کہ ہم تیری اتباع کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ شرع میں قاضی کتنے گواہ پر راضی ہوتا ہے تو قاضی علاء الدینؓ نے جواب دیا کہ دو گواہ پر راضی ہوتا ہے اس کے بعد امامؑ اپنے مقام پر آئے پس وہاں کے خلائق آپس میں کہنے لگی کہ اس مرد نے نبیؐ کی طرح بڑی بات کہہ دی اب تکرار کرنی چاہئے پھر آپس میں کہنے لگے کہ کوئی شخص دعویٰ کے وقت سوال نہیں کرسکا تو اب بھی سوال نہیں کر سکتا اس کے بعد امامؑ نے آدمؑ اور حواؑ کی قبروں کی طرف جا کر زیارت فرمائی حضرت آدمؑ کی ارواح نے آنحضرتؑ کو اپنی گود میں لیا اور بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ہم تمہاری آمد کے منتظر تھے دین بہت کمھلا گیا تھا رسوم وبدعت ظاہر ہوگئے اے دین کے ستون اور اے دین کے تاج اچھا آیا اور صفائی اور روشنی لایا اور حواؑ نے بھی اپنی گود میں لیکر کہا کہ اے میرے دل کے میوے اور اے میرے آنکھوں کی ٹھنڈک اور اے دین کے امام اور بہت تضرع وزاری کی جب آنحضرتؑ طواف سے باہر آئے تو صحابہؓ نے پوچھا کہ آپکی پشت مبارک کس وجہ سے بھیگ گئی ہے تو فرمایا حواؑ نے فرط خوشی سے جو زاری کی یہ اسی کی تری ہے اور وہاں سے ابراہیم خلیل اللہؑ کے طواف کو جا کر زیارت فرمائی ابراہیمؑ کی ارواح بھی بہت خوش ہوئی اور کہی کہ ہم تیری راہ دیکھ رہے تھے اس لئے کہ اسلام میں رسم وعادت وبدعت وضلالت اکثر پیدا ہوگئی ہے اچھا آیا اور ہمارے سینہ کو قوت بخشا چندروز کے بعد حضرتؑ کے فقراء پر کامل فقر وفاقہ پڑا سب کو مضطر کر دیا پس میاں سید سلام اللہؓ نے امامؑ سے عرض کیا کہ تمام صحابہؓ مضطر ہوگئے ہیں تو فرمایا کہ کیا کروگے' کہا اگر رضا ہوتو جو چیز اضطرار کے بعد مباح ہے دیکھی جائیگی فرمایا گڑ گڑانا نہیں چاہئے ۔اور جس وقت میاں سید سلام اللہؓ بازار گئے اثناء راہ میں شریف مکہ بازار میں آیا تو اس سے کہا کہ تیرے پاس کچھ حق اللہ ہے؟ تو کہا ہاں، پھر کہا کئی فقراء فقر وفاقہ سے مضطر ہیں تو اس نے پانچسو ابراہیمی دیئے میاں مذکور نے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ **خدائے تعالیٰ ایک چیز دیا ہے تو** فرمایا کہ یہ اللہ کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ تم اللہ سے چاہے۔ پس گنجی بنا کر صحابہؓ کو پلائے کیونکہ فاقہ سے ان کے حلق بند ہوگئے تھے اور سب پر سات آٹھ روز متواتر فاقہ میں گذرے تھے۔ اس کے باوجود حضرت مہدیؑ سے عرض کئے کہ حضرتؑ پر بہت روز فاقہ میں گذرے خوندکار کیلئے بھی کوئی چیز

لاتے ہیں فرمایا کہ بندہ متوکل ہے بندہ نہیں کھائے گا ہم کو اضطرار پہنچا ہے اور مجھ کو نہیں پہنچا ہے پھر فرمایا جان رکھو کہ بندہ کو بشر کی احتیاج نہیں ہے لیکن شریعت رسولؐ کا ادب دینے کے لئے صرف کیا جائے گا۔ اسی طرح سات یا نو ماہ اور بعض کہتے ہیں کہ امامؑ نے کعبہ شریف میں تین مہینے قیام فرمایا اس کے بعد حضرت مصطفیٰؐ کی زیارت کا ارادہ فرمایا اور اونٹ والوں کو کرایہ بھی دیدیئے تھے لیکن حضرت رسالت پناہؐ کی روح مقدس سے معلوم ہوا کہا اے سید محمد تم گجرات کے شہروں کی طرف جاؤ تمہاری مہدیت کی دعوت گجرات میں ظاہر ہوگی۔ پس اونٹ والوں سے کرایہ کی رقم واپس لیکر کشتی والوں کو دیئے اور بحری سفر کرنے والوں کے ہمراہ روانہ ہوئے کشتی میں بھی حضرتؑ کے صحابہؓ پر اضطرار ہوا میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ اس جہاز میں لوگوں کیلئے کنجی اور پانی مقرر ہے اگر اجازت ہو تو لیتا ہوں فرمایا اگر تم مضطر ہوگئے ہو تو مباح ہے پس عرض کیا کہ حضرتؑ پر بہت مدت گذری کوئی چیز کھانے کے قسم کی قالب مبارک میں نہیں پہنچی اگر اعانت کی رضا ظاہر فرمائیں تو حضرت کیلئے کوئی چیز لاؤں گا۔ فرمایا بندہ مضطر نہیں ہوا ہے۔ جب سعی بلیغ کئے تو فرمایا بندہ متوکل ہے۔ پس جبکہ منزل کو پہنچنے کیلئے دریا کا راستہ تین روز باقی تھا تیز ہوا چلنے لگی اسی سبب سے اہلیان کشتی بہت پریشان ہوگئے اس وقت حضرتؑ بطریق خواب لیٹے ہوئے تھے میاں سید سلام اللہؓ نے پریشانی کو برداشت نہ کر کے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہوا کا طوفان کامل پیدا ہوگیا ہے فرمایا بندہ کیا کرے۔ عرض کیا کہ خوندکار فرماتے تھے غیب کے بھیدوں کے مخزن کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔ فرمایا صاحب خدائے تعالیٰ ایک ہے اس نے تمام کنجیاں غلام کے حوالے کئے ہیں صاحب کی رضا کی راہ دیکھے یا خود کھولے اس کے بعد امامؑ نے کھڑے ہوکر چوطرف نظر مبارک ڈالی پس تیز ہوا دھیمی ہوگئی اس کے بعد فرمایا کہ تم نے بندہ کا ایسا فضل جانا ہر وہ جہاز جس میں بندۂ خدا رہتا ہے اس جہاز کے بیٹھنے والے ڈوب جائیں ہرگز نہیں۔ ہوا کو خدائے تعالیٰ کا حکم تھا کہ جہاز کے تین دن تین رات کے راستہ کو پونے چار گھنٹے میں پہنچا دے فی الحقیقت یعنی مدت ہوگئی ہے ہمارا بندہ بجز پانی کے جو دوبار کھاری دریا میں میٹھا پانی اس بندہ کے لئے لائے تھے کوئی چیز نہیں کھایا۔

اس کے بعد آنحضرتؑ دیو بندر میں آئے اور دیو بندر سے شہر احمد آباد تشریف لیگئے اور اٹھارہ مہینہ تاج خاں سالار کی مسجد میں قیام فرمایا وہاں بہت سے لوگ معتقد ہوگئے۔ نقل ہے کہ ایک باغبان کا لڑکا جسکے باپ کا انتقال ہوگیا تھا بہت جاذب تھا اسکے جذبہ کا سبب یہ ہے کہ ایک مشرک زنار دار مرگیا اسکی عورت اس کے ساتھ جل گئی اس اثناء میں یکا یک ایک دوسرا مرد مشرکوں کے لباس میں ظاہر ہوا وہ مرد حضرت خواجہ خضرؑ تھے آپؑ نے بلند آواز سے آہ ماری اور گریہ وزاری کرتے ہوئے نہایت عاجزی سے کہا کہ 'یا اللہ تیرے عشق کی آگ میں جلنے کی توفیق عطا فرما' تاکہ میں تیری محبت میں تجھ پر جان وتن نثار کروں' اور تیرے دیدار کی کوشش کروں' اور تیرے عشق کا پیالہ نوش کروں' اور تیری عطا کے دامن کا لباس پہنوں' یہ عورت اپنی جان' جان بوجھ کر اس مردہ پر فدا کردی اور اس کی محبت میں جو عشق مجازی کی محبت ہے اپنے جسم کو جلا کر راکھ کر ڈالی۔ اسی طرح خدائے تعالیٰ کیلئے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا' اور ہر زندہ کو رزق دینے والا' اور ہمیشہ سے ہے اس کا ملک' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ذات ہے۔ جو شخص اپنی جان اور تن کو فدا کرے تو کس قدر لذت اور مرتبہ پائے۔ عجب غفلت ہے کہ لوگ اس سوختہ عورت سے بھی کم ہمت ہوگئے ہیں ان پر افسوس بلکہ ہزار افسوس ہے۔ ایسی نصیحت کر کے حضرت خواجہ خضرؑ باغبان کے لڑکے کی نظر سے غائب ہوگئے پسر مذکور خواجہ خضرؑ کی ان باتوں کو سنکر ہمیشہ کے جذبہ میں بیہوش رہا ان کے آباواجداد مشرک اور باغبان تھے جھاڑ ونکو پانی دینے کیلئے ان سے کہتے تھے اور یہ جھاڑوں کے نیچے حق کے جذبہ میں مستغرق ہوکر بیہوش رہتے تھے۔ اور ان کے چچا اور بھائی آکر دیکھتے کہ اس عالم سے بے ہوش ہیں تو مکھی مار کر ہشیار کر کے کہتے کہ سارا پانی ضائع کردیا کسی درخت کو نہیں پہنچایا اگر پھر پانی ضائع کریگا اور

درختوں کو نہیں پہنچائیگا تو ہم بہت ماریں گے۔

جب وہ لوگ اس طرح کہہ کر چلے جاتے تو یہ پھر پہلے کے جیسے بے ہوش ہو جاتے یہانتک کہ ان کا چچا ان سے ناامید ہو کر چلا دیا پس ان کو بھی یہی منظور تھا کہ ان کے قید سے بے قید ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کیلئے کامل کوشش کریں۔

حاصل کلام اس سے پہلے انھوں نے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے اس گھر میں اللہ کو پا سکتے ہیں اس گھر کے سوائے دوسرے گھر میں اللہ کا دیدار محال ہے۔

پس انھوں نے مکہ مبارکہ کو جانے کی نیت کی اور مکہ کے راستہ پر قدم رکھا چند منزل طے ہونے کے بعد ایک مرد فیض اور برکت سے بھرا ہوا پہلے کے جیسا مشرکوں کی صورت میں ان کے سامنے آ کر کہا کہ میں تجھکو پریشان حال دیکھتا ہوں تیری حاجت کیا ہے اور تیرا مطلوب کون ہے؟

تو انھوں نے کہا ہمارا مقصود ہمارا خالق ہے جب تک میں اپنے خالق کو نہیں دیکھوں گا میرے دل کو سکون نہ ہوگا۔

خواجہ خضرؑ نے فرمایا میں تجھ کو تیرے خالق کو دکھاتا ہوں ان کا ہاتھ پکڑ کر پانی کے کنارہ لیگئے اور کہا جس طرح میں غسل کرتا ہوں تو بھی کر اور خود وضو کئے اور وضو کرائے اس کے بعد کہا جیسا میں سجدہ کرتا ہوں تو بھی کر۔ دونوں نے دوگانہ ادا کیا پس خواجہؑ نے کہا بول ''اللہ کے سوائے اللہ نہیں ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں'' جواب دیا کہ یہ کیسے ہوگا ہمارے باپ دادا نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔

خواجہؑ نے کہا اگر تو پروردگار کا دیدار چاہتا ہے تو ایسا بول ورنہ تو خدا کو ہرگز نہیں دیکھے گا۔

پس وہ اللہ کے طالب صادق تھے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کہے اس کے بعد اس مرد حریف نے کہا تو ہمیشہ یہی کہتا رہ بیشک تو اللہ کو دیکھے گا۔ پس اس لڑکے نے حضرت خضرؑ کا دامن مضبوط پکڑ کر کہا اب جو کچھ میرے دل میں آئے تیرے ساتھ کرونگا وگرنہ تو نے جیسا کہ کہا تھا خدا کو دکھا۔ خضرؑ نے جواب دیا کہ اگر تو طالب صادق ہے تو یہاں سے احمد آباد جا کیونکہ وہاں تاج خاں سالار کی مسجد میں حضرت میراں سید محمدؑ چند روز سے مقیم ہیں اگر تو خدا کو دیکھنا ہی چاہتا ہے تو وہی ذات تجھے خدا کو دکھائیگی وگرنہ تو ہرگز نہیں دیکھیگا۔

پس خواجہؑ یہ کہہ کر غائب ہوگئے اس کے بعد وہ عاشق سرمست پھولوں کے دو ہار حمائل اور سہرہ لیا ہوا احمد آباد آیا۔ اور حضرت مہدیؑ کو اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ ہمارے دیدار کیلئے ہمارا بندہ آتا ہے اس کا استقبال کر۔

حضرتؑ چند قدم ان کے سامنے گئے اور آپؑ کی نظر مبارک جونہی ان پر پڑی اسی وقت گرتے پڑتے آ کر حضرتؑ کے قدم مبارک پر سر رکھ دیا اور آپؑ نے ان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں لیا اور ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لا کر ذکر خفی کی تلقین فرمائی جب آپؑ کی زبان شریف سے

لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوائے اللہ نہیں ہے) کا کلمہ نکلا تو وہ اسی وقت دیدار ذوالجلال سے بے پردہ مشرف ہوئے۔

اور بیہوش ہو کر گرے حضرت نے ہارِ حمائل اور سہرہ اپنے دست مبارک سے ان کے سر اور گلے میں باندھ کر میاں حاجی نام رکھا تین روز زندہ رہے اس کے بعد جان حق کے حوالہ کی۔

ان کی زیارت کے لئے پھول قبر پر جو ڈالے گئے چالیس دن اور رات تازے تھے ان پھولوں کی تازگی کی خبر حضرتؑ کو جو پہنچی تو فرمایا ان کی قبر کو میٹ دو ورنہ مخلوق پرستش کریگی یکا یک پانی آ کر قبر کو میٹ دیا۔

جب حضرتؑ کی ولایت کا ظہور اس شہر میں بہت ہوا تو امراء تجارت پیشہ پردہ نشین عورتیں بادشاہاں علماء اور مشائخین جو پیری مریدی کرنے والے

تھے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوے تارک دنیا طالب دیدار خدا ہوکر حضرت کی صحبت میں رہنے لگے۔اس لئے ظاہر پرست مشائخین اور بے عقل علماء اورغفلت کی شراب پیۓ ہوئے بڑے لوگ بغض وحسد سے حضرتؑ پرسوال کئے۔

جیسا کہ فرمایا محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ میں جب امام مہدیؑ نکلیں گے تو ان کے کھلے دشمن خصوصاً علماء ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر کسی کی عورت شوہر کی زندگی میں شوہر کے حکم کے بغیر جا کر دوسرے سے عقد کرلے تو کیا شرع محمدی میں جائز ہے؟

تو امامؑ نے جواباً فرمایا کہ اگر شوہر نامرد ہے تو جائز ہے۔تعجب ہے کہ جان (بوجھ) کر اپنی لڑکی کو نامرد سے کیوں عقد کرتے ہیں پس اس عورت کے عزیز شرع کے حکم سے جدا کرتے ہیں یا نہیں؟

دیانتدار علماء ومشائخین روا رکھتے ہیں یا نہیں؟

اگر بازار میں کوئی چیز اچھی ہونے کے گمان سے خریدتے ہیں اوراس میں شرعی عیب ظاہر ہوجائے تو واپس دیتے ہیں یا نہیں؟

کمینی دنیا کے معاملہ میں یہ تمام گردش روا رکھتے ہیں

اگرکوئی خدا کا طالب ہے اور ایک جگہ اس کی حاجت پوری نہوتو وہ دوسری جگہ اپنے مقصود کو پہنچے تو جائز نہیں رکھتے۔

کیا اچھی ہے خدا کی طلب کہ دنیا کی طلب سے کم درجہ ہوئی اگر ایک جگہ حاصل نہ ہوتو دوسری جگہ حاصل کرنے کو روا نہیں رکھتے۔

جب علماء اور مشائخین مذکور حضرتؑ سے تقریر میں عاجز ہوئے تو سلطان محمود بادشاہ گجرات کے پاس جا کر کہے اور بعضے عرضیاں لکھ کر بادشاہ کی درگاہ میں روانہ کئے۔

کہ یہ سید جن کا نام سید محمدؑ ہے بڑا دعویٰ کرتا ہے اور اکثر لوگوں اور پردہ نشین عورتوں اور لشکریوں کو مرید کر کے ترک دنیا کا حکم کرتا ہے اور بہت سے لوگ ترک دنیا کر کے مخلوق سے علیحدگی اختیار کر کے سید محمدؑ کی صحبت میں رہتے ہیں یہ سب اس سلاطین پناہ کے لشکر کی شکست ہے۔

اور نیز سید محمدؑ نے تمام لوگوں کو فریفتہ کرلیا ہے حقائق کا بیان کرتا ہے ہر وہ شہر جس میں حقائق کا بیان ہوتا ہے اس شہر کے حاکم کے لئے برائی درپیش ہے۔

سلطان مذکور نے پوچھا کیا کرنا چاہئے تو کہا سید محمد کو شہر سے بلکہ اپنی حکومت کے مقامات سے نکال دینا چاہئے اسلئے کہ اخراج کی صورت یہ ہیکہ اخراج قتل سے زیادہ سخت ہے۔اس کے متعلق واقع ہے بنابریں سلطان نے علماء کے کہنے پر متعصب ہوکر اعتماد خان کو جو بڑے امیروں سے تھا حضرتؑ کے اخراج کیلئے چاپانیر سے احمد آباد روانہ کیا جب خان مذکور حضرت کی خدمت میں آیا تو سلطان کا فرمان پیش کر کے عرض کیا کہ سلطان کا حکم ایسا ہے کہ حضرتؑ احمد آباد سے نکل کر کسی دوسری جگہ سکونت فرمائیں۔

امامؑ نے جواباً فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا فرمان تیرے لئے ہے جس وقت میرے بادشاہ کا فرمان ہوتا ہے چلے جاؤں گا۔پھر فرمایا یہ نادان لوگ کیا جانیں کہ شریعت کا بیان کیا ہے اور حقیقت کا بیان کیا ہے۔

بندہ مصطفیؐ کی شریعت کی پیروی کرنے والا ہے شریعت کا بیان کرتا ہے رسولؐ نے جس جگہ قدم رکھا بندہ بھی وہیں قدم رکھتا ہے۔حقائق ایسی چیز ہے اگر بندہ حقائق بیان کرے تو اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں جل جائیں گے۔

اس کے بعد حضرتؑ نہروالہ کی طرف روانہ ہوئے اور ایک قریہ میں جس کو موضع سانتیج کہتے ہیں ٹھیر گئے بندگیمیاں نعمتؓ جو قوم بنمانی سے

بڑے امیر زادے تھے بہت چالاک ستمگار اور خونخوار تھے اکثر لوگ ان کے ظلم سے داد خواہ تھے ایک روز آپ نے حبشی کے لڑکے کو قتل کر دیا اسکا باپ بادشاہ سے فریاد کیا بادشاہ نے اپنے لوگوں کو سپاہیوں کے گروہ کے ساتھ جو جنگ آزمائے ہوئے سات سو سوار تھے میاں مذکور کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا جب یہ خبر ان کو ملی تو پچیس رفیق آدمیوں کے ساتھ بھاگ کر موضع سانتیج کی طرف روانہ ہوئے بادشاہ کی فوج ان کے پیچھے آرہی تھی جب میاں مذکور اپنے ساتھیوں کے ساتھ سانتیج کے قریب پہنچے تو اذاں کی آواز ان کے کان میں پہنچی تو اپنے دوستوں سے کہا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے موذن کی آواز کا اثر دل میں بہت غلبہ کیا ہے لہذا ہم ٹھیر کر نماز پڑھتے ہیں یاروں نے بگڑ کر کہا کہ یہ کیا نماز کا وقت ہے دشمن در پے ہے اگر نماز میں مشغول ہوں گے تو گرفتار ہو جائیں گے۔ جب آپ نے دیکھا کہ احباب گھوڑوں سے نیچے نہیں اترتے تو خود گھوڑے سے اتر کر نماز میں مشغول ہو گئے اسی وقت ملاعین کا لشکر قریب پہنچا اور ان کو پہچاننے کی بہت کوشش کی مگر نہیں پہچان سکے کیونکہ ان کا اور ان کے گھوڑے کا رنگ بدل گیا تھا پھر ان سواروں کا پیچھا کئے جو فرار ہو گئے تھے جب آپ نے نماز سے فارغ ہو کر موضع سانتیج میں پہنچ کر کسی سے پوچھا کہ یہاں کس نے اذاں دی اس نے جواب دیا کہ ایک جماعت ہے ان کا سردار سید ہے جس نے مکہ معظّمہ میں دعویٰ مہدیت کیا ہے اب اعتماد خان نے ان کو بادشاہ کے حکم سے شہر احمد آباد سے نکال دیا ہے اذاں اسی جماعت میں ہوئی حضرت بندگیمیاں نعمتؓ اسی وقت حضرت مہدیؑ کی ملازمت میں پہنچے امامؑ کے ایک صحابیؓ دروازہ پر کھڑے تھے ان سے پوچھا کہ میں آنحضرتؑ کے قدموں کو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو اس صحابی نے حضرتؑ سے عرض کیا حکم ہوا کہ آنے دو جب خدمت میں گئے اور اس ذات حمیدہ صفات پر نظر پڑی تو حضرتؑ نے فرمایا کہ آؤ میاں نعمت پُر نعمت اسی وقت گرتے پڑتے جا کر حضرت کے قدم مبارک پر سر رکھ دیا حضرتؑ نے ان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا شاہ نعمتؓ اسی وقت تارک دنیا طالب خدا ہو کر تائب ہو گئے اور اپنی تمام خطاؤں کو ظاہر کیا اور کہا کہ مجھ سے بڑھکر گنہگار کوئی نہیں میں اپنے ایسے گناہوں کو کس طرح معاف کرا سکتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ غفور الرحیم ہے خدا کے گناہ جو کئے ہو خدا سے معاف کراؤ مخلوق کے گناہوں کو مخلوق سے معاف کراؤ اس نصیحت کو سنکر بندگان حضرتؑ سے رخصت ہو کر خون کا بدلہ لینے والوں کے پاس تشریف لیگئے جب اسی حبشی کے گھر کو (جس کے لڑکے کو قتل کئے تھے) پہنچ کر کہلا بھیجا کہ تیرے لڑکے کا خونی خون کا بدلہ ادا کرنے کیلئے آیا ہے جب حبشی باہر آیا تو ان کی حالت کچھ اور ہی دیکھی اور کہا تو وہ نعمت نہیں ہے (جو پہلے تھا) بلکہ اے نعمت تو نعمت سے بھرا ہوا آیا ہے لیکن ایک شرط ہے کہ جہاں تو نے یہ نعمت پائی ہے مجھ کو بھی وہاں لیجا تا کہ میں اپنے لڑکے کے خون کو معاف کروں اس کے بعد حبشی آپ کے ساتھ ہو گیا اور آپ ہر دعویدار کے گھر پر جاتے اور کہتے کہ تم اپنا بدلہ مجھ سے لو جب ان لوگوں نے آپ کی حالت دگرگوں دیکھی تو اپنے دعووں سے باز آئے اس کے بعد آپ نے اپنے گھر تشریف لیجا کر گھر والوں سے کہا کہ خدا کی پناہ رہے اور میں شاہ زماں یعنے امامؑ کی ملازمت میں جاتا ہوں اور اپنی عورت کا اختیار اس کے ہاتھ میں دے کر اور اپنے دوسرے تقاضوں سے فارغ ہو کر امامؑ کی خدمت میں روانہ ہوئے حاصل کلام حضرت مہدیؑ شہر نہر والہ میں تشریف لائے اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے فرمایا کہ نہر والہ سے عشق کی بو آتی ہے جب شہر میں داخل ہوئے تو فرمایا کہ نہر والہ مومنوں کا معدن ہے بندگیمیاں نعمتؓ شہر نہر والہ میں حضرتؑ کی خدمت میں پہنچے وہاں حضرتہ بی بی ملکانؓ کہ وہ بھی بنمانی قوم سے تھیں اور بی بیؓ کے والد صاحب سجادہ تھے وفات پا چکے تھے ایک روز میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ کوئی شخص بچپن سے اللہ کا طالب ہے اور دوسرا تارک دنیا ہو کر طلب خدا ہوا ہے ان دونوں کے مراتب میں کیا فرق ہے تو امامؑ نے فرمایا زمین و آسمان کی طرح بہت فرق ہے دس دنیا میں چھوڑ یگا تو ستر آخرت میں پائیگا جس قدر چھوڑ یگا اسی قدر پائے گا اس کے بعد میراں سید محمودؓ کمر باندھ کر مسلح ہو کر اجازت کے بعد سوار ہونے کیلئے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضرتؑ نماز ظہر کیلئے وضو فرماتے تھے رخصت کا معروضہ پیش کرنے سے پہلے فرمایا کہ خدا کی پناہ رہے جس جگہ میں رہو یاد خدا میں رہو خدا پر آسان ہے کہ پھر ملاقات روزی کرے پس ثانی مہدیؓ حضرت کی قدمبوسی کر کے چاپانیر کی طرف روانہ

ہوئے جب شہر مذکور کے قریب پہنچے تو میاں سید عثمان جو بڑے امیروں سے تھے اور حضرت مہدیؑ سے تربیت بھی ہوئے تھے ان کو خبر پہنچی کہ میراں سید محمودؓ تشریف لائے ہیں تو دوڑے ہوئے آکر تمام ضروری اسباب مہیا کردئے اور کامل وکالت کرکے سلطان محمود سے کہا کہ میراں سید محمودؓ آئے ہیں۔ بادشاہ نے اعتمادالملک اور عظمت الملک کو بھیج کر بلوایا اور ملاقات کے بعد بہت خوش ہوکر چالیس ہزار اشرفی کی منصب اور بعض کی روایت سے ساٹھ ہزار اشرفی کی منصب دیا حضرتؓ دوسال وہاں تھے اور اپنا عقد سید عثمان کی لڑکی سے کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ میراں سید محمودؓ کو حضرت مہدیؑ نے خدمت کے لئے ایک خدمتگار مساۃ خوبکلاں دیا تھا وہ ایسی عاشق تھی جبتک میراں سید محمودؓ اس کی نظر کے سامنے رہتے قرار پاتی اور جب نظر سے دور ہوتے بے قرار ہوجاتی ایک روز حضرت مہدیؑ نے تمام مہاجرین کو میراں سید محمودؓ کے ہمراہ احمد آباد میں مولانا عبدالواحد زید کے مکان کو روانہ فرمایا تھا کیونکہ مولانا حضرت سے ہمیشہ التماس کرتے تھے کہ حضرتؓ مجھ کو سرفراز کریں بنابراں ان کی بہت کوشش کی وجہ سے روانہ فرمایا تھا اس وقت خوبکلاںؓ نے پوچھا کہ آقا کس وقت واپس ہوں گے میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ عشاء کی نماز کے بعد آؤں گا عبدالواحد نے اس رات میں سب کو روک لیا جب خوبکلاںؓ نے دیکھا کہ حضرتؓ وقت پر نہیں آئے تو جدائی سے ان کا عشق بڑھ گیا۔ اور اپنی جان حق کے حوالہ کی حضرت مہدیؑ نے ان کو ایمان کی بشارت عطا فرمائی جب دوسرے روز میراں سید محمودؓ نے آکر دیکھا کہ جان حق کے حوالہ کی تو بہت رنجیدہ ہوئے اور ایک عرصہ کے بعد جو چاپانیر آئے تو عقد کرنا چاہا سید عثمان نے بہت کوشش کرکے اپنی لڑکی مساۃ بی بی کد بانوؓ سے عقد کردیا اور بی بی کد بانوؓ سے کہا کہ ہم دونو مرد اور عورت حضرت مہدیؑ کے غلام اور لونڈی ہیں اور تجھ کو حضرت میرانسید محمودؓ کو وضو کرانے کیلئے دیئے ہیں جب حضرتؓ تجھ سے منھ پھیر لیں تو تو اسی وقت اٹھ اور خدمت کیلئے سامنے کھڑی ہوجا ورنہ ہم تیرا منھ نہیں دیکھیں گے جب جلوہ ہوا اور حضرتؓ نے دلہن کا منھ دیکھا تو خوبصورت نہ تھیں غمگین ہوکر منہ پلٹا لئے بی بی مذکورؓ ماں باپ کی وصیت کے موافق اسی وقت خدمت کے لئے کھڑی ہوگئیں میرانسید محمودؓ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو عرض کیں کہ والدین نے مجھ کو خدمت کے لئے مقرر کیا ہے ہمکو خدمت کرنے سے کام ہے اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ یہ عورت نیک ہے نزدیک لے نزدیک لئے اور زن وشوہر کے درمیان بہت محبت بڑھ گئی آپسمیں عاشق ومعشوق کے مانند ہوگئے۔ میرانسید محمودؓ حضرت مہدیؑ سے جدا ہوکر ڈھائی سال ہوگئے تھے اور حضرت نے شہر نہر والہ میں پندرہ مہینے اقامت فرمائی جب آنحضرتؐ کے فضل وکمالات کی نہایت شہرت ہوگئی کہ آپؐ کے جیسا ولی کامل نبیؐ کے بعد کوئی نہیں آیا تو بہت سے مشائخان طریقت اور علماء شریعت نے آپ کی اطاعت قبول کرلی اور معتقد ہوگئے مثلاً میاں یوسف سہیتؓ جو عالم باللہ استاد شریعت پیر طریقت اور شریعت کی رعائت کے باوجود سرمست حقیقت تھے اور تمام شہر گجرات میں مشہور تھے کہ ان کے جیسا علم وعمل میں کوئی نہیں انھوں نے امامؑ سے عرض کیا میرانجی مجھے غیب سے بطریق عتاب آواز آتی ہے کہ ہم نے سید محمدؑ کو مہدی موعودؑ کیا ہے اس کی تصدیق کر حضرتؐ نے فرمایا ایسا ہی ہے لیکن اس کا تعلق وقت پہنچنے سے ہے کہا خوندکار دعویٰ کریں انشاءاللہ تعالیٰ میں حضرتؐ کی مہدیت کی حجت دونگا۔ امامؑ نے فرمایا کہاں سے حجت دوگے؟ میاں یوسف سہیتؓ نے کہا خدائے تعالیٰ نے میرا دل ایسا کھول دیا ہے کہ تمام کتابوں (توریت زبور انجیل اور فرقان) اور تمام خبروں وتمام حدیثوں) بلکہ تمام اوراق (بزرگوں کی کتابوں کے تمام اوراق) سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت کردونگا۔ امامؑ نے فرمایا خیر جی کوئی شخص حجت نہیں دے سکتا مگر مہدیؑ کے دعویٰ پر خدائے تعالیٰ قادر ہے وہی حجت دیگا۔ عرض کیا کہ بندہ نے حضرتؐ کے سیدھے منہڈے پر مہر ولایت دیکھی ہے برداشت نہیں کرسکتا مجمع خلائق میں کہنا شروع کرونگا کہ میرانسید محمد مہدی موعودؑ ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تمہاری زبان بند کردیگا اسی وقت ان کی زبان بند ہوگئی اور عشق کا حال ایسا غالب ہوا کہ تھوڑی مدت میں وصال ہوگیا میاں مذکور نے امامؑ کی مہر ولایت جو دیکھی اس کا سبب یہ ہے کہ ایک روز انھوں نے امامؑ سے عرض کیا کہ بندہ کو غیب سے بعتاب آواز آتی ہے کہ سید محمدؑ کو ہم

نے مہدی موعودؑ کیا ہے اس کی تصدیق کر لہذا آپ گواہ رہیں کہ بندہ خوندکار کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہے حضرتؑ کی مہدیت میں کچھ شک وشبہ نہیں رہا مگر ایک آرزو ہے کہ مہر ولایت دیکھوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا کہ ہم مردہ کو جو زندہ کرتے ہیں کیا تو ایمان نہیں لایا تو عرض کیا کہ ہاں و لیکن میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں پس حضرتؑ نے اپنا لباس مبارک نکال کر مہر ولایت دکھائی دیکھتے ہی ان کا حال غالب ہوا جوش عشق سے انھوں نے مذکورہ بالا باتیں شروع کیں اور اپنی جان خدا کے حوالے کی اس کے بعد جب حضرتؑ شہر نہروالہ تشریف لیگئے تو شاہ رکن الدینؒ کامل مجذوب تھے کہا کہ شریعت کا حصار آرہا ہے کپڑے لاؤ لوگ متعجب ہوئے کہ کبھی کپڑے نہیں پہنتے تھے آج کس لئے کپڑے طلب کررہے ہیں لوگ اسی تعجب میں تھے کہ شاہ مذکور نے کسی کے جسم سے چادر کھینچ کر خود باندھ لی اور حضرت امامؑ کے سامنے چند قدم استقبال کے لئے گئے جب شاہ دوراں (مہدیؑ) کی نظر میں منظور ہوئے تو کلہ زمین پر رکھ کر کہا اے حضرت معلوم ہو کہ بندہ آپؑ کے گروہ سے ہے لیکن امامؑ ان کی طرف توجہ نہ کر کے آگے بڑھ گئے کسی نے کہا یہ گھر ملا معین الدین کا ہے جو شہر کا استاد ہے۔ امام نے کھڑے ہو کر اطلاع کروایا اور ملا دیوار پر سوار ہو کر کہلایا کہ ملا اس وقت سوار ہو گیا ہے گھر میں نہیں ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ ایسے مرکب پر سوار ہوا ہے کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچیگا یہ فرما کر آگے بڑھے اور ایک خالی مسجد میں قیام فرمایا اس کے بعد ملا مذکور نے اپنے لڑکے کے ذریعہ کھانا بھیجا اور عذر چاہا کہ خود گھر میں نہیں تھا لہذا اس کو قبول فرمائیں۔ امامؑ نے اس کا جواب کچھ نہیں دیا اور کھانا قبول نہیں کیا اس کے بعد شاہ رکن الدینؒ نے نان اور موز حضرتؑ کے پاس روانہ فرمائے میاں بابن مہاجرؓ نے گن کر تقسیم کرنا چاہا تو امامؑ نے فرمایا شاہ رکن الدین نے گن کر بھیجا ہے دو موز اور ایک نان ہر ایک کو دو اسی طرح دیئے سب کو برابر پہنچے اس کے بعد وہاں کے علماء نے حسد کینہ اور دشمنی سے سلطان محمود کے پاس چاپانیر میں درخواست روانہ کی کہ جس سید کو احمد آباد سے نکال دیئے تھے پٹن آکر مخلوق کو پیری مریدی سے پھرا کر اپنے مرید بناتا ہے لہذا حکم صادر فرمائیں کہ یہاں سے دوسری جگہ چلے جائے ان کی درخواست کی بناء پر اللہ ان کو ذلیل کرے۔ مبارز الملک کو بھی حضرتؑ کے اخراج کیلئے سلطان کا فرمان آیا مشارٌ الیہ نے فرمان مذکور آستین میں رکھ کر لایا امامؑ نے فرمایا اچھے جی اچھے۔ ملک مذکور نے عرض کیا کہ بادشاہ کا فرمان ہے امامؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا فرمان تیرے لئے اور ہمارے بادشاہ کا فرمان ہمارے لئے نیز فرمایا اے اصحاب اپنی طاقت کے موافق راہ سفر کی تیاری کرو کیونکہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ قریب میں ہم تجھ کو آگے چلائیں گے پھر فرمایا کہ بندہ کا سفر اور اقامت خدا کے فرمان سے ہے لیکن اخراج کرنے والوں اور حاکموں کا منھ کالا ہوگا یہ بات مبارز الملک حضرتؑ کی زبان سے سنتے ہی اٹھا اور چلے گیا اس کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ عاشق صادق معشوق ذات مطلق شہید رویت حق جسکی ثنا لا نہایت ہے نہ زبان سے تقریر میں آسکتی ہے نہ خاصہ دوزبان سے تحریر میں سما سکتی ہے چونکہ بندگیمیاںؓ ولایت کی امانت کا بار اٹھانے والے تھے پہلے ہی ملک بخن عرف ملک برخوردار نے میاں سید خوندمیرؓ کو کہلایا تھا کہ تم جیسی ذات چاہتے ہو ویسی ہی ذات بابرکات آئی ہے یہ سنکر بہت خوشی سے روانہ ہوئے اور حضرت مہدیؑ کی ملازمت عالی درجت سے مشرف ہوئے جوں ہی حضرت مہدیؑ پر نظر پڑی بیہوش ہو گئے حضرتؑ نے بندگیمیاںؓ کے نزدیک جا کر آیۃً اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض سے نور علی نور تک پڑھ کر اپنا رخ مبارک ان کے رخ کے پاس لیجا کر ذکر خفی کا دم دیا جب بندگیمیاںؓ ہوش میں آئے تو کہا میں مہدیؑ کو نہیں دیکھا بلکہ اپنے خدا کو دیکھا اس کے بعد ملک برخوردار نے بھی حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی پس حضرت نہروالہ سے روانہ ہوئے اور بڑلی میں آکر قیام فرمایا القصہ اس سے پہلے بارہ سال سے ہر روز بلکہ ہر ساعت امامؑ کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا تھا کہ ہم نے تجھ کو مہدی موعود کیا ہے لیکن آنحضرتؑ بالکل نفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بارخدایا اگرچہ نفسانی وسوسہ یا ماسوی اللہ کا وجود ہے تو ہمارے جد حضرت محمد مصطفیؐ اور علی مرتضیؓ کے صدقے اور تیرے فضل سے مجھ کو بچا اور ان کے مکر سے باز رکھ اس کے بعد عتاب سے فرمان ہوا کہ تو عین حق کی نفی کرتا ہے اور نہیں جانتا ہے اس کے بعد التماس کیا کہ اے بارخدایا میں محمدؐ کی ولایت کو ختم کرنے کے لائق نہیں

ہوں برسوں عابد و معبود کے درمیان یہی تکرار رہی اس کے بعد فرمان خدا پہنچا کہ ہم زیادہ جاننے والے ہیں اور ہم نے تجھ کو لائق جانکر محمدؐ کی ولایت کا خاتم بنایا ہے۔ پس اماؑم نے دوسری عبارت میں عرض کیا کہ اے بارخدایا اگر تو مجھ کو آزماتا ہے تو سر سے پیر تک پوست کھینچوا اور زندہ سولی دے اور پارہ پارہ ذروں کی مقدار کر دے اگر میں لرزوں یا لغزش کھاؤں تو تیرا بندہ نہوں گا لیکن اس دعویٰ موکد کے ظاہر کرنے میں تیرا مقصود کیا ہے کیونکہ اس دعویٰ موکد سے پہلے جو شخص شریعت مصطفیٰ پر مرتا ہے دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اور اس دعویٰ موکد کے ظاہر ہونے کے بعد قبول کیا سو وہ مومن اور انکار کیا سو وہ کافر ہوگا اس کے بعد عتاب سے فرمان خدا ہوا کہ آگاہ ہو تحقیق کہ حکم قضا جاری ہو چکا ہے اگر تو صبر کریگا تو ماجور ہوگا اور اگر بے صبری کریگا تو شرمندہ ہوگا۔ اگر کہلاتا ہو تو کہلا نہیں تو ظالموں میں کرونگا۔ اس کے بعد اماؑم نے فرمایا اب بندہ کیا کرے نماز ظہر کے بعد اجماع میں فرمایا میں مہدی موعود اللہ کا خلیفہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنیوالا ہوں جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہے اور دعویٰ موکد کے اظہار کے وقت اماؑم کا روئے مبارک زرد اور غم سے بھرا ہوا تھا کہ اپنی مہدیت کا دعویٰ اللہ کے حکم سے ظاہر کیا بعضوں نے ایمان لایا اور کہا جیسا کہ کہا قسم ہے خدا کی یہ جھوٹے کی صورت نہیں اور بعضوں نے انکار کیا اور کہا کہ بیشک یہ مجنون ہے اور حضرت مہدیؑ اس سے پہلے سفر کا ارادہ رکھتے تھے اسی لئے نماز قصر ادا کرتے تھے۔ اس وقت بادشاہ کا پایہ تخت چاپانیر تھا حضرت مہدیؑ نے (سلطان کو) مکتوب لکھا کہ واضح ہو کہ مجھ کو تمام ہشیاری ہے بیہوشی نہیں ہے، بندہ کو صحت ہے زحمت نہیں ہے بندہ کی عقل کامل ہے کچھ فوت نہیں ہوئی اور خدائے تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے تمام فقر بھی نہیں۔ بندہ عورت بچے رکھتا ہے تنہا نہیں اس کے باوجود ہم نے خدائے تعالیٰ کے فرمان سے مہدیت کا دعویٰ ظاہر کیا ہے اور اس دعویٰ پر گواہ کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ لائے ہیں تم کو چاہیئے تحقیق کرو وگرنہ دونوں جہاں میں حاکموں کا منھ کالا ہوگا اس لئے کہ بندہ حق پر ہے تو اطاعت کرو اگر حق پر نہیں ہے تو فہمائش کرو اگر میں حق بات نہ سمجھوں تو قتل کرو معلوم ہو کہ میں جس جگہ جاؤں گا اپنی حقیقت پر دعوت کروں گا اور خلق اللہ کو راستہ دکھاؤنگا اور یا علماء ظاہری کے مدعاء کے لحاظ سے گمراہ کروں گا پس وہاں کے حکام اور علماء نے اس مکتوب کا کچھ جواب نہ دیا اور کہا کہ میرانسید محمد کامل ولی ہیں اپنی دعوت اور اپنے مدعا پر کلام اللہ اور اتباع رسول اللہؐ سے حجت کرتے ہیں ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے پس حضرت مہدیؑ نے ساڑھے چار مہینے تک اپنے مکتوب کے جواب کی راہ دیکھی اور آپ کی مہدیت کی دعوت کی خبر زیادہ مشہور زیادہ ظاہر ہوگئی شہر نہروالہ احمد آباد اور ہر طرف سے علماء دعوت کے احوال کی تحقیق کے لئے حضرت مہدیؑ کے حضور میں آئے اور سوالات کئے کہ (۱) آپ خود کو مہدی موعودؑ کہلاتے ہو۔ اماؑم نے فرمایا کہ بندہ نہیں کہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے اور ہم نے تجھ کو امام مہدی آخرالزماں کیا ہے۔ (۲) پھر پوچھا کہ مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا اور آپ کا نام محمد بن سید خاں ہے۔ اماؑم نے فرمایا کہ خدا سے کہو کہ سید خان کے فرزند کو کس لئے مہدی بنایا خدائے تعالیٰ قادر ہے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے پھر فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ کا باپ مشرک تھا (بت پرست تھا)[1] اللہ کا بندہ کیسے ہوسکتا ہے (جہاں محمد بن عبداللہ لکھا ہوا ہے) وہ سہو کتابت ہے دراصل عبارت[2] محمد عبداللہ اور مہدیؑ بھی عبداللہ ہے۔ (۳) پھر پوچھا کہ مہدی پر تمام مخلوق ایمان لائے گی اور کوئی شخص منکر نہ ہوگا۔ اماؑم نے فرمایا کہ مومنان ایمان لائیں گے یا کافراں؟ علماء نے جواب دیا کہ مومنان ایمان لائیں گے۔ اماؑم نے فرمایا کہ مومناں[3] ایمان لائے (۴) پھر علماء نے بطریق امتحان سوال کیا قال اللہ تعالیٰ وما تشائون الا ان یشاء اللہ یعنی بندہ کچھ نہیں چاہتا ہے مگر وہی جو خدائے تعالیٰ چاہتا ہے پس چاہئے کہ

---

[1] چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوٰت اللہ کا باپ آذر بت تراش تھا۔ [2] محمدؐ اللہ کے بندے ہیں اور مہدیؑ بھی اللہ کے بندے ہیں۔ [3] چنانچہ اللہ فرماتا ہے کہ والمومنون کل امن باللہ وملئکۃ ورسلہ اور سب مومن ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں پر (جز۳۔ رکوع۸)

جو کچھ بندہ چاہتا ہے ہوئے اور بہت سی چیزیں ہیں کہ بندہ چاہتا ہے نہیں ہوتیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ شریعت کے علم میں تھوڑی وقفیت رکھنے والا بھی ایسا سوال نہیں کریگا۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ بندوں کے اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتے ایسا ہی انکی مشیت بھی بغیر حق تعالیٰ کی مشیت کے نہیں ہے۔ (۵) علماء نے پھر پوچھا کہ آپ ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہؐ نے فضل دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ ولایت افضل ہے نبوت سے علماء نے کہا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نبی کی ولایت افضل ہے نبی کی نبوت سے امامؑ نے فرمایا میں نے کس وقت کہا ہے کہ میری ولایت افضل ہے نبی کی نبوت سے یا میں افضل ہوں نبی سے یا نبی پر ولی کو فضل ہے تم کچھ جانتے بھی ہو کہ نبوت کے معنی کیا ہے اور ولایت کیا ہے (۶) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ ایمان کو بڑھتا اور گھٹتا کہتے ہو اور امام اعظمؒ نے فرمایا ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں امامؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں قرآن کی آیتیں تو زیادہ کردیتی ہیں انکے ایمان کو اور وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ امام اعظمؒ نے کہا ہے اپنے ایمان کی خبر دی ہے کیونکہ امام اعظمؒ کا ایمان کامل ہو چکا تھا کمال کے بعد بڑھتا گھٹتا نہیں (۷) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ کسب کو حرام رکھتے ہو؟ امامؑ نے فرمایا کہ مومن کیلئے کسب حلال ہے مومن ہونا چاہئے اور قرآن میں غور کرنا چاہئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں۔ (۸) پھر پوچھا کہ آپ کہتے ہو کہ دار دنیا میں جو دار فنا ہے چشم سر سے خدائے تعالیٰ کو دیکھنا چاہئے۔ امامؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا ہے اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے علماء نے پھر پوچھا کہ سنت و جماعت کے علماء کا اتفاق اس بات پر ہے کہ اس آیۃً شریفہ سے مراد آخرت میں خدا کو دیکھنا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ خدا کا وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں اور سنت و جماعت نے بھی دار دنیا میں دیدار خدا کو ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ہے ان کے کلام کو اچھی طرح سے سمجھنا چاہئے کہ انھوں نے کیا کہا ہے۔ (۹) پھر علماء نے کہا کہ آپ امید اور رحمت کی آیتیں بہت کم بیان کرتے ہو اور خوف وقہر کی آیتیں بہت بیان کرتے ہو جس سے بندہ ناامید ہوتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بھائی تیرا وہ ہے جو خدا اور رسولؐ سے ڈرائے وہ تیرا بھائی نہیں جو دھوکے میں رکھے۔ (۱۰) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ علم پڑھنے سے منع کرتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ محمد رسول اللہؐ کی پیروی کرنیوالا ہے جو کچھ محمد رسول اللہؐ نے منع نہیں کیا ہے بندہ کیونکر منع کرے بندہ اللہ کے حکم اور اللہ کی کتاب کے حکم سے اللہ کے ذکر دوام کو فرض کہتا ہے جو چیز کہ اللہ کے ذکر کو منع کرنے والی ہے وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا، اور کیا کسب کرنا، اور کیا مخلوق سے دوستی کرنا، کیا کھانا، کیا سونا، غفلت حرام ہے جو چیز غفلت کا سبب ہے وہ بھی حرام ہے (۱۱) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ کے لوگ بے ادبی کرتے ہیں استادوں اور پیروں سے پھر گئے ہیں بلکہ ان سے بیزار ہو گئے ہیں اور ان پر عیب لگاتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ شائد تم مسئلہ شرعی بھول گئے شرع میں کیونکر ہے اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کو عنین سے عقد کردیا اس کے عنین ہونے کا حال چندروز پوشیدہ رہا تھوڑی مدت کے بعد تحقیق ہوئی کہ وہ عنین ہے تو شرع میں جدائی کرتے ہیں یا نہیں؟ اور جو سامان کہ بے عیب ہونے کے گمان سے خریدتے ہیں اگر عیب شرعی ظاہر ہو جائے تو واپس دیتے ہیں یا نہیں؟ دین کا مقصود دنیا کے مقصود سے بہت کم ہو گیا حاصل ہو یا نہ ہو تعلق نہیں توڑنا چاہئے اور بیزار نہیں ہونا چاہئے کیا اچھی ہے دین کی طلب کیا اچھی ہے خدا کے دیدار کی طلب کیا اچھی ہے آخرت کی طلب کہ دنیوی مقصود کی طلب میں علیٰحدگی بیزاری اور جدائی کو روا رکھتے ہیں اور دین کے مقصود کے حاصل ہونے میں (علیحدگی بیزاری اور جدائی) روا نہیں رکھتے اللہ رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا اور پھٹکار دے اللہ اس کو جس نے ناانصافی کی (۱۲) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ سے بحث کیسے کرسکتے ہیں کیونکہ آپ مقید مذہب نہیں رکھتے آپ جو کچھ کہتے ہو مطلق قرآن سے کہتے ہو اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظمؒ کا مقید مذہب رکھتے ہیں امامؑ نے فرمایا ہاں میں کسی مذہب کا مقید نہیں ہوں ہمارا مذہب اللہ کی کتاب اور رسولؐ کی پیروی کرنا ہے تم مقید مذہب پر ہی قائم رہو۔ اور کہو کہ جو شخص امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہو جائے اور مذہب کے خلاف عمل کرے تو اس کا حکم کیا ہے؟ نادانا ں کیا جانتے ہیں مذہب کے معنی امام اعظمؒ کا عمل ہے نہ کہ امام کا قول اور

پیغمبرؐ کی سنت پیغمبرؐ کا عمل ہے نہ کہ پیغمبرؐ کی گفتار تمام شرعی معاملات جو کتب فقہ میں لکھے گئے ہیں پیغمبرؐ کی گفتار ہے نہ کہ پیغمبرؐ کا عمل، امام اعظمؒ کا مذہب امامؒ کا عمل ہے جو مشہور ہے۔(۱۳) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ مسلمان کو کافر کہتے ہو اور مومن بننے کا حکم کرتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ ہم نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہے جس کسی کو اللہ کی کتاب کافر کہتی ہے ہم بھی اس کو کافر کہتے ہیں خود سے کوئی بات نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے والے ہیں اور مخلوق کو اللہ کو ایک جاننے اور اللہ کی بندگی کی دعوت کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کام پر مامور ہیں اور علماء ہماری مخالفت جو کرتے ہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی مخالفت کا سبب کیا ہے اگر بندہ سے سہو یا غلطی ہوئی ہوگی تو ان پر فرض ہے کہ ہمکو آگاہ کریں اور اتفاق کریں تاکہ اللہ کی کتاب پر عمل کیا جائے اور اللہ کی کتاب پر دعوت کیجائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر دین میں تو رجوع کرو اللہ کی طرف یعنی رجوع کرو اللہ کی کتاب کی طرف جو شخص اللہ کی کتاب سے قدم باہر رکھا تو بہ کرے اور اگر توبہ نہیں کرتا ہے تو واجب القتل ہے(۱۴) پھر علماء نے پوچھا کہ مہدیؑ کی علامات سے یہ ہے کہ مہدی پر شمشیر کام نہ کرے؟ امامؑ نے فرمایا کہ شمشیر کا کام کاٹنے کا ہے لیکن شمشیر مہدی موعودؑ پر قادر نہوگی اور قادر نہیں ہوسکتی اور یہ آیت پڑھی **افی الله شك** (کیا اللہ میں شک ہے) اگر چہ بندہ کی مہدیت میں شک کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے میں تو شک نہیں ہے ہر مرد و زن پر اللہ کی طلب فرض عین ہے آؤ اللہ کی بندگی میں مشغول ہوجائیں گے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی مہدیت کو تم پر ظاہر کر دیگا۔

بہت لوگ ایمان لائے اور بہت لوگ حسد اور دشمنی سے ایمان لانے سے باز رہے۔ایک روز بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں کتابیں تھی امامؑ نے پوچھا کیا کتاب ہے تو عرض کیا نزہتہ الارواح اور انیس الغربا ہے حضرتؓ شاہ نظامؓ کے ہاتھ سے کیا بیں لیکر بی بی ملکانؓ کے گھر چلے گئے چند روز کے بعد وہی کتاب بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرو کہا میرانجی خوندکار کے صدقے سے بندہ کا حال اس سے بڑھکر ہے اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بعد امامؑ نے اپنا قرآن شریف کھولکر بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ پڑھو شاہ نظامؓ نے کہا بندہ قرآن سے کچھ نہیں پڑھا ہے۔امامؑ نے فرمایا کہ پہلے ہم پڑھتے ہیں ہمارے بعد تم پڑھو۔ پہلے حضرت پڑھتے تھے بعد میاں مذکور پڑھتے تھے۔اس وقت ایک مہاجر مہدیؑ جن کا نام میاں الہداد یا تھا اپنے معاملہ کو عرض کرنے کیلئے آئے امامؑ کی نظر مبارک پڑھتے ہی دھمکی دیکر فرمایا کہ وہیں ٹھیرو تو وہ سر جھکا کر واپس ہوگئے ظہر کی نماز کے وقت تک قرآن شریف ختم ہوگیا اور وہی قرآن شاہ نظامؓ نے امامؑ کو دیدیا۔ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد امامؑ نے فرمایا میاں الہداد یا تم جس وقت آرہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو اپنے کلام کی تعلیم دیرہا تھا اگر اس وقت تم قدم آگے بڑھاتے تو جل جاتے۔

چونکہ امامؑ نے ساڑھے چار مہینے سلطان محمود کی جانب سے اپنے مکتوب کا جواب آنیکی راہ دیکھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمان پہنچا کہ اے سید محمدؑ آگے بڑھو کیونکہ ہند میں علم کا نقصان ہے اور خراسان میں علم تمام ہے ہم وہاں تیری دعوت کی راہ راست دکھائیں گے اس کے بعد امامؑ آگے بڑھے یہانتک کہ جالور پہنچے وہاں میاں شیخ محمد کبیرؒ میاں یوسفؓ میاں عبداللہؓ میاں جمالؓ میاں کمالؓ اور میاں اشرفؓ تارک دنیا طالب خدا ہوکر حضرت مہدیؑ کے ہمراہ ہوگئے۔جب جالور سے آگے بڑھے راستہ میں بندگیمیاں سید خوندمیرؓ قضائے حاجت کے لئے تھوڑی دیر پیچھے رہ گئے تھے اس وقت حضرت مہدیؑ پیچھے نظر نہ فرما کر آگے بڑھ گئے اس سے پہلے اور اس کے بعد جس جگہ آنحضرتؑ تشریف لیجاتے پیچھے آنیوالوں کا غم نہیں رکھتے تھے اسلئے کہ حضرت مہدیؑ جہاں کہیں جاتے اور جو کچھ کام کرتے بے پردہ روبرو فرمان خدا سے جاتے اور کام کرتے تھے اسی سبب سے کسی کی طرف توجہ نہ کرتے تھے کسی نے کہا میرانجی یہ راستہ پرانا ہوگیا ہے بلکہ ویران ہونے کے سبب سے راستہ مٹ گیا ہے کوئی شخص اس راستہ سے نہیں جاتا اسلئے کہ اس راستہ میں سانپوں اور شیروں کے سوائے اور دوسرے بلیات ہیں امامؑ نے فرمایا کہ بندہ قدیم راستہ پر چلنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے اور تمام سانپوں اور شیروں

نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ان سے زحمت نہیں ہوگی۔ بندگیمیاں سید خوند میرؓ جو پیچھے رہ گئے تھے راستہ میں متفکر ہو کر راستہ نہیں پاتے تھے یکا یک ایک مرد نے ایک موٹا بکرا پیٹھ پر اٹھایا ہوا لا کر کہا کھایئے انھوں نے دو تین دن سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اسی جگہ ایک سلگا ہوا جھاڑ اور ایک برتن نمک سے بھرا ہوا پایا اور نیز تین اصحاب جو حضرتؑ کے ہمراہ تھے اس بکرے کو تمام کھالئے اور بکرا لانیوالا شخص کہکر گیا کہ یہ تمہارے قافلہ کا راستہ ہے اسی راستہ پر روانہ ہوئے اور نیز گھاس بڑھ جانیکی وجہ سے راستہ بھول گئے پس وہاں سے آواز شروع ہوئی کہ یہ مہدی موعودؑ رحمٰن کا خلیفہ ہے اس آواز پر حضرت مہدیؑ کے پاس پہنچے۔ اسی طرح ایک روز بندگی میاں نظامؓ اپنی لڑکی بی بی نور اللہ کو جو شیر خوارہ تھیں ایک جھاڑ کی ڈالی سے جھولی لٹکا کر حق کی محویت میں وہیں چھوڑ کر حضرتؑ کے ہمراہ سوار ہوگئے اور تین چار کوس چلے گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے شاہ نظامؓ کو یاد دلایا کہ تمہارا رفیق کہاں ہے کہا کہ شاید اسی جگہ پر ہو امامؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے حفاظت کی ہے جا کر لاؤ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک بڑا شیر اس جھاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے آپؓ کو دیکھ کر سر جھکایا ہوا چلے گیا اور آپ بی بی نور اللہؓ کو لیکر روانہ ہوئے اور راستہ بھول گئے اسی طرح آواز یہ مہدی موعودؑ رحمٰن کا خلیفہ ہے کی آواز سنکر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے نقل ہے کہ ایک روز بندگیمیاں دلاورؓ حضرت مہدیؑ کو وضو کراتے تھے عرض کیا میرانجی آپ کی ریش مبارک کے تمام قطرے کہتے ہیں کہ یہ مہدی موعودؑ رحمٰن کا خلیفہ ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ جس جگہ پھرتا ہے تمام مخلوقات اور کائنات کے تمام ذرے اور ذرات یہی کہتے ہیں لیکن سمجھ کے کان چاہئیے جیسے کہ تمہارے کان ہیں اس کے بعد امامؑ شہر نا گور پہنچے عام طور پر شہرت اور بلوہ ہوگیا کہ مہدی موعودؑ آیا میاں ملک جیوؓ مغل کی قوم سے جو وہاں کے حاکم تھے اس شہر کے تمام علماء کے ساتھ مہدیت کے ثبوت اور دریافت کیلئے امامؑ کی خدمت میں آئے اور آپکی نظر مبارک پڑتے ہی گھوڑے سے نیچے اتر کر گرتے پڑتے دوڑتے آکر امامؑ کے قدم مبارک پر پڑ گئے حضرتؑ نے میاں ملک جیوؓ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے کر کے فرمایا کہ آؤ شہزادہ لاہوت اس کے بعد اپنے نزدیک بٹھائے پس انھوں نے تمام بحث و تکرار جو دل میں رکھتے تھے بھول کر عرض کیا خوندکار مجھکو تلقین فرمائیں پس حضرتؑ نے ذکر خفی کی تلقین فرمائی میاں مذکور تارک دنیا طالب خدا ہو کر حضرت مہدیؑ کی صحبت میں حاضر رہے۔ نقل ہے کہ ایک روز امامؑ نے عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن کے موقع پر عجمی زبان میں فرمایا کہ ہجرت کئے ہوا' اور گھروں سے نکالے گئے ہوا' اور خدا کی راہ میں ستائے گئے ہوا' قتل کئے اور قتل کئے گئے باقی ہے ماشاء اللہ ہوگا لیکن بندہ اس پر (قاتلوا وقتلوا پر) مامور نہیں ہے ہمارے لوگوں سے اس کا ظہور ہوگا۔ مغرب کی نماز کے بعد بندگیمیاں سید خوند میرؓ نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ عرض کرایا کہ اگر خوندکار اس شخص کو واضح کر کے فرمائیں تو اس کا ادب اور خدمت کیجائے حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا کہ وہ شخص سائل ہے پس بندگیمیاں نعمتؓ نے خیال فرمایا کہ بندہ سائل تھا حضرت نے قاتلو وقتلو کو بندہ پر مقرر فرمایا ہے پس اس کے بعد بندگیمیاں سید خوند میرؓ نے عرض کیا کہ بندگیمیاں نعمتؓ نے خود پر خیال کیا ہے کیونکہ حضرتؑ نے انہی کو فرمایا ہے آنحضرتؑ نے سنکر فرمایا کہ سائل سے مراد تمہاری ذات تھی بندہ تمہارے لئے کہا ہے خدائتعالیٰ قابل کو چھوڑتا نہیں اور غیر قابل کو دیتا نہیں۔

جس کسی کو دیئے دیئے دیئے

اور جس کو نہیں دئے نہیں دیئے نہیں دیئے

اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس گردن پر قاتلوا وقتلو کا بار رکھا ہے اپنی ہڈیوں کو مضبوط رکھنا چاہئیے اور قوت سے اس بار کو اٹھانا چاہئے نقل ہے کہ جب حضرت مہدیؑ شہر نا گور سے روانہ ہو کر سانبر ندی سے پار ہوئے اور سانپوں کے مقام پر پہنچے تو ایک بڑا سانپ دائرہ کے اطراف حصار کیا ہوا پڑا تھا صبح کے وقت صحابہؓ وضو کیلئے پانی لانے دائرہ کے باہر جانا چاہے راستہ نہیں پائے حضرتؑ سے یہ واقعہ عرض کئے تو فرمایا کہ اس سانپ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ہم تجھ کو اپنے رسولؐ کے فرزند مہدی موعودؑ کو دکھلائیں گے اس وعدہ پر بندہ کو دیکھنے کے لئے آیا ہے اس کے سامنے مت جاؤ ورنہ ڈس لیگا جس طرح سے کہ ابو

بکر صدیقؓ کو ڈسا تھا اسکے بعد امامؑ نے اس سانپ کے نزدیک تشریف لیجا کر اس کے سامنے لعاب دہن مبارک ڈالا تو وہ لعاب مبارک کھا کر کلمہ زمین پر رکھ کر چلے گیا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سانپ مسلمان ہو کر گیا امامؑ جس جگہ قیام فرماتے دائرہ کے اطراف تانبے کا حصار ہوجاتا اور لوگوں پر ظاہر نہ ہوتا جب ایک روز میاں حیدر مہاجرؓ کا گھوڑا اپنی جگہ سے کھل کر چلے گیا تھا تو انھوں نے گھوڑے کو تلاش کرنے کے لئے دائرہ کے باہر جانیکی بہت کچھ کوشش کی دیوار سامنے دیکھ کر واپس ہو گئے اور حضرتؑ سے عرض کیا کہ ہر طرف دیوار نظر آتی ہے۔امامؑ نے فرمایا خدا کو یاد کرو تمہارا گھوڑا ہرگز نہیں جائیگا جس جگہ بندہ قیام کرتا ہے ہمارے دائرہ کے اطراف تانبے کی دیوار کا حصار ہوجاتا ہے نیز جس مقام میں پانی نہوتا تو امامؑ اس مقام پر جانے سے پہلے بارش ہوتی بعد قیام پانی فراغت سے خرچ کرتے جب کاہہ پہنچے اور پہنچ کر ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا ان کے ہمراہ جو گھوڑے تھے کھیت کی طرف رخ کئے کسانوں نے حاکم سے فریاد کی تو حاکم امامؑ کے حضور میں آکر کہا کہ مہدیؑ کے زمانہ کی تعریف سنی گئی ہے کہ بکرے اور لانڈ گے ایک جگہ چریں گے اور بچے سانپ بچھو سے کھیلیں گے کسی سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچے گی اس کے برخلاف خداوند کے گھوڑے کھیت چر رہے ہیں امامؑ نے فرمایا اگر چر رہے ہیں تو اپنا معاوضہ لے لو پس حاکم نے اپنے لوگوں کو بھیجکر دکھایا تو معلوم ہوا کہ گھوڑے خاموش کھڑے ہیں کوئی چیز نہیں کھاتے لوگ واپس آکر واقعہ ظاہر کئے تو حاکم مذکور مسمی اشرف خان پانی پتی نے تعجب کر کے خود جا کر دیکھا گھوڑے آنکھ بند کئے ہوئے کھڑے ہیں تو اس نے واپس ہو کر امامؑ کی تصدیق کی اور تربیت ہو کر صحبت والا اختیار کی اس کے بعد امامؑ نگر ٹھٹھ کو جو ملک سندھ کا پایہ تخت ہے پہنچے شہر مذکور میں پہنچنے سے پہلے راستہ میں ساتھیوں میں سے کسی کا چوپایہ گر کر ہاتھ پاؤں مارنے لگا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ذبح کرو صحابہؓ مشرکوں کی سلطنت ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے دوسرے بار حکم دیا کہ ذبح کرو میاں عبدالمجیدؓ نے اونٹ سے فوراً اتر کر ذبح کر دیا صحابہؓ گوشت لیکر شہر میں داخل ہوئے اور ایک جگہ خیمہ لگا کر قیام فرمایا اتفاقاً وہاں ایک چرواہا کھڑا ہوا تھا گائے کا گوشت دیکھ کر بادشاہ کے سامنے جسکا نام جام نندہ تھا اپنی دستار ڈالکر فریاد کی کہ ایک بڑی جماعت شہر کے قریب گائے کو ذبح کر کے اسکا گوشت شہر میں لاکر قیام کی ہے جام نندہ سخت کافر تھا لوٹنے کا حکم دیا جب دریا خاں کو معلوم ہوا تو مانع ہوا اور کہا کہ یہ کام دو قوم سے ہوا ہوگا یا جاہلوں کی قوم سے یا اس قوم سے جو مسلمانوں میں غلبہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کی مدد کرتی ہے اور ان میں ایک انسان ہے گویا کہ وہ محمدؐ کی ذات ہے۔پس حاکم مذکور اپنے تمام لشکر کو تیار کر کے کامل غلبہ کے ساتھ امام الزماں خلیفۃ الرحمانؑ کے سامنے آیا اور کہا کہ یہ نادان کیا کرتے ہیں حضرت مہدیؑ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے گھوڑے پر سوار ہو کر کتف مبارک پر تلوار رکھے ہوئے جام نندہ بادشاہ کے سامنے چند قدم آگے تشریف لے گئے یکایک دریا خاں مذکور کی نظر آفتاب جلالت عالمتاب پر پڑی تو گھوڑے سے نیچے گر کر نیم بسمل مرغ کی طرح لوٹ رہا تھا حضرت مہدیؑ نے بھی گھوڑے سے اتر کر تسلی دیکر مرید کیا پس وہ ایمان کے شرف سے مشرف ہو کر اجازت لیکر جام نندہ کے پاس گیا اور کہا کہ تو نے ہم سب کو ہلاک کر دیا تھا کیا تو جانتا ہے کہ وہ کونسی ذات ہے بالتحقیق وہ ذات مہدیِ موعود صاحب الزماںؑ ہے اگر تیرا اعتقاد مہدیؑ کی مہدیت پر نہیں ہے فرزند نبیؐ اور ولی کامل پر تو ہے پس تو کس طرح ایذا پہنچانا چاہتا ہے پس دریا خاں نے اپنے گھر جا کر ضیافت کا بہت کھانا حضرتؑ کی خدمت میں بھیجا تین روز تک امامؑ نے قبول فرمایا تین روز کے بعد بھی قبول کرنے کی بہت کوشش کی ضیافت قبول نہ ہوئی اور فرمایا کہ رسول اللہؐ کی سنت کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے تین روز کے بعد کسی کی ضیافت قبول نہیں فرمائی بندہ کس طرح قبول کر سکتا ہے آخر کار جام نندہ مذکور نے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں قاضی کو بھیج کر کہلایا کہ حضرت یہاں سے چلے جائیں امامؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا حکم تیرے لئے ہے جس وقت کے میرے بادشاہ خدائی برتر بزرگ ہے جلال اس کا' اور بے نظیر ہے اسکی ذات' کا حکم مجھ کو ہوتا ہے میں چلے جاؤنگا۔ بندہ کا سفر و حضر (جانا اور رہنا) خدا کے حکم سے خارج نہیں ہے (خدا کے حکم سے ہے) پس قاضی نے کہا اولوالامر کی اطاعت لازم ہے امامؑ نے فرمایا کہ تو اس کو اولوالامر کس طرح کہتا ہے تو

قاضی ہے اور تو جانتا ہے کہ اولوالامر کی شرائط کیا ہیں اگر تو اولوالامر کی شرائط اس میں ثابت کرتا ہے تو بندہ چلے جاتا ہے قاضی نے کہا خوندکار فرمائیں۔فرمایا جام ننده ظالم ہے یا عادل؟ کہا ظالم فرمایا شریعت محمدی کی پیروی کرنے والا ہے یا خواہشات نفس کی پیروی کرنے والا ہے؟ کہا خواہشات کی پیروی کرنے والا ہے بلکہ کافروں کو کفر کرنے کیلئے قوت دیتا ہے۔فرمایا تو اس کو کیونکر اولوالامر کہتا ہے پس قاضی علی نے کہا اگر کوئی شخص اپنی زمین پر رہنے نہ دے تو اس کے ساتھ کوئی حجت اور حکم کام نہیں دیتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ سندھ کیلئے سندھ کا بادشاہ ہے اور گجرات کیلئے گجرات کا بادشاہ ہے اور اسی طرح ہر ایک زمین کیلئے ایک بادشاہ ہے پس تم تھوڑی زمین ایسی بتاؤ کہ وہ زمین خدا کی ہے تا کہ اس زمین پر خدا کے بندے خدا کی بندگی میں مشغول رہیں اس کے بعد قاضی نے کہا کہ آپ کسی کی دستار لینا چاہتے ہو تو حضرت مہدیؑ نے قاضی کی دستار لیکر اپنے گھٹنے پر رکھ کر فرمایا اے قاضی دستار لینا اس کو کہتے ہیں اس طرح ہم نے کس کی دستار لی۔اور نیز فرمایا کہ تیرے بادشاہ کو کہدے کہ تو اپنے تمام لشکر اور شوکت کیساتھ آ انشاءاللہ تعالیٰ بندہ ایک خدا کی مدد سے تجھ پر غالب ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ شہر مجھ کو دیا ہے۔

پس جام ننده شہر میں حکم دیا کہ ان لوگوں کو اناج اور ضروری اشیا نہ دیں صحابہؓ نے حکومت کی مخالفت کو حضرتؑ کے حضور میں عرض کیا کہ کوئی شخص ہم کو سودا نہیں دیتا ہے امامؑ نے حکم فرمایا کہ ایک دوکان کو توڑ و اور اس دوکان کا سامان لاؤ صحابہؓ نے ایسا ہی کیا اس کے بعد امامؑ نے میاں طیبؓ اور میاں مسکینؓ کو جام ننده (بادشاہ) کے پاس بھیج کر کہلایا کہ ہم شرع محمدی سے باہر نہیں ہیں ہم نے تمام اشیاء کا وزن کر کے خرچ کیا ہے ان کی قیمت اس دوکان کا بقال نہیں لیتا ہے تم حاکم ہو لے لو حاکم کے روبرو اُن اشیاء کی قیمت رکھ کر واپس ہوئے اور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس جام ننده نے اپنے غلام عیار یا دلشاد کو حضرت کے پاس بھیج کر کہلایا کہ فلاں باغ بہت کشادہ ہے اور اس میں بڑا حوض ہے وہاں تشریف لیجائیں تا کہ بندہ آپ سے ملاقات کرے۔امامؑ نے فرمایا بہتر ہے پس اس باغ میں تشریف لیگئے اور کشتی میں سوار ہوئے جام ننده نے در پردہ ملاحوں کو حکم دیا تھا کہ امامؑ کو ڈبو دیں۔ڈبانیکی بہت کچھ کوشش کی لیکن ڈبا نہ سکے جب ندی کے پار ہو گئے تو محل میں جا کر بیٹھ گئے اور امامؑ نے حکم دیا کہ اس باغ کو توڑو چنانچہ چند بڑے جھاڑوں کو کاٹ دئے اور پھر اپنے مقام میں جا کر ٹھیر گئے۔اور امامؑ نے فرمایا کہ خندق کھودو اور خاردار باڑ نصب کرو۔اسی زمانہ میں ملک گوہرؓ کہ سلطان بنگالہ کا توشکخانہ ان کے حوالہ تھا جس وقت کہ وہ مکہ معظّمہ کے حج کی نیت سے روانہ ہوئے تو ڈھائی سیر اکسیر اعظم اپنے ساتھ رکھے تھے جب ان کا راستہ میں حضرت مہدیؑ کی تشریف آوری کی خبر ملی تو حضرتؑ کی خدمت میں جا کر تربیت ہوئے اور آپؑ کی کیمیا خاصیت صحبت میں رہے حاصل کلام اس وقت ملک گوہرؓ نے عرض کیا کہ اگر خوندکار کی اجازت ہو تو میں چھ مہینے کے عرصہ میں بارہ ہزار سوار سامان اور ہتھیار کے ساتھ تیار کردوں گا۔امامؑ نے فرمایا کہاں سے تیار کروگے۔کہا بندہ کے پاس اکسیر ہے۔فرمایا کیسی اکسیر ہے لاؤ جب امامؑ نے اکسیر کو ملاحظہ فرمایا تو فرمایا کہ اس شخص کو مارو اور دائرہ کی حد سے باہر کردو کیونکہ بت لیا ہوا بندہ کے پاس رہتا ہے پس ملک گوہرؓ کو دائرہ کے باہر کردیئے۔ملک دائرہ کے باہر ہو کر تین رات دن آہ وزاری کرتے ہوئے جنگل میں پڑے رہے۔میاں ابو محمدؓ نے ان کے اس حال میں کہا نماز کا وقت ہے ادا کرنا چاہیئے ملک گوہرؓ نے کہا خداوند نماز کی درگاہ سے مردود ہو گیا ہوں کسکی نماز پڑھوں پس میاں ابو محمدؓ نے امامؑ کے حضور میں یہ ماجرا عرض کیا تو فرمایا اگر آنا چاہتا ہے تو اکسیر کو باولی میں ڈالکر آئے اسی وقت میاں سید سلام اللہؓ نے اکسیر کو باؤلی میں ڈالدیا مگر جو کے دانہ برابر اکسیر باؤلی کے پتھر پر جو پڑی تھی میاں مذکور نے اسکو اٹھا کر حضرتؑ کی اطلاع کے بغیر حضرتؑ کا پانی کا لوٹا گرم کر کے اس پر ڈالا تانبے کا لوٹا زر سرخ ہو گیا حضرتؑ کے حضور میں لیجا کر عرض کیا میرانجی اکسیر ایسی تھی امامؑ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اکسیر خالص ہے لیکن ملک گوہرؓ کی خدا طلبی کے امتحان کے لئے باؤلی میں

ڈالی گئی اس کے بعد لوٹے کو بیچ کر سویت کر دئے پس صحابہؓ سودا خرید نے کیلئے بازار گئے تھے جب امامؑ نے عصر کی نماز کیلئے باہر تشریف لا کر دیکھا کہ تھوڑے اصحاب موجود ہیں تو فرمایا اے میانسید سلام اللہؓ تھوڑی اکسیر تھی اس کے واسطے سے بندہ خدا کی نظر اور بندہ کی صحبت اور نماز اور بیان قرآن سے صحابہؓ باز رہے اگر وہ سب اکسیر رہتی تو ان کا احوال کیا ہوتا اس کے بعد شیخ صدرؒ الدین امامؑ کی ملاقات کے لئے آئے واقعہ یہ ہے کہ ایک روز استاد شریعت شیخ صدر الدؒین مدرسہ علوم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مرد شیخؒ نے سامنے آکر کہا کہ مہدی موعودؑ آیا ہے کچھ تو خبر رکھتا ہے جا تصدیق کرو گرنہ کافر رہیگا شیخؒ کا ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوا اور یکا یک مرد مذکور غائب ہو گیا شیخ نے اپنے دل میں خیال کیا ایسا نہ ہو کہ نفسانی وسوسہ دل میں پیدا ہوا ہو یا شیطانی فکر پہنچی ہو یکا یک درختوں اور ہر طرف سے آواز شروع ہوئی کہ یہ مہدیِ موعودؑ ہے ۔ یہ رحمٰن کا خلیفہ پس اس آواز پر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جا کر تربیت ہوئے اس کے بعد ایک متعلم نے اپنے لڑکے کو لیا ہوا حضرتؑ کے حضور میں آکر عرض کیا کہ ہمارے لڑکے حق میں دعا کیجئے ۔ امامؑ نے فرمایا شیخ صدر الدین دیکھو تعلیم پایا ہوا کیا کہتا ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو ہم ان سے جزیہ لیں اور اپنی شمشیر اوپر اٹھا کر فرمایا کہ اب (کلمہ گویوں کے ساتھ) یہ باقی رہ گیا ہے لیکن بندہ اس پر (جہاد اصغر پر) مامور نہیں ہے (جہاد اکبر پر مامور ہے) شہر ٹھٹھ میں چوریاسی تن اللہ کا دیدار رکھنے والے حق سے ملے (وفات پائے) ان سب کو حضرتؑ نے اللہ تعالیٰ کی رضا سے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے مقام کی بشارت فرمائی اور پھر فرمایا کہ جب بندہ ان کو قبر میں رکھتا ہے تو ان کی پیٹھ کو کچھ مٹی لگنے پاتی ہے یا نہیں قبضہ قدرت سے اٹھا لئے جاتے ہیں پھر فرمایا جو ہمارے ہیں مٹی میں (قبر میں) پڑے رہنے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ جو ہمارے ہیں آخرت کے طالب نہوں گے (خدا کے طالب ہوں گے) اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ بندگیمیاں نعمتؓ میاں عبد المجیدؓ میاں شیخ محمد کبیرؓ اور میاں یوسفؓ کو اپنے اپنے گھر والوں کو لانے کیلئے گجرات روانہ فرمایا ۔ میاں لاڑ شاہؓ نے عرض کیا کہ میاں نعمتؓ کا قبیلہ بہت ہے واپس آنے نہیں دیں گے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی ہیں ہرگز نہیں رہیں گے ۔ بندگیمیاں نعمتؓ نے عرض کیا کہ بندہ اپنی عورت کا اختیار اس کے ہاتھ میں دیکر آیا ہے بندہ کو اپنی خدمت سے دور نہ کریں ۔ فرمایا جاؤ ۔ آنیوالوں کو لاؤ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا میرانجی بندہ کیلئے عورت بچے نہیں ہیں کس لئے بھیجتے ہیں فرمایا جاؤ اس میں کچھ خدائے تعالیٰ کا مقصود ہے پس میاں سید سلام اللہؓ نے میرانسید محمودؓ کو خط لکھ کر شاہ خوندمیرؓ کے ہاتھ میں دیا تھا حضرت مہدیؑ نے تشریف لا کر فرمایا کہ کیا لکھے ہو پڑھو ۔ جب پڑھنے لگے کہ '' وہاں کیا بیٹھے ہو بیگانے آکر بہرہ ولایت لیجا رہے ہیں تمہارے لئے اس ذات اور محمدؐ کی ولایت کے بہرہ سے دور رہنا جائز نہیں ہے ۔ شہر ٹھٹھ میں چوریاسی اشخاص وفات پائے ان سب کے حق میں امامؑ نے اولوالعزم پیغمبروں کے مقام کی بشارت فرمائی ہے اور نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عام دسترخوان کھول دیا ہے اور اپنی رحمت کی نظر سے دیکھ رہا ہے جو شخص مرتا ہے مرنے والے کی کیا ہی نیک بختی ہے '' اس خط کو سنکر امامؑ نے فرمایا کہ اس خط کو پھاڑ دو اور دوسرا خط ایسا لکھو کہ '' سید محمد چاپانیر میں ہے اور میرانسید محمودؓ ٹھٹھ میں ہیں تین بار فرمایا '' میاں سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی ہمارے خوندکار میراں ہیں ۔ فرمایا بندہ میراں ہے تو میراں سید محمودؓ اول میراں ہیں جب صحابہؓ گجرات پہنچے چند روز کا عرصہ ہو چکا ان کے جانے کے بعد امامؑ نے جمعہ کے روز پاکدامن خاتونان جنت عورتوں کے مجمع میں وعظ فرمایا کہ جو کوئی اللہ کی دی ہوئی چیز سے نہیں لیتا ہے اگر چہ وہ طلب کرتا ہے نہیں پاتا ۔ امامؑ نے جب یہ بات فرمائی تو یکایک بی بی بونجیؓ نے کھڑی ہو کر عرض کیں کہ میں اپنی ذات کو خوندکار کے حضور میں خدا کیلئے گذرانتی ہوں ۔ یہ بھی بنمانی قوم سے تھیں ان کے شوہر اول ملک نجن وفات پا چکے تھے امامؑ نے فرمایا بہتر ہے پھر عرض کیں حضرت مہدیؑ سے اپنے نان ونفقہ کا حق طلب نہیں کرونگی اس کی کوئی حاجت نہیں مگر اس بات کی تمنا رکھتی ہوں کہ محشر کے دن خوندکار کی زوجیت میں اٹھائی جاؤں حضرت مہدیؑ نے میاں لاڑؓ اور قاضی حبیب اللہؓ کو طلب کر کے فرمایا تم گواہ رہو کہ بی بی بونؓ اپنی ذات کو خدا کیلئے بندہ کے حوالے کی ہیں بی بیؓ نے بھی گواہوں کے روبرو اس بات کا اقرار کیا دونو اصحابؓ گواہ ہو کر واپس ہوئے جب اصحاب مذکور ایک عرصہ کے بعد گجرات سے

روانہ ہوئے تو بوقت روانگی سلطان محمود بیگڑہ کی دونوں بہنیں راجے سون و راجے مرادی جو حضرت مہدیؑ سے تربیت ہوچکی تھیں سلطان محمود ان کو قید کرنے کی وجہ سے حضرتؑ کے ہمراہ نہ جاسکیں پس راجے سون نے بندگی میاں سید خوند میرؓ کے ذریعہ اور راجے مرادی نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ زر نقد لباس ہتیار گھوڑے اور اونٹ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں روانہ کی تھیں راستہ میں میراں سید محمودؓ نے بھی شاہ خوند میرؓ اور شاہ نعمتؓ سے ملاقات کی آنحضرتؓ کی ملاقات کا سبب یہ تھا کہ رات میں میراں سید محمودؓ اور بی بی کد بانوؓ دونوں آرام فرمارہے تھے کہ حضرت رسالتؐ پناہ اور حضرت مہدیؑ دونو خاتمین علیہما السلام نے میراں سید محمودؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو یہ تمہاری جگہ نہیں ہے جب بیدار ہوئے تو خود کو گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے پایا اور رتنی بائی دائی کو کہا کہ ہماری شمشیر اور قرآن لا دو انکو لیکر دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے اور بی بی کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے باپ کے گھر جاؤ بندہ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جاتا ہے تو بی بیؓ نے عرض کیں کہ یہ عاجزہ بھی حضرت مہدیؑ کے دیدار کی طالب ہے اپنے ساتھ لے چلو فرمایا کہ میرے پاس سواری کا خرچ نہیں ہے۔ بی بیؓ نے کہا کہ میں پاؤں کو چندیاں باندھ کر چلوں گی۔ پس حضرتؓ گھوڑوں اونٹوں وغیرہ اشیاء کو بیچ کر قرض کا تقاضا کرنے والوں کو دیئے قرض اور نوکروں کی تنخواہ سے سبکدوش ہوکر بی بیؓ کی سواری کے لئے ایک ڈولی لیکر روانہ ہوئے اور پانچ یا چھ منزل پر حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ سے ملے بیان کرتے ہیں کہ اول بندگی میاں نعمتؓ نازل ہوئے پھر میرانسید محمودؓ آئے اور پھر میاں سید خوند میرؓ آئے کسی نے شاہ خوند میرؓ سے کہا کہ میرانسید محمودؓ نے فلاں جگہ قیام فرمایا ہے تو اسی جگہ پر گئے لیکن بندگی میاں سید خوند میرؓ کے آنے سے پہلے میراں سید محمودؓ نے بندگیمیاں نعمتؓ کو کہلا بھیجا تھا کہ خداتعالیٰ نے حضرت مہدیؑ کے لئے تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز بھیجا ہے اس میں سے راستہ کے خرچ کیلئے بندہ کو روانہ کرو کیونکہ آپ اُن روپیوں میں سے اپنے ساتھیوں کو کھلاتے ہو۔ بیان کرتے ہیں بندگیمیاں شاہ نعمتؓ کے ہمراہ چالیس اشخاص تھے اور بعض کہتے ہیں کہ ساٹھ اشخاص تارک دنیا طالب خدا ہوکر حضرتؓ کے ہمراہ ہوگئے تھے جواب دیا کہ بندہ سے امانت میں خیانت نہوگی۔ میراں سید محمودؓ بہت رنجیدہ تھے اس کے بعد بندگیمیاں سید خوند میرؓ آئے اور کہلایا کہ بندہ دروازے پر کھڑا ہے خدمت میں پہنچاؤ جواباً فرمایا کہ بندہ کو معاف کرو جس مقام پر میاں نعمتؓ ٹھیرے ہیں وہیں ٹھیرو۔ میراں سید محمودؓ کے آدمیوں سے شاہ خوند میرؓ کو معلوم ہوا کہ حضرتؓ بندگیمیاں نعمتؓ سے رنجیدہ ہوئے ہیں اس کے بعد شاہ خوند میرؓ نے بلند آواز سے کہا کہ کوئی چیز خدائے تعالیٰ بھیجا ہے اور نیز عصر کی نماز کا وقت قریب ہے سرفراز فرمائیں اس کے بعد باہر آئے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوکر ملاقات کئے اور جو سامان جانوروں پر تھا اتارے پس شام کی نماز کے بعد شاہ خوند میرؓ نے سامان مذکور میراں سید محمودؓ کے سامنے رکھا اور کہا کیا ہی اللہ تعالیٰ کا فضل اس قاصر پر ہوا کہ میں یہ سامان گجرات سے فرح کو کب لیجاتا اس مال ومتاع اور ان طالبان خدا کا وارث اسی جگہ پایا اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ اس سامان کو اٹھانے کیلئے حکم دو جس طرح خرچ کرتے آئے ہو اسی طرح خرچ کرتے ہوئے چلو پھر شاہ خوند میرؓ نے کہا کہ خوندکار اس سامان کو خرچ کرکے شاہ زماں (حضرت مہدیؑ) کی خدمت میں پہنچیں اگر یہ سامان ختم ہوجائے تو بندہ حاضر ہے بندہ کو فروخت کرکے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جائیں نہایت عمدگی سے خدمت کی حد ادا کرکے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے میراں سید محمودؓ نے فرح پہنچنے سے پہلے میاں شیخ محمد کبیرؓ کو خوشخبری سنانے کیلئے حضرت مہدیؑ کے حضور میں روانہ کیا جب میراں سید محمودؓ کے آنے کی خبر حضرت کو پہنچی تو وہ دن بی بی بونجیؓ کی باری کا تھا حضرت مہدیؑ کو بہت مسرور دیکھ کر بی بیؓ نے پوچھا کہ میرانؑ کو فرزند کے آنے سے خوشحالی ہوتی ہے امامؑ نے فرمایا ہاں بیٹا بیٹا ہوکر آتا ہے کیوں خوشحالی نہ ہو ملاقات کے بعد حضرت مہدیؑ نے یہ بیت پڑھی

دوست کی خاطر تمام عالم سے منقطع ہوجانا چاہیئے
ہاں دوست کی خاطر دو عالم سے منقطع ہوسکتے ہیں

اس کے بعد میرانسید محمودؓ نے عرض کیا میرانجی اگر چہ میانسید خوندمیرؓ راستہ میں ملاقات نہ کرتے اور ہمراہ نہوتے تو بندہ راستہ میں ہلاک ہوجاتا اور میاں نعمتؓ نے بندہ سے ایسی بے مروتی کی امامؑ نے فرمایا تعجب کی بات کیا ہے تم اور میاں سید خوندمیرؓ برادر حقیقی ہو اور میاں نعمتؓ نے ان اشخاص کو جو اللہ کی رحمت کے لائق تھے لایا ہے اور بھیا کے ساتھ ایسا کیئے عوام کی رسم جو کہتے ہیں کیا اس کے آباء کی میراث ہے نہیں جانے' بندگی میاں نعمتؓ اس وجہ سے رنجیدہ ہوکر جنگل کی مسجد میں چلے گئے حضرتؑ تشریف لیجا کر میاں نعمتؓ کا ہاتھ پکڑ کر لائے اس موقع پر یہ بات فرمائی ۔توں مجھ لوڑ نلوڑ ہوں تجھ لوڑ نہار۔

حاصل کلام حضرت کے صحابہؓ کا قصہ انتہا کو پہنچایا گیا لیکن جب نگرٹھٹھ سے نکلے اس وقت امامؑ نے فرمایا کہ سندھی ناپسندی دریا خاں اپنے لشکر کولیا ہوا امامؑ کے ہمراہ ہوگیا تو فرمایا اے دریا خاں واپس ہوجاؤ۔ کہا کہ میں قندھار کی سرحد تک آؤنگا کیوں کہ راستہ ویران ہے۔ نومیل ساتھ آیا اس کے بعد امامؑ نے کوشش کرکے واپس کیا چار منزل کے بعد میاں ولیؓ پیچھے رہ گئے تھے اس شہر کا دیسمکھ ان کو طلب کر کے پوچھا کہ یہ بڑا لشکر کس کا ہے اور کہاں جاتا ہے میاں ولیؓ نے کہا فقرا کی جماعت ہے اس کا حاکم مہدی موعودؑ ہے کہا تو جھوٹ کہتا ہے کیوں کہ اتنے قوی ہیکل توانا ہاتھی بے سامان فقیروں کے پاس کیسے رہتے پس میاں ولیؓ نے دیسمکھ کی باتیں حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیں امامؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے چنانچہ حضرت رسولؐ کے لئے پانچ ہزار ملائک نشان والے ملازم تھے اسی طرح بندہ کے پاس ملازم ہیں جب آگے بڑھے راستہ میں تاجروں کی جماعت سے چند اشخاص ڈرے ہوئے حیران اور چہرہ کا رنگ اڑا ہوا آگے پیچھے دیکھتے ہوئے دوڑتے آرہے تھے جب انھوں نے حضرت مہدیؑ کو دیکھا تو ان کی چال دھیمی ہوئی فریاد کرنے لگے کہ خوندکار اس راستہ سے نہ جائیں کیونکہ ہم چالیس آدمی تھے جن میں سے سات زندہ ہیں اکثر احباب سانپوں کے سبب سے ہلاک ہوگئے راستے کے درمیان وہ سانپ گویا رہزن ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس واقعہ کو کتنے روز ہوئے کہا کہ یہ واقعہ آج ہی کا ہے اور یہاں سے آدھے کوس کے فاصلہ پر ہوا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ تم بندہ کے ساتھ چلو تو وہ ساتھ ہوگئے جب سانپوں کے مقام پر پہنچے تو اسی جگہ حضرت مہدیؑ نے قیام فرمایا اور جن اشخاص کو سانپوں کا زہر کا اثر ہوا تھا ان سب کو اپنا پسخوردہ عنایت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا زہر دفع کردیا اور تمام لوگ ہشیار ہوگئے اور چالیس اشخاص نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کر کے تارک دنیا اور طالب دیدار خدا ہوکر حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی جب رات ہوئی امامؑ نے فرمایا کہ ابھی رات نوبت (باری باری سے اللہ کے ذکر میں بیٹھنا) معاف ہے تمام لوگ سوجاؤ جب آدھی رات ہوئی تو سانپوں کا بادشاہ حاضر ہوکر حضرتؑ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہوتو راستہ چھوڑ دیتے ہیں فرمایا کہ بہتر ہے راستہ چلنے والوں کو تکلیف نہ پہنچے پس سانپوں کے بادشاہ نے حکم دیا کہ ان سانپوں کو جنھوں نے ان لوگوں کو رنجیدہ کیا ہے حاضر کرو اسی وقت حاضر ہوگئے تو حکم دیا کہ انکو ٹکڑے ٹکڑے کردو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جب صبح ہوئی تو سب اشخاص سلامتی کے ساتھ حضرت مہدیؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور قندھار پہنچے وہاں کا حاکم میر ذوالنون کا بیٹا شہ بیگ تھا بیس سالہ عمر میں شرابی اور لاپرواتھا قندھار میں کسی نے کہا میرانجی یہ خراسانی بڑے ظالم ہیں اور ہم ہندی ہے اصل کے لحاظ سے آپس میں ایک دوسرے سے ہندی بات اور دینی گفتگو نہیں کرسکتے اگر مصلحت سمجھی جائے تو چند روز اپنا دعویٰ پوشیدہ رکھیں جس وقت آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو سمجھنے لگیں اور وہ لوگ ہماری طرف کچھ مائل ہوجائیں تو آپ اپنا دعویٰ ظاہر فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ اگر چہ مہدیت کا دعویٰ تمہاری قوت کے سبب سے کیا گیا ہوگا تو مصلحت سے کام لیا جائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی قوت سے دعویٰ مہدیت کیا گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوجائیگا قندھار میں حضرت مہدیؑ کے متعلق خبریں بہت پھیل گئیں کہ ایک سید ہند سے آیا ہے اور مہدیت کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے دعوے پر کلام اللہ کو گواہ لایا ہے اور اپنی ذات کے انکار کو کفر کہتا ہے۔ اس کے بعد تمام علماء نے جمع ہوکر قندھار کی جامع مسجد میں حضرت مہدیؑ کو طلب کیا اور حضرتؑ بھی نماز جمعہ کے لئے تیاری کر رہے تھے علماء کے لوگوں نے آکر کہا کہ آیئے' فرمایا آتا ہوں دوسرے بار بہت سے لوگوں نے جمع ہوکر آکر کہا جلد آیئے' فرمایا کہ لوگ وضو کررہے ہیں آتا

ہوں پھر تیسرے بار بھی بہت سے لوگ جمع ہوکر آئے اور حضرتؑ کے کمر بند مبارک کا دامن پکڑ کر کہا کب آتے ہو۔ کس لئے جلد نہیں آتے اس کے بعد حضرت امیرؑ کھڑے ہوکر چند قدم برہنہ پیر تشریف لیجاتے تھے اس وقت کسی نے کہا حضرت کی نعل لاؤ فرمایا تعلق نہیں ہے بندہ ہزار میل خدا کے لئے برہنہ پیر جائیگا اس کے بعد حضرت کے ہمراہ جو صحابہؓ تھے ان کو منع کیا۔ صحابہؓ نہیں رکے دست درازی شروع کی بندگی میاں دلاورؓ پر لکڑی چلائی اس وقت حضرتؑ کا رخ انور کچھ بھی تغیر نہ ہوا پس جب امامؑ جامع مسجد پہنچے تو آپؑ نے کسی کی طرف توجہ نہیں کی علماء مذکور گالیاں دینے لگے آنسرورؑ کامل حلم اور بے نیازی سے کام لیکر صف اول پر بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد شہ بیگ نشہ کی حالت میں شراب کے شیشے ہمراہ لیا ہوا آیا اس وقت کسی نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ شہ بیگ آتا ہے شراب پیا ہوا اور لاپروا اور بہت شریر ہے۔ امامؑ نے فرمایا خاموش رہو اور آنے دو دنیا کی مستی رکھنے والے بندہ کے پاس آکر ہشیار ہوجاتے ہیں یہ پیشاب کی مستی ہے کبتک رہیگی جب شہ بیگ آیا تو حضرت مہدیؑ کے سامنے ایک جگہ بیٹھ گیا اور جو لوگ زبان درازی کے ساتھ شور وغوغا کرتے تھے ان کو منع کر کے بلکہ جھڑکی دیکر کہا خاموش رہو ایک بار میں بھی تو سنوں کہ سید کیا کہتا ہے اسکے بعد میں جو کچھ چاہونگا کرونگا جب سب لوگ خاموش ہوگئے تو حضرت مہدیؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا تین آیتوں کا بیان فرمایا تو بیان سنتے ہی شہ بیگ کا حال ایسا ہوگیا گویا کہ نیم بسمل کبوتر اور روتا ہوا عرض کیا کہ اے سردار مجھ سے خطا ہوئی خدا کی قسم میں ایسا نہیں جانتا تھا اگر جانتا تو بسر و چشم حاضر خدمت ہوتا اور جو گستاخی کیگئی نہ کرتا اس کے بعد کھڑے ہوکر عرض کیا کہ میں نے بہت گستاخی کی معاف فرمائیں اسی طرح کم وبیش ایک پہر (تین گھنٹے) تکرار کرتا تھا اور حضرت مہدیؑ نے افمن کان علی بینة من ربه (پس وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو) کے پورے رکوع کا بیان ہونے تک شہ بیگ کی طرف توجہ نہیں کی اس کے بعد حضرت کھڑے ہوکر روانہ ہوئے شہ بیگ آنسرورؑ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ پر رکھا ہوا امیر زمانؑ (حضرتؑ) کے مکان تک آکر قدمبوسی کر کے واپس ہوا اور مہمانی کیلئے سونا چاندی اور خشک وتر میوہ بھیجا امامؑ نے قبول فرمایا جب تین روز ہوگئے تو قبول نہیں فرمایا۔ پس شہ بیگ نے خود آکر بہت کوشش کی آنسرورؑ نے فرمایا کہ تین روز کی ضیافت قبول کرنا سنت مصطفیؐ ہے میں بھی تین روز سے زیادہ نہیں لوں گا پس آنحضرتؑ قندھار میں دو ہفتے قیام فرما کر روانہ ہوئے اور شہ بیگ بھی حضرت مہدیؑ کے گھوڑے کی فتراک پکڑا ہوا تین کوس تک حضرت کے ساتھ رہا حضرت نے فرمایا کہ واپس جاؤ تو عرض کیا مجھکو مرید کیجئے پس آنسرورؑ نے ایک جھاڑ کے سایہ کے نیچے آکر اس کی تلقین فرمائی پس شہ بیگ وہاں سے واپس ہوگیا۔

قندھار سے اس کاشف الکروب والاسرارؑ کے ہمراہ جو مہاجرینؓ روانہ ہوئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں میاں محمد کاشانیؓ میاں اشرفؓ ہانسوی میاں لالنؓ خراسانی میاں حاجی محمدؓ احمد آبادی میاں عبداللہؓ میاں عبدالہاشمؓ میاں عبدالقادرؓ میاں کبیرؓ خاں میاں شریف محمدؓ میاں کمالؓ خاں اور میاں چالاکؓ جب آنحضرتؑ فرح کو پہنچے تو آپ کے فیض کی خبر پھیل گئی کہ ایک سید اولاد حسینؓ سے آکر دعویٰ مہدیت کرتا ہے ''میں مہدی موعودؑ خلیفۃ الرحمٰن ہوں تمام خلائق پر میری تصدیق فرض ہے ہماری تصدیق کرنیوالا مومن ہے اور ہمارا انکار کرنے والا کافر ہے'' یہ کہتا ہے۔ پس شہر کے قاضی نے کوتوال کو کہلایا کہ تو لوگوں کے ہجوم کے ساتھ جا اور جو سید دعویٰ مہدیت کرتا ہے اس کو معہ خورد وکلاں گرفتار کر کے لا کوتوال نے اپنے لوگوں کو بھیجا حضرتؑ اپنے صحابہؓ کے ساتھ حجروں کے باہر خدا کے ذکر میں بیٹھے تھے اصحاب ومہاجرینؓ نے جنگ کی اجازت طلب کی امامؑ نے فرمایا کہ بندہ حضرت رب العزت کے فرمان کا تابع ہے اپنی فکر یا کسی کی مصلحت کا تابع نہیں ہے صبر کرو۔ اس کے بعد کوتوال کے لوگ فقیر مردوں اور عورتوں کا تمام اسباب یہاں تک کہ عورتوں کی اوڑھنیاں لیکر آنسرورؑ کے حضور میں آئے شمشیروں کو طلب کیا حضرت نے پہلے اپنی شمشیر ان لوگوں کے سامنے رکھدی صحابہؓ نے بھی آنسرورؑ کی پیروی کی (اپنی اپنی شمشیریں دیدیں)۔ سرور خاں سروانی حاکم اور امیر قلعہ تھا اور میر

ذوالنون امیر قصبہ تھا سرورخاں مذکور نے آدھی رات میں خواب دیکھا کہ حضرت رسالت پناہؐ نیزہ ٹیک کر سرھانے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تیری سلطنت میں میرے فرزند پر جو میری ولایت کا مالک ہے ایسا ظلم ہوا ہے تو اس نے خوف اور ہیبت سے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا سویرے تحقیق کرونگا۔اس کے بعد پیٹ کے درد سے عاجز ہوکر ہشیار ہوا اور کوتوال کو طلب کر کے کہا کہ تو کیا کام کیا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا اور پیٹ کے درد سے پریشان ہوں کوتوال مذکور نے پوری کیفیت بیان کی اور قاضی کو قید کر کے حضرت مہدیؑ کے حضور میں کہلایا کہ آپؑ جو کچھ حکم فرمائیں قاضی پر جاری کرتا ہوں اور نیز بعضے منصف علماء کو عذر چاہیئے اور دعویٰ کی تحقیق کے لئے آنخضرتؑ کے حضور میں بھیج کر کہلایا کہ آپ تلف شدہ سامان کا ذکر کر کے فہرست دیں تو میں دگنا سامان گزرانتا ہوں علماء مذکور نے حضرتؑ کی خدمت میں جا کر بہت عذرخواہی کی اور تلف شدہ سامان کے ظاہر کرنے کیلئے عرض کیا تو امامؑ نے فرمایا ہماری ملک سے کوئی چیز تلف نہوئی ہم خدا کے سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے میرا خدا مجھ سے تلف نہیں ہوا اس کے بعد علماء نے چند علمی سوالات کئے ان کا جواب فرمایا محظوظ ہوکر واپس ہوئے امامؑ اور علماء مذکور کے درمیان جو کچھ گفتگو ہوئی اس کے متعلق ان میں جو بڑا افاضل تھا کہا کہ اے نواب (سرورخاں) میرا علم سید کے علم کے سامنے ایسا ہے جیسا کہ قطرہ دریا کے سامنے پس ان علماء نے یہ خبر رچ میں ذوالنون کو پہنچا کر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے میر ذوالنون نے کہا ایک بار تلف شدہ سامان بھیج دینا چاہیئے اس کے بعد میں دبدبہ اور جنگ کے اسباب کیساتھ جاتا ہوں اگر کم ہمتی سے ہماری طرف توجہ کی تو جھوٹے ہیں۔اور اگر ہم سے لاپروائی کی اور ہم پر ہیبت اثر کرے تو ہم متوجہ ہوں گے بیشک مہدی موعودؑ ہے پس حاکم مذکور کو میر ذوالنون کی بات پسند آ کر رضا دیا اور میر ذوالنون نے جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا۔جب لشکر کے باجوں کی آواز فقراء کی سماعت میں آئی اور دبدبہ کے ساتھ حد سے زیادہ ظلم اور دست درازی کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ کسی کو چابک رسید کیا اور کسی کو تکلیف دیا آنسرورؑ کی نظر مبارک پڑتے ہی یک بیک گھوڑے سے اتر کر حضرت مہدیؑ کے قریب بیٹھنے کا ارادہ کیا کسی صحابیؓ نے نہ تو اسکی طرف توجہ کی اور نہ اسکو جگہ دی اسوقت حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جہاں جگہ پاؤ بیٹھ جاؤ اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا۔حضرتؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا تو ادب کے ساتھ بیان سننے لگا اس کے بعد امامؑ نے فرمایا کہ نزدیک آ پھر فرمایا کہ زیادہ نزدیک آ بہت نزدیک آ کر عرض کیا اگر خوندکار لغوی مہدی ہیں تو معقول ہے اگر اصطلاحی مہدی ہیں تو دلیل دکھانا چاہیئے فرمایا کہ دلیل دکھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور بندہ پر تبلیغ ہے پھر میر ذوالنون نے کہا حدیث میں آیا ہے کہ مہدیؑ پر شمشیر کام نہیں کریگی امامؑ نے فرمایا شمشیر کا کام کاٹنے کا ہے اور پانی کا کام ڈبانے کا ہے اور آگ کا کام جلانے کا ہے لیکن مہدیؑ پر کوئی قادر نہوگا آزماؤ' کہکر اپنی شمشیر اس کے سامنے رکھدی میر ذوالنون شمشیر لیکر اٹھا اور ہاتھ اونچا کیا اس کا ہاتھ سیخ ہوگیا پس دوسرے ہاتھ میں شمشیر لیکر اٹھایا وہ ہاتھ بھی سیخ ہوگیا چہرہ سبز ہوکر بیہوش ہوکر گرا حضرت مہدیؑ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہشیار کیا اُسی طرح تین بار حملہ کیا پھر ادب اور تواضع سے آنخضرتؑ کے سامنے شمشیر رکھدی اس کے بعد ایک عقلمند وزیر نے جس کا نام مولانا نورکوز گر تھا بلند آواز سے کہا کہ اگر مہدیؑ کا آنا ہے تو پس یہی ذات مہدی موعودؑ ہے وگرنہ مہدی ہرگز نہیں آئیگا۔میں نے تصدیق کی میر ذوالنون نے کہا میں نے بھی تصدیق کی اور میں اس مہدیؑ کا مصدق ہوں مہدیؑ کا نوکر اور ناصر ہوں اور مہدیؑ کا غلام ہوں جہاں تلوار چلانے کی ضرورت ہوگی تلوار چلاؤنگا اور مہدیؑ کے مخالفوں کو قتل کرونگا۔حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنے نفس پر تلوار مار کہ گمراہی میں نہ ڈالے مہدی اور مہدویوں کا ناصر خدا ہے۔پس میر ذوالنونؓ تلقین ہوا اور ملا نورکوزگر بھی تربیت ہوئے اور وہاں بہت سے اشخاص تارکان دنیا طالبان خدا ہوکر خدا کے دیدار سے مشرف ہوئے اور حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی لیکن فرح میں آنسرورؑ کا مقام بیرون شہر باغ میں تھا میر ذوالنونؓ نے شہر میں آنے کی بہت کچھ کوشش کی لیکن میرانسید محمودؓ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ بندگیمیاں نعمتؓ میاں عبدالمجیدؓ میاں ابومحمدؓ میاں شیخ محمدؓ کبیر اور میاں یوسف رضی اللہ عنہم جو گجرات گئے تھے ان کے واپس ہونے تک امامؑ شہر میں نہیں آئے ان کے آنے کے بعد شہر میں آئے اور قصبہ رچ میں

ضرورت کے موافق دائرہ باندھا اور چند گھر جو خدائے تعالیٰ نے دیا تھا ان میں اقامت فرمائی شہر فرح میں داخل ہونے کے بعد آنحضرتؑ کی حیات مبارک دوسال پانچ مہینے ہوئی۔ نیز حضرت مہدیؑ نے میاں نظام غالبؓ کو نگرٹھٹھ سے نہر والہ روانہ فرمایا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ تین ضعیف عورتوں نے امامؑ سے کہا میرانجیؑ ہماری لڑکیاں بھی خدا کی طلب بہت رکھتی ہیں اور ہم کو کہلا بھیجی ہیں کہ اگر تم آئے تو ہم بھی حضرت مہدیؑ کی صحبت سے مشرف ہوتے ہیں امامؑ نے فرمایا کہ جاؤ۔ ان عورتوں نے کہا کہ ایک بھائی کو ہمارے ہمراہ کر دیجئے امامؑ نے فرمایا کس کو تمہارے ہمراہ کروں کہا میاں نظامؓ غالب کو۔ میاں نظام غالبؓ یہ بات سنکر تمام دن غائب رہے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ مجھ کو ان کے ہمراہ کر دیں اور میں حضرتؑ کی صحبت سے دور ہو جاؤ جب میاں نظامؓ عصر کے وقت آئے تو بیان کے موقع پر امامؑ نے فرمایا کہ بندگان خدا بھاگ گئے تھے پھر آ گئے ہیں شام کی نماز کے بعد فرمایا میاں نظامے تم جاؤ اس میں کچھ خدا کا مقصود ہے پس ان عورتوں کے ہمراہ نہر والہ گئے جب میاں نظام غالبؓ نہر والہ سے واپس ہوئے تو نہر والہ کا قاضی اور خطیب دونو حضرت مہدیؑ کی تصدیق اور ترک دنیا کر کے اپنے اپنے عہدوں کو چھوڑ کر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے پس جب فرح میں امامؑ سے ان کی ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ ایسے اشخاص کو مہدی (ہدایت یافتہ) کہنا چاہئے پس جانو کہ حاکم قلع سرورخاں کے پیٹ میں جب درد شروع ہوا تھا تو حضرت مہدیؑ کی خدمت میں عرض کروایا کہ میرانجی بندہ کا قصور معاف فرمائیں کہ بہت تکلیف ہو رہی ہے کچھ پسخوردہ عنایت فرمائیں تاکہ اس کی برکت سے صحت پاؤں امامؑ نے فرمایا کہ ہم حکیم نہیں ہیں کہ کچھ دواؤں کو جانیں اس کے بعد بندگیمیاں نظامؓ نے عرض کیا کہ خوندکار رحمتہ للعالمین میں کچھ ستاری کریں اور اپنا پسخوردہ عنایت فرمائیں اس کے بعد حضرت نے پانی کا پسخوردہ دیا پیتے ہی درد کم ہو گیا اسی وقت سرورخاں حاضر خدمت ہو کر تربیت ہو کر واپس ہوا اور مہمانی کے لئے بہت سے اشیاء روانہ کیا تین روز کے بعد امامؑ نے قبول نہیں فرمایا پس جتنے علماء باللہ مہدی موعودؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے تھے شہر ہریو میں سلطان حسین شاہ خراسان کے نام پر خط روانہ کیا کہ ہم سب نے ایک سال تک حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کے دعوے مہدیت کے متعلق بحث کیا آخر کار ہم نے قرآن اور حدیث سے ثابت کیا ہے کہ یہی ذات مہدی موعودؑ حق ہے ہم نے تصدیق کر لی سلطان مذکور نے چار علماء یعنی اول شیخ علی فیاض، دوم ملا درویش محمد، سوم حاجی محمد ہر دو خراسانی، چہارم عبدالصمد ہمدانی کو طلب کر کے کہا کہ یہ دعویٰ بڑا ہے اچھی طرح تحقیق کرنی چاہئے اگر صادق ثابت ہو تو اطاعت قبول کرنی چاہئیے علماء مذکور نے عرض کیا کہ ہم کو بھی فکر کرنی چاہئے اور ایسی حجت چاہئے کہ منقطع نہو اس کے بعد انھوں نے دو مہینے کی مہلت طلب کی اور کہا کہ کتب خانہ ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ اچھی طرح تحقیق کریں اور بعد تحقیق چار سوال اخذ کر کے روانہ ہوئے اور آپس میں اتفاق کیا کہ جس وقت مہدیؑ سے سوال کریں ملا علی فیاض کے سوائے دوسرا شخص بات نہ کرے پس جب حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے آنسرورؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا اور تین آیتوں کا بیان کیا پس علماء نے (۱) سوال کیا کہ آپ خود کو مہدی موعودؑ کہلاتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے بلکہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھ کو مہدی موعود کیا ہے اور تو مہدی موعود آخرالزماں ہے (۲) پھر سوال کیا کہ آپ کیا مذہب رکھتے ہو فرمایا کہ ہمارا مذہب کتاب اللہ اور سنت محمد رسول اللہ ﷺ ہے (۳) پھر پوچھا کہ آپ کس تفسیر پر قرآن کا بیان کرتے ہو فرمایا کہ بندہ مراد اللہ تفسیر بیان کرتا ہے جو تفسیر اور اس کے سوائے جو بات اس بندہ کے بیان کے موافق ہے صحیح ہے ورنہ غلط ہے (۴) پھر پوچھا کہ آپ خدا کے دیدار کا دعویٰ کرتے ہو اور خدا کو دیکھنے کے لئے مخلوق کو بلاتے ہو۔ آنحضرتؑ نے جو آیتیں دیدار کے جواز میں آئی ہیں ان کو علمی قواعد سے تطبیق دے کر ان علماء کی زبان سے دنیا میں خدا کے دیکھنے کو ثابت کر دیا۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ شرع میں قاضی کتنے گواہوں پر راضی ہوتا ہے علماء نے کہا دو گواہوں پر راضی ہوتا ہے امامؑ نے فرمایا کہ یہ محمد رسول اللہؐ اور یہ ابراہیم خلیل اللہؑ کھڑے ہیں پوچھے اور ایک یہ بندہ بھی گواہ ہے۔ اسی وقت مولانا علیؒ نے جاذب ہو کر تصدیق کر لی اور کہا کہ خدا کی قسم

ہمارے لئے یہی ایک گواہ کافی ہے دوسرے تینوں علماء نے بھی آمنا وصدقنا کہنا شروع کیا اور تین علما نے حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور مولانا عبدالصمدؓ کو سلطان کے پاس روانہ کیا اور مہدی موعودؑ کی تصدیق کرنے کی خبر سلطان کو پہنچائی اس کیفیت کو سننے بعد سلطان حسین نے بھی تصدیق کر کے حضرتؑ کی خدمت میں جانیکے لئے روانہ ہوا اور خط لکھ کر بھیجا کہ حسین غلام کو خدام اپنا سمجھیں پہلی منزل سے خط لکھا ہوں اگر حیات باقی ہے تو خدمت میں حاضر ہوں گا اور ہر منزل سے قاصد کو آگے دوڑاتا تھا اسی طرح تین منزل تک آیا بخار کی حرارت سے متحیر ہو گیا چونکہ راستہ دور تھا چند منازل کے بعد جانِ جاناں کے حوالے کی اور سلطان کا جنازہ فرح میں دکھایا گیا تو امام مہدی موعودؑ نے صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ سلطان کے جنازہ کی نماز ادا فرمائی ۔ایک روز ملک گوہرؓ امام مہدی موعودؑ کے ہمراہ گرم پانی کا لوٹا لئے ہوئے جنگل میں جا رہے تھے اس جنگل میں جتنے پہاڑ تھے خالص سونا ہو گئے اور ندیوں کی تمام ریت جواہر بے بہا بن گئی امامؑ نے فرمایا اے ملک گوہر اگر تم کو کوئی چیز درکار ہے تو لے لو عرض کیا خدا کی قسم مجھ کو کوئی چیز نہیں چاہئے پس فرمایا کہ ایک مٹھی لے کر تمام صحابہؓ کو دکھاؤ اور کہو کہ جس شخص کو اس چیز کی ضرورت ہے جائز ہے تو تمام صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم کو ان جواہرات کی کوئی ضرورت نہیں ملک گوہرؓ نے امامؑ سے عرض کیا کہ کسی صحابی نے ان جواہرات کی طرف توجہ نہیں کی تو امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتم ولایت محمد صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کو چاہتا ہے مال کو نہیں چاہتا اور جو شخص مال کو چاہتا ہے خدا کو نہیں چاہتا پس مہدیؑ زمین سے مال نکال کر کس کو دیگا نادان لوگ نہیں جانتے زمین سے مال نکالکر لوگوں کو دیکر گمراہ کرنا دجال کی صفت[ہ] ہے ایک روز میاں عبدالوہاب پانی پتیؒ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عین القضاۃ کی تعریف کی کہ حضرت عیسیٰؑ مردہ کو اُٹھ اللہ کے حکم سے کہکر زندہ کرتے تھے اور عین القضاۃ میرے حکم سے اُٹھ کہکر زندہ کرتے تھے تو امامؑ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ کے درمیان خدا کے سوائے کوئی چیز باقی نہ تھی اور عین القضاۃ کے درمیان کچھ ہستی کی نشانی باقی تھی ایک روز میاں عبداللہؓ بغدادی نے عرض کیا کہ سہروردی خانوادہ میں نفس کی تسلی کے لئے کچھ زر کمر میں باندھنا چاہئیے اور خواجگان چشت کے پاس جو کچھ خدا دیتا ہے اسی روز کھاتے اور کھلا دیتے ہیں کچھ باقی رہ جاتا ہے تو زمین میں دفن کر دیتے ہیں امامؑ نے فرمایا دونوں کا مقصود اچھا ہے لیکن دونوں کے کلام میں ہستی کی بو آتی ہے کلام اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے کچھ ادا نہیں کئے اسلئے کہ بخل اور اسراف دونو ناجائز ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ فضول خرچی کریں اور نہ تنگی کریں ۔ درویشی کا کمال یہ ہے کہ خود کو اس طرح خدا کے حوالے کر دیں کہ کچھ اختیار نہ رہے ۔ پس جس زمانہ میں کہ حضرت نے قصبہ رچ میں تشریف لیجا کر اقامت فرمائی اسی وقت نقل فرمائی کہ مہدی اور مہدویوں کے لئے کوئی جگہ اور جائے پناہ اور گھر اور الفت کا مقام نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جو ہمارے ہیں مفلس مریں گے مہدی اور مہدویاں قیامت ہونے تک رہیں گے حضرت مہدی بغیر تفریط وافراط کے نماز جمعہ کے لئے تشریف لیجاتے ایک روز میرانسید محمودؓ حضرت مہدیؑ کے پیچھے تھے یکایک حضرتؑ کے منہڈے کے مقابل آ گئے حضرت مہدیؑ نے میرانسید محمودؓ کی طرف نظر کر کے فرمایا کہ بھایا آگے بڑھو یا پیچھے ہو جاؤ چنانچہ نقل مذکور مشہور ہے پس چونکہ حضرت مہدیؑ نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تو وتر کی نیت بلند آواز سے کر کے وتر کی نماز بھی ادا فرمائی ۔ علماء کے اس مجمع میں مولانا گلؓ اور مولانا محمودؓ اور مولانا عبدالشکورؓ حاضر تھے

[ہ] حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلعم نے دجال کا ذکر کر کے فرمایا ''پھر ایک اور قوم کے پاس جائیگا اور انہیں (اپنی طرف) بلاویگا وہ لوگ اس کا قول رد کر دیں گے تو وہ ان کے پاس سے پھر جائیگا اور وہ لوگ قحط زدہ ہو جائیں گے اُن کے ہاتھ میں کچھ اپنا مال نہ ہوگا پھر دجال ویرانہ میں جائیگا تو ویرانہ سے (خطاب کر کے) کہیگا اپنے (دبے ہوئے) خزانے نکال ڈال چنانچہ تمام خزانے (زمین سے نکلیں گے) اس کے پیچھے لوگ اس طرح چلیں گے جیسے کے شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں چلتی ہیں الخ ملاحظہ ہو مشکواۃ شریف حصہ چہارم مترجم قیامت سے پہلے کی نشانیوں کا بیان صفحہ (۲۴۰ و ۲۴۱) مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس دہلی۔

آپس میں کہنے لگے کہ یہ ذات مہدی موعودؑ حق ہے آئندہ جمعہ کو نہیں آئیگا۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو علماء مذکور نے حضرت سے عرض کیا کہ خوندکار کا نام کیا ہے اور خوندکار کی پیدائش کا دن کونسا ہے اور خوندکار کی رحلت کس دن ہوگی امامؑ نے فرمایا کہ بندہ کا نام سید محمد بن سید عبداللہ ہے اور ہماری پیدائش اور دعوت اور رحلت کا دن دوشنبہ ہے پس تمام علماء بیعت اور تصدیق کر کے آنحضرتؐ کے ہمراہ ہو گئے اسی روز حضرتؑ پر زحمت کا اثر ظاہر ہو کر بخار آ گیا وہ روز بی بی ملکانؓ کی باری کا تھا دوسرے دن بی بی بونجیؓ کی باری کی ادائی کیلئے روانہ ہوئے اور اپنا ہاتھ میراں سید محمودؓ کے ہاتھ پر رکھے ہوئے تشریف لیگئے بی بیؓ نے عرض کیں کہ کچھ آش بنا کر لاتی ہوں حضرت تناول فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قوت کو قوت نہیں کہتے۔ پھر فرمایا کہ مفلس اللہ کی اماں میں ہے بندہ کچھ نہیں رکھتا مگر حضرتؑ کی ساٹھ شمشیریں جو مہاجرینؓ کو مستعار دی گئی تھیں انکو بخش دینے کے لئے اشارہ فرمایا۔ جب بی بی ملکانؓ کی باری کا وقت آیا تو فرمایا کہ ہم کو بی بی ملکانؓ کے گھر لے چلو صحابہؓ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ حضرتؑ اس وقت بہت معذور ہیں اگر اسی جگہ رہیں تو بہتر ہے پھر امامؑ نے حکم کیا تو صحابہؓ نے تامل کیا چونکہ بی بی ملکانؓ بھی وہیں حاضر تھیں عرض کیں کہ میرے گھر میں بستر زمین پر ہے اور یہاں تخت ہے لہذا میراںؑ اسی جگہ رہیں۔ فرمایا کہ تمہارا حق ہے۔ عرض کیں میں اپنا حق بخشی۔ امامؑ نے فرمایا اگر خدا نہ بخشے اس کے بعد حملہ کر کے کھڑے ہو گئے صحابہؓ چارپائی پر بٹھا کر بی بی ملکانؓ کے گھر لے گئے۔ حضرت نے آرام لیکر فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت سے ہیں نہ ہم کسی کے وارث ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے۔ پس پیر کے روز پہر دن چڑھے ۱۹ ماہ ذیقعدہ ۹۱۰ھ میں اپنے حبیب کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے میرے بندے میں تیری طرف متوجہ ہوں اور تجھ پر درود بھیجتا ہوں میرے پاس جلدی آ تا کہ میں اپنی قدرت کے ہاتھ سے تجھے شربت پلاؤں اور چھوڑ دے اپنی جان کو میرے ذکر میں اور میرے قرب کے اعلیٰ مقام پر آ پس جھکا یا اپنا سر اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے پس جب ملک الموت نے روح مطہر قبض کی تو عرش کرسی زمین اور آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے لرزنے لگے۔

پس اہل فرح اور رچ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اہل فرح نے کہا کہ ہمارا قلعہ بڑا ہے ہم فرح کو لیجائیں گے اور اہل رچ نے کہا کہ ہماری زمین پر واصل حق ہوئے ہیں ہم اسی جگہ رکھیں گے اس کے بعد میرانسید محمودؓ نے بندگیمیاں نظام کو بھیج کر کہلایا کہ تم آپس میں جھگڑا مت کرو یہ ہماری نعمت ہے جہاں ہمکو منظور ہو ہم وہاں سونپیں گے پس اختلاف کرنے والوں نے سکوت کیا۔ چونکہ حضرت مہدی موعودؑ کو تیار کر کے پلنگ پر رکھے اور اٹھا کر روانہ ہوئے تو فرح اور رچ کے درمیان جھاڑوں اور نہروں والی کشادہ زمین تھی جہاں جنازہ مبارک اس قدر بھاری ہو گیا کہ صحابہؓ اٹھا نہ سکے اس کے بعد اسی جگہ نیچے اتار کر زمین مذکور جس کے قبضے میں تھی اس کو طلب کر کے کہا یہ زمین کتنی قیمت میں دیتا ہے کہ اس میں ہم حضرتؑ کو سونپتے ہیں مالک زمین نے واویلا کر کے کہا کہ خدا کی قسم میں نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی ہے اور یہ زمین خدا دیا ہے کیا سعادت ہے اس زمین کی کہ اس پر شاہ دو جہاں کو دفن کرتے ہیں اس کے بعد آنسرورؑ کو دفن کئے حضرت مہدیؑ کی وفات کے بعد میرانسید محمودؓ نے کامل دس سال خلافت کر کے جان جاناں کے حوالے کی میراں سید محمودؓ کی وفات کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے دس سال حیات پائی اس کے بعد قاتلوا وقتلوا کا ظہور ہوا بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کی وفات کے بعد ہر دو خلفاء راشدین یعنی بندگی میاں نعمتؓ اور بندگی میاں نظامؓ کی حیات پانچ سال ہوئی اور ہر دو خلفاء مذکور کی رحلت کے بعد نو سال بندگیمیاں دلاورؓ کی حیات ہوئی ان پانچوں خلفاء راشدین کے دور خلافت میں ہزاروں طالبان حق اور واصلانِ ذات مطلق ہوئے اور اُن میں کا ہر فرد ہدایت کرنے والا خدا کو دیکھنے والا اور مرشد اہل حق ہوا یا اللہ مجھ کو اس جماعت مہدویہ میں جلا اور اس جماعت مہدویہ میں مار اور قیامت کے دن میرا حشر اس جماعت مہدویہ میں کر کلمہ طیبہ محمدؐ اور

تصدیق سید محمد امام مہدی موعودؑ کی حرمت اور تیری رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں بڑے رحم کرنیوالے۔

(تمام ہوا رسالہ اللہ ملک الوہاب کی مدد سے)

راقم الحروف

خاک پائے گروہ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن۔ سدّی عنبر بازار۔ محلّہ پٹھان واڑی